یاحیّ　　　　یا قیوم　　　　قرآن فہمی

کیلئے

جامع عربی گرامر

سیکھئے

ترتیب وتالیف:

شیخ ابو انیس مہدی زمان بلتستانی

معلّم جامعہ ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) دلی مسجد دھلی کالونی گزری روڈ کراچی
ومعلّم ادارۂ فروغِ قرآن وسنّت جہانگیر آباد (ناظم آباد) کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

الحمد للّه الّذی هدا نا للأ سلام و رزقنا الا یما ن بنبیّه محمد ﷺ خیر الأ نام وصلّی اللهعلیه و آله و من تبعه بأ حسا ن ألی یوم الفرقا ن(آمین)

و بعد! فأسأ ل اللهالتّوفیق لخدمة دینه بالعلم والعرفان وأستهدیه متعوّذا عن الزّیغ والعصیان وأستوهبه أن یّفیض علیّ الغفران(آمین)

قارئین کرام! اللہ ربّ العٰلمین کی توفیق سے میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی کتاب پیش کرر ہا ہوں جسکو پڑھنے سے بیک وقت آپ عربی زبان اور دینِ اسلام دونوں کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اِس کتاب کی ترتیب میں حتی المقدور کوشش کی گئ ہے کہ اِس کتاب کو ہر لحاظ سے معیاری اور عام فہم انداز میں مرتب کیا جائے۔

اِس کتاب کی ترتیب میں روایتی طرز تصنیف کو چھوڑ کر ایک نیا انداز اختیار کیا گیا ہے جسکے تحت علوم لغتِ عربیہ کے سات شعبوں کے علاوہ علوم دینیہ کے چھ مختلف عنوانات کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے اِس طرح اِس کتاب سے استفادہ کرنے والے کم وبیش تیرہ علوم وفنون بیک

وقت حاصل کرسکیں گے دوسرے الفاظ میں یوں کہنا ہرگز بیجا نہ ہوگا کہ یہ کتاب ایک جامع ڈکشنری کا کام دے گی۔

اس کتاب کو لغت کی دیگر کتابوں سے ممتاز کرنے والے امور درج ذیل ہیں:۔

١۔ ہر سبق کے اختتام پر تمرینات، سوالات وجوابات کے علاوہ موزون اور وافر مثالوں سے اسباق کو ذہن نشین کرانے کا اہتمام۔

٢۔ کتاب کو لغوی اور موضوعاتی اعتبار سے معیار۔ی بنانے کیلیئے مختلف مکالموں، محادثوں، کہانیوں، لطیفوں، محاوروں، ضروب الامثال اور طبی معلومات سے آراستہ کرکے قارئین کی علمی ارتقاء کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

٣۔ ذخیرہ الفاظ بڑھانے کیلیئے تمام معاشرتی، سیاسی، مذہبی اور اخلاقی پہلوؤں پر مشتمل الفاظ ومعانی کی جامع فہرستیں مہیا کی گئی ہیں۔

٤۔ آخر میں اضافی طور پر درخواستوں اور خطوط کے نمونے بھی دیئے گئے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔اسکی تالیف میں اخلاص کی دولت سے نوازے۔اس کے ذریعے لاتعداد تشنگان علم کی پیاس کو بجھا کر دین اسلام کی شفاف تعلیمات کو رہتی دنیا تک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے نیز آخرت میں اس کوشش کو نجات اور بلندئ درجات کا باعث بنائے (آمین یارب العالمین)۔

وصلّی اللّٰہ علیٰ سید نا محمدو آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین(آمین)

مؤلف الکتاب:

ابوانیس مہدی زمان

مورخہ ١٢/١٢/١٤٢٤ھجری بمطابق

٤/٢/٢٠٠٤ میلاد بروز بدھ بوقت عصر

الدّرس الاول

عربی گرامر کی ضرورت واھمیت

کسی بھی زبان کو باقاعدہ سیکھنے اور بولنے کیلیئے اُس کی گرامر سے واقفیت ضروری ہے کیونکہ گرامر اُس زبان میں استعمال ہونیوالے الفاظ ومعانی کے صحیح خدوخال کو واضح کرتی ہے اور مختلف لفظوں کو جوڑ کر جملے اور بامعنی مرکب بنانے کا طریقہ بھی سکھاتی ہے اور ساتھ ساتھ الفاظ کو صحیح انداز میں تلفظ کرنے اور بولنے کی پہچان کراتی ہے۔

عربی زبان عام زبانوں کے مقابلے میں بہت ہی وسیع، حساس اور اِنتہائی نازک زبان ہے جو زیر وزبر اور حرفوں کی تبدیلی اور اِضافے

سے اپنی بنیادی ساخت اور بناوٹ کھوبیٹھتی ہے جسکے نتیجے میں معنوی تبدیلی عمل میں آتی ہے اِس اعتبار سے عربی گرامر کو جاننا اور زیادہ اہمیت کا حامل بنتا ہے خاص طور پر مشترک المعانی اور حقیقت ومجاز کے مختلف پہلو رکھنے والے الفاظ کے مقصودی معانی کو سمجھنا اصول گرامر کے بغیر ناممکن ہے۔

دین فہمی کیلئے بھی عربی زبان اور اُس کی گرامر کو تفصیلی طور پر سیکھنا انتہائی لازمی ہے کیونکہ ہمارا دین مکمل طور پر اپنے کلیات اور جزئیات سمیت عربی زبان میں مدوّن ہے کتاب وسنت کے بنیادی اور لغوی مفہوم کو سمجھنا بھی لغت عربیہ کے محاورات اصول وضوابط اور قوانین پر منحصر ہے کیونکہ احکام ومسائلِ دین کے اسّی فیصد کا فہم لغت شناسی سے وابستہ ہے جس سے کسی صورت میں بھی چھٹکارا ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن ہستیوں کوغریق رحمت کرے جنھوں نے اللہ کے دین اور عربی زبان کی حفاظت کیلئے قواعداللّغہ تدوین کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اِس تحریک کو کامیابی کے ساتھ ہمکنار کرنے والوں کے سرفہرست امیرالمؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا نام نامی آتا ہے جنھوں نے سورہ برأت کی آیت نمبر۳ ﴿اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ﴾ کی تلاوت میں اِعرابی غلطی سننے پر چونکتے ہوئے فرمایا تھا لوگو! قرآن اور لغت عربیہ کی حفاظت کرلو اور قواعداللغہ تدوین کرنے کیلئے فکرمند ہوجاؤ ورنہ اللہ کی کتاب کا اپنی اصل پر باقی رہنا مشکل ہے۔

امیرالمؤمنین عمر بن الخطّاب رضی اللہ عنہ کا (رَسُوْلُہٗ) کے لام پر پیش کی حرکت پڑھنے کے بجائے زیر کی حرکت کے ساتھ (رَسُوْلِہٖ) پڑھنے پر چونکنا اِس بات کی کھلی دلیل ہے کہ پیغمبرِ اسلام محمّد ﷺ اور اُن کے جاں نثار صحابہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم فطری اور مادری طور پر قرآن کریم اور عربی زبان دونوں کو لغت عربیہ کے طبعی اصولوں کے عین مطابق پڑھا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآنی آیت میں تلفظ کی غلطی کو فوراً بھانپ گئے کیونکہ اِس تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی وجہ سے مرادِالٰہی یکسر بدل رہی تھی جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا اور فوری طور پر ایسی غلطیوں کا ہمیشہ کیلئے اِزالہ کرنا قرآن اور لغت عربیہ دونوں کی حفاظت کا اولین فریضہ قرار دیا

واضح رہے کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اور دوسرے فصیح عربی بولنے والے سب لوگ فطری اور عملی لحاظ دسے پوری طرح آگاہ تھے کہ رفع۔نصب۔جر۔اور سکون کی اِعرابی علامات کا استعمال کیوں اور کہاں کیا جاتا ہے۔ نیز اِن اعرابی اصولوں کے مطابق پڑھنے کی خوبیوں اور اُن کی پابندی نہ کرنے کی خامیوں سے بھی واقف تھے بلکہ یہ لوگ اپنی زبان کی تمام لغوی اور اِصطلاحی وعرفی نزاکتوں اور تقاضوں سے بھی باخبر تھے جسکے نتیجے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ﴿اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ﴾ کی آیت میں موجود واوٴعاطفہ کے ذریعے (رَسُوْلُہٗ) کا عطف (بَرِیٓءٌ) کے فاعل کی ضمیر (ھُوَ) ڈال کر مرادِالٰہی کو واضح کردیا اِس تلفظ کے مطابق آیت کریمہ کا درست مفہوم یہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول دونوں تمام مشرکوں سے لاتعلق ہیں اِس معنیٰ کے تحت (رَسُوْلُہٗ) کے لام پر معطوف کی حیثیت سے رفع پڑھا گیا ہے اور اگر زیر کے ساتھ (رَسُوْلِہٖ) پڑھا جائے تو لفظِ رسول معطوف بنتا ہے لفظِ مشرکین کا جو کہ (مِنْ) حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے کیونکہ اصول گرامر کے مطابق معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا ایک جیسا اِعراب پڑھا جاتا ہے

اِس صورت میں آیت کریمہ کا مرادِالٰہی کے مطابق مفہوم باقی نہیں رہتا اور آیت کا ترجمہ یوں ہوگا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام مشرکوں اور

اپنے پیغمبر سے بیزار ہے جب کہ درحقیقت آیت کریمہ کا مفہوم قطعاً ایسا نہیں کیونکہ اِس مفہوم کو سورہ برأت ہی کی پہلی اور تیسری آیت کے ابتدائی الفاظ نمایاں طور پر مسترد کرتے ہیں جن کے الفاظ بالترتیب اِس طرح ہیں (بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ) (وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ) پہلی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول دونوں کی جانب سے اے مسلمانو! اُن تمام مشرکوں سے لاتعلقی کا کھلا اعلان ہے جن سے تم نے امن اور جنگ بندی کا معاہدہ کر رکھا ہے اور دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ اور اُسکے رسول کی جانب سے عرفہ کے دن تمام مشرکوں کے نام کھلا اعلان ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول دونوں تمام مشرکوں سے لاتعلق ہیں۔

درج بالا دونوں آیتوں کا مجموعی مفہوم یہ نکلا کہ اللہ اور اُس کے رسول تمام مشرکوں سے لاتعلق ہیں نہ کہ مشرکوں سمیت اپنے رسول سے بیزار ہے اِسی مفہوم کے پیش نظر عمرؓ نے آیت کریمہ کے تلفظ میں سنگین اعرابی غلطی کو پکڑتے ہوئے امتِ مسلمہ کو خبردار کرایا ہے اگر عمرؓ فطری اور عملی طور پر لغت عربیہ کے اصولِ گرامر سے آگاہ نہ ہوتے تو کبھی بھی اِس تلفظ کو غلط قرار نہ دیتے۔(شرح شرح مغنی اللبیب مطبوعہ مصر)

اصولِ گرامر کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت دورِ فاروقیؓ میں ہی محسوس کی گئی تھی لیکن عملی طور پر ایک فن کے طور پر امیر المؤمنیں خلیفہ رابع علی بن ابی طالبؓ کے دورِ خلافت میں عراق کے شہر (کوفہ) میں شروع ہوا جس کیلئے اُنہوں نے اپنے تلامذہ میں سے لغتِ عربیہ کے مقتدر شخصیت اُبوالأسود دئلی کا انتخاب کیا۔ موصوف لغتِ عربیہ کے علاوہ علوم القرآن فنِ حدیث علم القرأت اور علم القضأ کے ماہر تھے آپ کا شمار بڑے بڑے تابعیں میں ہوتا ہے آپ کی بے پناہ علمی اہلیت کی بنیاد پر امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ کے دور میں بصرہ کے چیف جسٹس بنادیے گئے تھے

آپ عربی گرامر کے پہلا بانی جانے جاتے ہیں جنھوں نے امیر المؤمنین کے امنگوں پر اتر کر تعمیلِ ارشاد کرہوئے قواعد اللغہ العربیہ کی تدوین کا باقاعدہ آغاز کیا اور سب سے پہلے افعالِ تعجب کے اوزان (ما أَحْسَنَهٗ وَأَحْسِنْ بِهٖ) ترتیب دیئے دوسرے نمبر پر رفع، نصب، جر، جزم اور غنہّ پڑھے جانے والے مقامات کا تعین کیا نیز فاعل، مفعول اور مضاف و مضاف الیہ کی اِصطلاحات وضع کیں۔

آپ کی لغوی اور دینی خدمات میں قرآن کریم پر اِعراب لگانا اور نقطے والے حروف کے نقطوں کی نشاندہی کرنا شامل ہے موصوف لغت، قرآن اور دین کی خدمت کرتے ہوئے پچاسی سال عمر پا کر انہتر ھجری میں دارِفانی سے رحلت فرما گئے اور امتِ مسلمہ کیلئے یحییٰ بن یعمرؒ جیسے گرامر کے ماہر کو اپنا جانشین چھوڑ گئے اُنہوں نے بھی لغت، قرآن اور دین کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کئے اپنے استاد کی تحریک کو زندہ رکھتے ہوئے قرآن کریم کے اعراب اور حروف معجمہ (نقطے والوں) اور مہملہ (بغیر نقطے والوں) کی پہچان کرانے میں دقیق نظری سے کام کیا

آپ نے متعدد صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ابوذر غفاریؓ، عمار بن یاسرؓ، ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ، ابوھریرہؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سرفہرست ہیں اِسی طرح آپ سے احادیث پڑھنے اور روایت کرنے میں متعدد تبع تابعیں کے نام شامل ہیں جن میں سرفہرست عبداللہ بن برادہؒ، قتادہؒ، عطاء خراسانیؒ، سلیمان تمیمیؒ، یحییٰ بن عُقَیلؒ اور اسحاق بن سُویدؒ سرفہرست ہیں۔ بنوامیہ کے دورِ حکومت میں موصوف خراسان کے چیف جسٹس رہے ہیں۔ مقدمات میں فیصلہ جات کی کامل اہلیت رکھنے کی وجہ سے آپ جس صوبے میں رہائش پذیر

ہوتے وہاں پر چیف جسٹس کے عہدے پر فائز ہوتے ۔موصوف تقریباً نوّے ھجری میں رحلت فرما گئے۔(سیر اعلام النبلاء صفحہ۸۱۔۸۶ ،۴۴۱۔۴۴۳ جزءرابع مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

لغتِ عربیہ اور قرآن کریم کی خدمت کرنے والوں میں بنوامیہ کے نامور حکمرانوں میں حجاج بن یوسفؒ کا نام بھی تاریخ اِسلام نے یادگار شخصیات میں شمار کیا ہے موصوف بہت سے علوم وفنون کے بلامبالغہ ماہر تھے جن میں سے علوم اللغۃ العربیہ سرفہرست ہیں اِس فن میں ماہر ہونے کی وجہ سے اُن کی تقاریر اور حکیمانہ اقوال کو عربی ادب کے شاہکار نمونوں میں شمار کیا جاتا ہے دورِ حاضر میں پوری دنیا کے اندر قرآن کریم کے جتنے بھی نسخے ہیں سب کے سب حجاج بن یوسفؒ کے ہاتھوں لگے ہوئے اِعراب، رموزِ اوقاف، منزلوں اور رکوعات کی تقسیمات کے مطابق تقریباً تیرہ صدیوں سے طبع ہورہے ہیں اُن کی یہ خدمت رہتی دنیا تک آنیوالی امتِ مسلمہ پر ایک عظیم احسان ہے جس کا صلہ قیامت تک امتِ مسلمہ چکا نہیں سکتی کیونکہ اُنکی اِس خدمت نے قرآن کریم کے بارے میں برپا ہونے والے لاتعداد فتنوں اور اختلافات کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کردیا یہی وجہ ہے کہ آج تک امت مسلمہ کے درمیان نظریاتی وگروہی اختلاف رائے ہونے کے باوجود حجاج بن یوسفؒ کے اِعراب زدہ قرآن کے مقابلے میں دوسرا قرآن اپنے من پسند اِعراب کے ساتھ منظرِ عام پر لانے کی آج تک کسی کو بھی جرأت نہ ہوسکی ہے کیونکہ اِس اعراب پر تمام سچّے مسلمانوں کا ہر دور میں اِجماع رہا ہے اور قیامت تک یہ اِجماع قائم رہے گا۔

دراصل حجاج کی یہ خدمت قرآن کریم اور دینِ اسلام کی حفاظت کی ایک کڑی ہے اِس خدمت کے ذریعے گویا کہ حجاج نے قرآن کریم کی ایک مختصر اور جامع تفسیر کا انمول تحفہ پیش کیا ہے جسکا اندازہ ہر شخص کو اُس وقت ہوسکتا ہے جب وہ بیک وقت عربی گرامر اور علوم دینیہ کے کم وبیش تیرہ علوم سے آراستہ ہو بالخصوص اسلامی عقیدہ کا پابند ہونے کے ساتھ فنِ تفسیر، فنِ تجوید اور فنِ قرآت کو بخوبی جانتا ہو حجاج کی اِس عظیم خدمت سے وہی شخص کڑھے گا جس کی آنکھ میں دھول ہو جسکی عقل پر پردہ ہو اور جسکی نگاہ دن کے اُجالے میں چمگادڑ کیطرح دیکھ نہ سکتی ہو اِس میں سورج کا کیا قصور؟

عربی گرامر ایک جامع نام ہے جسکے تحت سات مختلف شعبے ہیں عربی لغت اور دینی علوم سے شناسا ہونے کیلئے بیک وقت اِن سب شعبوں کے ذیلی علوم وفنون سے مکمل آگاہی رکھنا ضروری ہے۔اِس کے بغیر دینی علوم کو سیکھنا درکنار عربی لغت کے کنارے تک نہیں پہنچا جاسکتا ۔یاد رہے کہ علمائے گرامر نے بڑی تحقیق کے ساتھ سراغ لگالیا ہے کہ قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ اور لغتِ عربیہ کے تمام محاوروں میں علومِ گرامر کے تمام اصولوں کا استعمال کیا گیا ہے اِس حوالے سے گرامر کے سب شعبوں کا علم حاصل کرنا ایک دینی طالب علم کی ذمہ داری بنتی ہے اِسلئے کہ اسکی مدد سے دین فہمی میں ہر لمحہ مدد ملتی ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا لاریب کلام اور ہدایت کا سرچشمہ ہونے کے ساتھ ساتھ لغت عربیہ کی گرامر کے تمام معیاری اصولوں پر اترنے والی ناقابل چیلنج شاہکار کتاب بھی ہے جسکے ناقابلِ تسخیر، فقید المثال اور عدیم الجواب معجز کلام ہونے کو آج سے چودہ صدی قبل لغتِ عربیہ کے مایۂ ناز شہرۂ آفاق ادیبوں نے تسلیم کیا تھا۔

قرآن کریم دو لحاظ سے معجزہ ہے ایک تو دنیا اور آخرت دونوں کیلئے کتابِ ہدایت اور ہر قسم کی خیر وفلاح کی ضامن، تمام اخلاقی

قدروں کی داعی اور جملہ معاشرتی واخلاقی برائیوں سے روکنے والی کتاب ہونے کے اعتبار سے معجزہ کی حیثیت رکھتا ہےاور دوسری طرف عربی گرامر کے فقید المثال اصول اپنے اندر سمونے کی وجہ سے معجزہ ہونے کا مقام رکھتا ہے یہ دونوں خوبیاں قرآن کریم کے اولین مخاطب اور ماہرینِ لغت شخصیات کے کلام میں سرے سے موجود نہ تھیں اسی وجہ سے قرآنِ کریم کے ایک چھوٹے سے چیلنج کواُس زمانے کے ماہرینِ لغت پسپا نہ کرسکے اور ایک رشد وہدایت پر مشتمل چھوٹی سی سورت پیش کرنے سے عاجز رہے اور سب سے بڑی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بڑے سے بڑا (لغت عربیہ میں) جانچ پرکھ کرنے والا ادیب قرآن کریم کے ترکیب وجمل، اندازِ بیاں اور اسلوبِ کلام میں ذرہ برابر بھی کیڑے نہ نکال سکے۔

قرآن کریم اور حدیثِ رسول ﷺ میں علومِ لغت کے سات کے سات پہلو موجود ہیں اِن میں سے زیادہ تر علم البیان، علم المعانی اور علم البدیع کے بیشمار اصول وضوابط کا استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے واقعتاً مشرکینِ عرب کیلیئے ایک معمّہ بنا دیا تھا جسکا اندازہ قرآنِ کریم کو نگاہِ بصیرت سے پڑھنے والے کو ہی ہوسکتا ہے یہ قرآن اتنا جامع اور مختصر کلام ہے جس نے اپنے اندر لاکھوں لعل وجواہرات کو چھپا رکھا ہے جنکو تفسیر کے صفحات پر لانے کی صورت میں ایک تلاطم خیز ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دیتا ہے جنکو رب تعالیٰ نے ایک کوزہ میں بند کردیا ہے اُصولِ گرامر اِن انمول ہیروں کو سیپیوں سے باہر نکال لانے میں آب دوزوں کی طرح مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سبق نمبر ایک پر اسئلۃ وتمارین

۱۔ کسی بھی زبان کی گرامر کی اہمیت وضرورت کو اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

۲۔ عربی گرامر کی ضرورت اور اہمیت کو تفصیل کے ساتھ اجاگر کریں۔

۳۔ عربی زبان کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو عربی گرامر کے بغیر قطعاً سمجھے نہیں جاسکتے؟

۴۔ دین فہمی کیلیئے عربی گرامر کو سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

۵۔ ہمارے دینی مسائل واحکام کی کتنی فیصد گرامر کے ذریعے حل ہوتی ہیں؟

۶۔ ہمارے دینی مسائل کی کتنی فیصد شرعی اصطلاحات سے حل ہوتی ہیں؟

۷۔ عربی گرامر کے ذریعے دین کی کسطرح حفاظت کی جاتی ہے؟

۸۔ عربی گرامر کو کس خلیفۃ المسلمین کے مشورے سے مدوّن کیا گیا؟ اور کیوں مدوّن کیا گیا؟

۹۔ عربی گرامر کے اصول کو تدوین کرنے کی وجہ کیا چیز بنی؟ اور کیوں بنی؟

۱۰۔ کس خلیفۃ المسلمین کے حکم سے اصولِ گرامر تدوین کرنے کا باقاعدہ کام شروع ہوا؟

۱۱۔ حضرت علیؓ نے اصولِ گرامر تدوین کرنے کے لئے کس شخص کا انتخاب کیا؟

۱۲۔ حضرت ابوالاسود دئلی اور یحییٰ بن یعمر کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کریں۔

۱۳۔ ابوالاسود دئلی نے سب سے پہلے کون کون سے اصول گرامر تدوین کیئے؟

۱۴۔کیا عرب کے لوگ فطری طور پر اصولِ گرامر سے واقف تھے یا نہیں؟

۱۵۔کیا عرب کے لوگ تدوینِ گرامر سے پہلے موجودہ اعرابی شکلوں کی پابندی کرتے تھے یا نہیں؟

۱۶۔کیا حضرت علیؓ نے ابوالاسود دئلی کے تدوین کردہ اصولوں کو پسند کیا؟

۱۷۔ابوالاسود دئلی نے حفاظتِ قرآن کے لئے کیا کیا خدمات انجام دیں؟

۱۸۔ابوالاسود دئلی کے بعد کس کس نے قرآن کی حفاظت کے لئے کیا کیا خدمات انجام دیں؟

۱۹۔حضرت عمرؓ کو آیت قرآنی کو غلط پڑھنا کس طرح معلوم ہوا؟

۲۰۔حجاج بن یوسف کی عربی گرامر اور قرآن کی حفاظت کے سلسلے میں خدمات بیان کریں۔

۲۱۔حجاج بن یوسف کے اِعراب القرآن اور رموزِ اوقاف وغیرہ کی اہمیت بیان کریں۔

۲۲۔کیا حجاج بن یوسف نے اِعراب القرآن کا کام کر کے اِسلام کو نقصان پہنچایا تھا؟

۲۳۔کیا حجاج بن یوسف پر اعراب القرآن کے حوالے سے کئے جانے والے اِعتراضات درست ہیں؟

۲۴۔قرآن کریم کس کس اعتبار سے معجزہ ہے؟

۲۵۔قرآن کریم میں گرامر کے کونسے اصول زیادہ تر بیان کئے گئے ہیں؟

۲۶۔قرآن کریم جامع اور مختصر انداز میں کیوں اتارا گیا؟

۲۷۔عرب کے مایۂ ناز ادیب قرآن کریم جیسا کلام کیوں بنا نہ سکے؟

۲۹۔۔قرآن کریم میں عام عربی ادب کے علاوہ کون سی زائد خوبیاں ہیں اور کیوں؟

۳۰۔عرب کے قابل فخر ادیب اور اِنشاء پرداز قرآنِ کریم میں لغوی غلطیاں کیوں نکال نہ سکے؟

۳۱۔حجاج بن یوسف کے ہاتھوں اعراب لگے ہوئے قرآن کے مقابلے میں دوسرا قرآن آج تک منظر عام پر کیوں لایا نہ گیا؟

الدّرس الثانی

عربی گرامر کے شعبے

عربی زبان کو باقاعدہ طور پر سیکھنے کے لئے گرامر کے جن قواعد کو تفصیل کے ساتھ جاننا ضروری ہے اُن قواعد کے سات بنیادی شعبے ہیں اُن تمام شعبوں کی تفصیلات اور افادیت سے آگاہ ہوئے بغیر عربی زبان جاننے کا دعویٰ محض ایک دعویٰ ہے جس کا دعویدار عربیت کی روح اور مٹھاس سے محروم ہے جس کا اندازہ عربی کے طالب علموں کو اُس وقت ہو سکتا ہے جب وہ اِن شعبوں کی تفصیلات میں قدم رکھیں گے یاد رکھنے کی

بات ہے کہ عربی گرامر کے سات بنیادی شعبوں کیلئے علم الصّرف اور علم النّحو بنیاد ہیں کیونکہ یہ سات شعبے اِنہی دوعلوم سے جنم پاتے ہیں اِسی وجہ سے علمائے گرامر نے کہا ہے کہ (اَالصَّرفُ اُمُّ الْعُلُومِ وَالنَّحوُ اَبُوھَا) صرف تمام علوم کی ماں ہے اور نحو تمام علوم کا باپ ہے اِسلئے کہ علم الصّرف ماں کی طرح مختلف علوم کی افزائش وترقّی کا کردار ادا کرتا ہے اور علم النّحو باپ کی طرح اِن علوم سے حاصل شدہ الفاظ کو اِعراب کا زیور پہناتا ہے جس سے الفاظ کی ظاہری بناوٹ کو چار چاند لگ جاتے ہیں اِسی وجہ سے علمائے گرامر نے علم النّحو کے بارے میں کہا ہے کہ (اَالنَّحوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِیْ الطَّعَامِ) گفتگو میں نحو کا مقام کھانے میں نمک جیسا ہے حقیقت ہے کہ نمک کے بغیر کوئی بھی نمکین کھانا ذائقہ دار نہیں بنتا اِسی طرح نحو سے مزیّن کئے بغیر کوئی بھی گفتگو دلفریب نہیں بنتی۔

یاد رہے کہ قرآنِ کریم اِن تمام علوم کا مرقّع اور البم ہے یہی وہ شاہکار وجہ ہے کہ نزولِ قرآن کے دور کے مایۂ ناز اِنشأ پرداز، فصاحت و بلاغت کی فلک بوس چوٹیوں کو سر کرنے والے ماہرینِ لغت انگشت بدنداں ہوکر (مَا ھٰذَا قَوْلُ الْبَشَرِ) (یہ قرآن واقعتاً کسی بشر کا قول نہیں ہو سکتا) کہنے پر مجبور ہوگئے اور اپنی ہار مان گئے کیونکہ قرآنِ کریم لغت اور شریعتِ الٰہی دونوں لحاظ سے معجزہ کلام ہے اِس جیسا کلام لغت قیامت تک کوئی لا نہیں سکے گا اور نہ ہی اِس کا جیسا پیغامِ دین جو عالمگیر صلاحیتوں کا حامل ہو قیامت تک کوئی لا نہیں سکے گا (اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ)

لٰہذا امّتِ مسلمہ کی اہم مذہبی ذمّہ داری ہے کہ قرآنِ کریم کو معجزہ قرار دینے والے علوم کو اُن کی گہرائیوں تک پہنچ کر جاننے کی سعیِ پیہم کریں تاکہ قرآن اور شریعتِ خداداد کے خلاف اُٹھنے والے باطل فتنوں کی تند و تیز آندھیوں کے جھونکوں کا رخ بڑی قوّت کیساتھ دوسری جانب موڑ سکیں۔ اِن تمام شعبوں کی تفصیلات اپنے اپنے مقام پر آپ پڑھ سکیں گے انشاءاللہ العزیز البتہ یہاں پر ہم اِن شعبوں کا مختصر تعارف پیش کر کے شعبۂ علم الصرف کی کارکردگی کو خوب واضح کریں گے

نمبر۱۔ شعبۂ علم الصرف

علم الصرف عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو لفظوں کے ردّ و بدل، حرکت وسکون کی تبدیلی اور حروف کے الٹ پھیر کے ذریعے بہت سے مختلف معانی کو جاننے اور لغت کے موزون محاوروں سے آشنا ہونے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

نمبر۲۔ شعبۂ علم النحو

علم النّحو عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو مختلف لفظوں کو جوڑ کر بامعنیٰ جملے بنانا سکھاتا ہے نیز مفردات اور مرکّبات پر پڑھے جانے والے مختلف اِعرابات اور اُن کی وجوہات کو جاننے مین مدد فراہم کرتا ہے۔

نمبر۳۔ شعبۂ علم البیان

علم البیان عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو بول چال کے سب ضروری سلیقوں اور آداب کی نشاندہی کرتا ہے جن میں سرِ فہرست (تشبیہ، اِستعارہ، کنایہ، مجاز، حقیقت، صریح، تعریض، تضمین اور اِقتباس) کے اِستعمالات کو جاننا شامل ہے۔

نمبر۴۔ شعبۂ علم المعانی

علم المعانی عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو محاورے کے تحت الفاظ، جملوں اور اِعرابی تبدیلی کرنے والے یا نہ کرنے والے (حروفِ عاملہ وغیرِ عاملہ) کے مطلوبہ ومقصودی معانی کی نشاندہی کرتا ہے نیز جملوں میں اِستعمال ہونے والے الفاظ کی معنوی حیثیتوں کو بھی بیان کرتا ہے۔

نمبر۵۔ شعبۂ علم البدیع

علم البدیع عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو گفتگو کو (نزاکت کے مطابق) الفاظ ومعانی کے حسین زیور پہنانے کا اُسلوب سکھاتا ہے علم البدیع کا دوسرا نام (مُحَسِّنَاتٌ بَدِیْعِیَّۃٌ) ہے یعنی وہ تمام الفاظ ومعانی جو گفتگو کو موقع کی نزاکت کے مطابق زیادہ حسین اور دلچسپ بنانے کا کردار ادا کرتے ہیں اِس نسبت سے علم البدیع کو محسّنات لفظیّہ ومعنویّہ بھی کہتے ہیں۔

نمبر۶۔شعبۂ علم التّجوید

علم التّجوید عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو قرآن، حدیث اور عربی زباں کے مفردات، مرکّبات اور حروفِ تہجّی کو درست تلفّظ کیساتھ پڑھنے کا طریقہ سکھاتا ہے کیونکہ تجوید کے معنیٰ درست پڑھنے کے ہیں اِس مفہوم کا اِطلاق بیک وقت قرآن، حدیث اوعام عربی زباں پر ہوتا ہے البتہ قرآنِ کریم کے مفردات، مرکّبات اور حروفِ تہجّی کو درست تلفّظ کیساتھ پڑھنا علم التّرتیل کہلاتا ہے۔ترتیل کو تحقیق، تدویر اور حدر بھی کہتے ہیں

نمبر۷۔شعبۂ علم القراء ات

علم القراءات عربی گرامر کا وہ اہم شعبہ ہے جو قرآنِ کریم، حدیثِ رسول ﷺ اور عربی زباں کے بہت سے الفاظ کو مختلف عرب قبائل کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے نیز الفاظ کو (زیر، زبر، پیش، سکون) کی تبدیلیوں کیساتھ پڑھنے (معرفہ ونکرہ) کے فرق سے پڑھنے اور جملوں سے (الفاظ وحروف کو حذف کرنے یا حذف کئے بغیر پڑھنے کی نشاندہی کرتا ہے بشرطیکہ اِس طریقے سے پڑھنے کی صورت میں الفاظ کے معانی میں لغوی اور شرعی لحاظ سے کسی قسم کا معمولی بگاڑ بھی پیدا نہ ہو

پچھلے اسباق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی گرامر کی جان علم الصرف ہے جو ہمیں بے شمار مختلف المعانی الفاظ کی شناخت کرانے کے ساتھ ساتھ اُن الفاظ کے بنانے کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔اگرچہ دنیا کی ہر زباں کے تمام الفاظ ومعانی اور اُن کے اِستعمال یا بولنے کے انداز فطری اور الہامی ہوتے ہیں یعنی اللہ ربّ العالمین کی جانب سے انسانی معاشرے کے ہر فرد کے دل ودماغ میں اُس زباں کے بولنے اور سمجھنے کی صلاحیّت اُسی وقت عطا کیجاتی ہے جب وہ اپنی ماں کے شکم میں پیدائشی مراحل طے کررہا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر بچّہ جب پیدا ہوکر انسانی معاشرے کا فرد بنتا ہے تو وہ اُسی فطری صلاحیّت کی بنیاد پر سکھائے بغیر وہی زباں بولنے پہ قادر ہوجاتا ہے جو اُس کے ماں باپ بھائی بہن اور معاشرے کے دوسرے لوگ بولتے ہیں

دنیا میں پیدا ہوکر آنے والا ہر بچّہ معاشرے اور ماحول سے اُس زباں کے تمام ضروری محاوروں، ضرب المثل اور لہجوں سے آگاہ

ہو جاتا ہے خواہ اُس کا معاشرہ خواندہ ہو یا ناخواندہ ہو۔ وجہ صرف یہی ہے کہ ہر نوزائیدہ یا نونہال اپنی فطری صلاحیّت کی بنیاد پر گفتگو کرتا ہے نہ کہ تعلیم کی بنیاد پر۔ یہ الگ بات ہے کہ ایسا بچّہ بڑا ہو کر اُس زباں کی گرامر کسی اور کو پڑھا نہیں سکتا اگرچہ وہ فطری طور پر گرامر کے اُصولوں کے مطابق بات کیوں نہ کرتا ہو نیز دوسروں کی گفتگو کے دوران پیش آنے والی لغوی غلطیوں سے بھی چونکے گا اور وہ اُن غلطیوں کی بھی فطری صلاحیّت کی بنیاد پر درستگی کرے گا لیکن وہ اُصول وضوابط اور اِصطلاحات نہیں بتا سکتا کیونکہ اُصول وضوابط اور اِصطلاحات کو جاننا تعلیم سے وابستہ ہے جنہیں مستقل طور پر کسی ماہرِ لغت سے پڑھے بغیر فطری طور پر نہیں جانا جا سکتا۔

اِس لمبی چوڑی تمہید سے معلوم ہوا کہ دنیا کی ہر زباں کے بنیادی الفاظ و معانی ماحول اور معاشرے سے سیکھے جاتے ہیں اِسی لئے الفاظ و معانی کی صحیح شناخت کیلئے اہلِ زباں کے اِستعمالات کو معیار ٹھہرایا جاتا ہے

لغوی اِستعمالات کو جاننے کیلئے جن لغات اور ڈکشنریوں کی مدد لیجاتی ہے جن میں اُس زباں کے بنیادی اِستعمالات کو مدوّن کیا گیا ہے علمِ گرامر نے اِن اِستعمالات کو جان کر باقاعدہ اُصولوں اور اِصطلاحات میں پرو دیا ہے تاکہ اہلِ زباں اور غیر اہلِ زباں سب کو منظّم طور پر اُس زباں کی تعلیم دی جا سکے۔

اللہ کا شکر ہے جس نے گرامر کا علم الہام کر کے دنیا کی تمام زبانوں کو محفوظ کرا دیا ہے اور ہر زباں کو اِن کی مدد سے سیکھنا اور جاننا بہت ہی آسان کر دیا ہے اور تو اور گرامر کی مدد سے اللہ کا کلام قرآنِ کریم اور فرامینِ پیغمبر ﷺ کو سمجھنا بھی نہایت آسان ہو گیا ہے جس کو سمجھنے کیلئے عرب ممالک میں جانا نہیں پڑتا بلکہ گھر بیٹھے گرامر کی مدد سے قرآن جیسی عظیم الہامی کتاب کے لغوی معانی کو بھی صحیح معنوں میں سمجھا جا سکتا ہے بشرطیکہ اِس کھلی حقیقت سے پوری طرح آشنا ہوا جائے

اللہ اپنی رحمتوں کی برسات کرے اُن علمائے دین پر جنہوں نے عربی زباں کی لغوی اِصطلاحات کے بیچ سے (آٹے سے بال نکالنے کی طرح) شرعی اور مذہبی اِصطلاحات کو جدا کر کے دینِ اِلٰہی کی مرادوں کو سمجھنا بھی آسان کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ علمِ دین جاننے والوں کیلئے علمِ لغتِ عربیّہ کی گرامر سے مکمل واقفیّت ضروری ہے کیونکہ عربی زباں اور دینِ اِسلام ایک جان دو قالب کی طرح ایک دوسرے کیلئے اِنتہائی ناگزیر ہیں اور جو لوگ عربی زباں اور اُس کی گرامر کو جانے بغیر دینی علوم اور قرآن وحدیث کو سمجھنے کے دعویدار ہیں دراصل یہ لوگ احمقوں کی دنیا میں بسنے والے ہیں ورنہ اِتنی بڑی بیوقوفی نہ کرتے یہ لوگ اِس طرح کی باتیں کر کے دراصل لوگوں کو دین کی حقیقت اور دین فہمی سے دور رکھنا چاہتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کی اِن گمراہ کُن میٹھے زہر سے مذہبی لوگوں کو ہوشیار رہنا چاہئے اور انتھک کوشش کیساتھ علومِ گرامر کے بھی ماہر بننا چاہئے تاکہ اُنہیں کوئی بھی کسی موڑ پر حق شناسی سے پھیر نہ سکے۔

علم الصرف کی تعریف اور گرامر کی اہمیّت کو واضح کرنے کے بعد ذیل میں ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ عربی زباں میں کسی بھی لفظ کے بنیادی تلفّظ کا دار ومدار (خواہ وہ لفظ اِسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو) اہلِ زباں سے سنا ہوا روایتی انداز ہوا کرتا ہے جس کو گرامر نے بھی محفوظ کیا ہے جس کو سماعی تلفّظ کہتے ہیں اِسی سماعی تلفّظ کو مدِّ نظر رکھ کر علمائے گرامر نے اُصولوں میں منضبط کر کے ہر لفظ کو قانونی اور قیاسی تلفّظ میں محفوظ کر دیا ہے اور

قانونی تلفّظ کو بہت سے مختلف نام دیئے ہیں۔

اِس قانونی تلفّظ کی دوشاخیں ہیں ایک کوصرفی تلفّظ کی شاخ کہتے ہیں اور دوسری کونحوی تلفّظ کی شاخ کہتے ہیں اِن دوشاخوں کی الگ الگ تفصیلات ہیں۔

صرفی تلفّظ کی شاخ کے تحت پڑھے جانیوالے موضوعات کی تفصیلات :

پیارے بچّو! صرفی تلفّظ کا مطلب یہ ہے کہ علم الصّرف کے تحت جتنے بھی موضوعات پڑھے جائیں گے اُن سب کا تعلّق اِعرابی تبدیلی سے نہیں بلکہ اُن کا تعلّق ۱۰۰٪ معنوی تبدیلی سے ہے آنے والے اسباق میں آپ اِسی قسم کی ہی گفتگو پڑھیں گے اِس لئے اِس کو اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

علم الصّرف کے تحت مختلف معانی حاصل کرنے کیلئے لفظوں کے تلفّظ میں جو تبدیلیاں کی جاتی ہیں اِن تبدیلیوں کو اِعرابی تبدیلی نہین کہتے بلکہ اِن تبدیلیوں کو نئے سے نئے معانی کے حصول کیلئے عمل میں لانے والا تلفّظ کہا جاتا ہے اِس قسم کی تبدیلی کی بے شمار اقسام ہیں جن کو آپ علم الصرف کے موضوعات کے ذیل میں پڑھیں گے جو فعل کی تمام اقسام کی تبدیلی کا سبب ہے۔

اب آپ ذیل میں صرفی موضوعات کی فہرست ملاحظہ کریں۔

صرفی موضوعات کی جامع فہرست اسباق میں شامل کر کے دینے کا مقصد یہ ہے تا کہ آپ اِن موضوعات سے مکمّل طور پر آگاہ ہو جائیں اور آپ پر پوری طرح واضح ہوجائے کہ علم الصرف اِن موضوعات کا مرقّع اور البم ہے

☆ مصادر اور اُن کے مشترک معانی کی پہچان۔

☆ مصدر، جامد اور مشتق کی تعریفات اور اُن کی متعلّقہ اقسام کی پہچان۔

☆ اِسم الفاعل کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اِسم المفعول کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اِسم الاٰلة کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اِسم الظرف کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اِسم التّفضیل کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اِسم المبالغة کے صیغوں کی پہچان۔

☆ صفاتِ مشبّہة کے صیغوں کی پہچان۔

☆ اسمائے نسبت کی پہچان۔

☆ اسمائے تصغیر کی پہچان۔

☆افعال کے متعلّقہ مخصوص معانی کی پہچان جنکو (خاصیّاتِ ابواب) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

☆مشترک معانی رکھنے والے افعال کی پہچان۔

☆مترادف یعنی ہم معنیٰ افعال کی پہچان۔

☆متضاد معنیٰ والے افعال کی پہچان۔

☆لازم اور متعدّی کی حیثیّت سے افعال کی پہچان۔

☆افعالِ تامّہ اور لازمہ میں فرق کی پہچان۔

☆افعالِ تامّہ اور ناقصہ میں فرق کی پہچان۔

☆افعالِ ناقصہ اور غیر متصرّفہ کی پہچان۔

☆لازم اور متعدی دونوں طرح اِستعمال ہونے والے افعال کی پہچان۔

☆معروف اور مجہول پڑھنے کے اِعتبار سے افعال کی پہچان۔

☆مثبت اور منفی پڑھنے کے لحاظ سے افعال کی پہچان۔

☆افعالِ تعجّب کی پہچان۔

☆افعالِ مدح وذم کی پہچان۔

☆افعالِ مقاربہ، افعالِ رجاء، افعالِ شروع کی پہچان۔

☆افعالِ ماضیۃ کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔

☆تمام افعالِ مضارعۃ کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔

☆تمام افعالِ امر کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔

☆تمام افعالِ نہی کی اقسام اور صیغوں کی پہچان۔

☆اِسم، فعل اور حرف کی پہچان۔

☆ثلاثی، رباعی اور خماسی کی پہچان۔

☆صحیح، مضاعف، مہموز، معتل (مثال، اجوف، ناقص، لفیف مفروق، لفیف مقرون) کی پہچان۔

☆مفرد، تثنیہ، جمع کی پہچان۔

☆مذکّر، مؤنث کی پہچان۔

☆جمع کی اقسام کی پہچان۔

☆اسمائے ضمائر کی پہچان۔

☆اسمائے اِشارات کی پہچان۔

☆اسمائے موصولات کی پہچان۔

☆اسمائے مقصورہ اور اسمائے منقوصہ کی پہچان۔

☆اسمائے اعداد کی پہچان۔

نحوی تلفّظ کی شاخ کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کی تفصیلات:

پیارے بچّو! نحوی تلفّظ کا مطلب یہ ہے کہ علم النّحو کے تحت جتنے بھی موضوعات پڑھے جاتے ہیں اُن سب کا تعلّق ننانوے٪ اِعرابی تبدیلی سے ہے نہ کہ معنوی تبدیلی سے۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ اِعرابی تبدیلی کا تعلّق کسی بھی لفظ کے آخری حرف پر آنے والی حرکت وسکون سے ہوتا ہے نہ کہ اُس سے پہلے والے حروف پر آنے والی حرکت وسکون سے ہوتا ہے اِس لئے کہ آخری حرف سے پہلے والے حروف پر پڑھے جانے والی حرکت وسکون کو تلفّظ کہتے ہیں نہ کہ اِعراب۔ اِعراب کا تعلّق علم النّحو سے ہے اور تلفّظ کا تعلّق علم الصرف سے ہے جیسے (كَتَبَتْ زَيْنَبُ الرِّسَالَةَ اِلَىٰ الْمُعَلِّمَةِ)

اِس مثال میں پانچ الفاظ ہیں اور ہر لفظ کے آخر میں آنے والی حرکت وسکون کو اعراب کہا جاتا ہے [۱] كَتَبَتْ اِس میں (تا) کا سکون اِعراب ہے [۲] زَيْنَبُ۔ اِس میں (با) مضمومہ اعراب ہے [۳] اَلرِّسَالَةَ۔ اِس میں (تا) مفتوحہ اِعراب ہے [۴] اِلَىٰ۔ اِس میں (کھڑا زبر اِعراب ہے جو کہ (ساکن) پڑھا گیا ہے [۵] اَلْمُعَلِّمَةِ۔ اِس میں (تا) مکسورہ اِعراب ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اِعراب کی یہ تبدیلیاں کن وجوہات کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہیں اِس کی تفصیلات آپ نحوی تلفّظ کے موضوعات کے تحت پڑھیں گے۔

اور جہاں کہیں اِعرابی تبدیلی سے لفظ کا معنیٰ بدلتا ہو ایسے الفاظ کی تعداد ایک٪ سے زیادہ نہیں ہے اِس لئے ذہن نشیں کر لیں کہ علم النّحو کے تحت صرف اِعرابی تبدیلیوں سے متعلّق ہی گفتگو ہوگی جیسا کہ آپ آئندہ کے اسباق میں پڑھیں گے۔

اب آپ علم النّحو کے موضوعات کی فہرست ملاحظہ کریں اور اِن موضوعات کو ذہن نشیں کر لیں اور جان لیں کہ ہم علم النّحو کے تحت اِنہی موضوعات کو ہی پڑھیں گے جن کیلیئے یہ علم بڑی محنت کیساتھ وجود میں لایا گیا ہے اِن موضوعات کو جاننے سے آپ پر علم الصّرف اور علم النّحو کے درمیاں فرق بھی واضح ہو جائے گا۔

☆اِعراب اور اقسام اِعراب کی پہچان۔

☆رفع پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو مرفوعات کہتے ہیں۔

☆نصب پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو منصوبات کہتے ہیں۔

☆جر پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو مجرورات کہتے ہیں۔

☆سکون پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو ساکنات کہتے ہیں۔

☆جزم پڑھے جانے والے الفاظ کی پہچان جن کو مجزومات کہتے ہیں۔

☆حروفِ عاملۃ حروف غیر عاملۃ کی پہچان۔

☆تمام حروف کے معانی اور اُن کے موزون اِستعمالات کی پہچان۔

☆معرب ومبنی کی اقسام کی پہچان۔

☆اسمائے معرفہ اور اسمائے نکرہ کی پہچان۔

☆اِعراب الاصل کی پہچان۔

☆اِعراب التّابع کی پہچان جن کو توابع کہتے ہیں۔

☆اقسامِ توابع اور اُنکو جملوں میں اِستعمال کرنے کی ضرورت کی پہچان۔

☆اِسموں پر پڑھے جانے والے اِعرابات کی پہچان۔

☆فعلوں پر پڑھے جانے والے اِعرابات کی پہچان۔

☆حرفوں پر پڑھے جانے والے اِعرابات کی پہچان۔

☆منصرف اور غیر منصرف کی اقسام اور اسباب کی پہچان۔

☆مرکّب تام اور مرکّب ناقص کی اقسام کی پہچان۔

☆جملۃ اِسمیۃ اور جملہ فعلیۃ کی پہچان۔

☆جملۃ خبریۃ اور جملۃ اِنشائیۃ کی پہچان۔

☆اِسم، فعل، حرف کی علامتوں کی پہچان۔

☆کلمۃ اور کلام میں فرق کی پہچان۔

صرفی اور نحوی تلفّظ کی شاخوں کی موضوعاتی تفصیلات کو بیان کرنے کے بعد ہم آپ کی خدمت میں علم الصرف اور گرامر کے کرار کی وضاحت کریں گے جس سے یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ واقعتاً علم الصرف لفظوں کے ردّ و بدل، حروف کے اِضافے اور حرکت وسکون کی تبدیلی کے ذریعے بہت سے مختلف معانی فراہم کرتا ہے۔

اِس پہلو کی وضاحت کرنے کیلئے سب سے پہلے ہم نے آٹھ مختلف افعالِ ماضیہ کی پوری پوری گردانیں بمعہ ترجمہ دی ہیں اِن کو پڑھ کر لازمی طور پر آپ اپنے آپ سے پوچھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ آخر وہ کونسی وجہ ہے؟ جس کی بناء پر اِن افعال کے معانی جدا جدا ہوئے ہیں حالانکہ اِن سب کا سرچشمہ ایک ہی لفظ ہے جس کو مصدر کہتے ہیں اور یاد رہے کہ مندرجہ ذیل تمام افعال (سَمْعٌ اور سِمَاعٌ) مصدر کے اندر

حروف کے اِضافے اورحرکت وسکون کی تبدیلی کے ذریعے وجود میں آئے ہیں جن کا پتہ ہمیں علم الصّرف نے فراہم کیا ہے اِن افعال کا سر چشمہ ایک ہی لفظ ہونے کی وجہ سے ہی سب افعال میں مصدری معنیٰ موجود ہوتا ہے جس طرح (سَمْعٌ ،سِمَاعٌ) کا معنیٰ (سننا) یہ معنیٰ آپ آٹھ کے آٹھ افعالِ ماضیہ میں موجود پائیں گے اِسی سے آپ پرعلم الصرف کا عملی کردار پوری طرح واضح ہوجاتا ہے

مزید وضاحت کیلئے گردانوں کے اِختتام پرتفصیل کیساتھ بیان کردیا ہے کہ یہ افعال کن وجوہات کی بنیاد پر اِس قسم کےمختلف معانی دینے کی صلاحیّت رکھتے ہیں؟اور اِن افعال کی گردانوں کے اِختتام پر اِسموں کی بھی وافر مثالیں پیش کی ہیں۔

فعلوں میں صرفی کردار کاعملی ثبوت:

جیسے (سَمِعَ)

یہ سہ حرفی ،ماضی معروف،مفرد،مذکّر،غائب ہے(جس کا معنیٰ ہے) اُس ایک مذکّر نے سنا۔

(سَمِعَ الْمُدَرِّسُ الدَّرْسَ) (اُستاد نے سبق سنا)

یہ معنیٰ ایک مفعول کی طرف متعدّی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔اِس جملے میں (سَمِعَ)فعلِ ماضی ہے کیونکہ اِس نے سننے کا معنیٰ دیا ہے(اَلْمُدَرِّسُ)فاعل ہے کیونکہ یہ سننے کافعل انجام دینے والا ہے(اَلدَّرْسَ)مفعول ہے کیونکہ اِس پر سننے کافعل انجام دیا گیا ہے۔قرآن سے اِس کی مثال ملاحظہ کریں۔(قَدْسَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِہَا) سورۂ مجادلہ آیت (۱)یقیناً اللہ نے سنا ہے اے محمّد !ﷺ اُس خاتون کی فریادی باتیں جوآپ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کررہی تھی۔اب حدیثِ رسولﷺ سے بھی ایک مثال ملاحظہ کریں۔(سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ)اللہ نے اُس بندے کے تعریفی الفاظ کو سنا ہے جس نے اللہ کی تعریف کی ہے۔یہ جملہ نمازوں میں ہررکعت کے اندر رکوع سے اُٹھ کر ہرنمازی کہا کرتا ہے(نوٹ) مذکورہ بالا آیتِ کریمہ اور حدیثِ رسولﷺ دونوں میں اللہ تعالیٰ کی ایک اہم صفت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے اور بندی کی دعا،فریاد،اور پکار کو سنتا ہے۔اِسی وجہ سے اللہ نے اپنے لئے (سَمِیْعٌ) کی صفت قرآنِ کریم میں بے شمار مقامات پر بیان کیاہے۔

یادرہے کہ(سَمِیْعٌ)عربی زباں کے محاورے اورشرعی اعتقادی اِصطلاح میں اُس ذات کو کہتے ہیں جو دوراورنزدیک سے پست اور بلند آواز سے سامنے سے اورلاکھوں تہہ بہ تہہ مضبوط پردوں کے پیچھے سے ہروقت سن سکتی ہو۔یہ عظیم صفت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ذات کے لائق نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسی ذات کا تصوّر اللہ ربّ العٰلمین کے سوا کسی اور کے بارے میں محا ل اورناممکن ہے

لھذا جوشخص مخلوق میں سے کسی کے حق میں اِس صفت کا اِقرار کرے تو وہ بلاشبہ دینِ اِسلام کے نقطۂ نظر سے پکّا مشرک ہے جس کا ٹھکانا قیامت میں ہمیشہ کیلئے دوزخ ہے اگروہ بغیرتوبہ مرگیا ہوخواہ وہ مسلماں کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ) اِس بات میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں کسی مسلماں کوبھی معاف

نہیں کرے گا اِس غلطی کو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادتوں میں کسی اور کو کسی بھی لحاظ سے شامل کیا جائے اور یاد رہے کہ شرک کے علاوہ تمام گناہ جس کے لئے وہ چاہے معاف کرے گا۔ اور حدیثِ رسول ﷺ میں بھی شرک کی مذمّت اور اِس کے خطرناک نتائج کا بیان موجود ہے

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْت رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ لَقِیَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهٖ شَيًّا دَخَلَ النَّارَ (صحیح مسلم جلد اوّل کتاب الایما ن)

صحابیِ رسول جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے براہِ راست سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جو مسلماں قیامت میں اِس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ دنیا میں اللہ کیساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرتا ہو تو ایسا شخص جنّت میں جائیگا اور جو مسلماں قیامت میں اِس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ دنیا میں اللہ کیساتھ ذرا سا بھی شرک کرتا ہو تو ایسا شخص دوزخ میں جائے گا۔ مشرک کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا ثبوت سورۂ فرقان آیت نمبر ۶۸۔۶۹ میں موجود ہے

اب آپ بابِ (سَمِعَ) کی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

سَمِعَ	اُس ایک شخص نے سنا۔
سَمِعَا	اُن دو اشخاص نے سنا۔
سَمِعُوْا	اُن سب اشخاص نے سنا۔
سَمِعَتْ	اُس ایک خاتون نے سنا۔
سَمِعَتَا	اُن دو خواتین نے سنا۔
سَمِعْنَ	اُن سب خواتین نے سنا۔
سَمِعْتَ	آپ ایک شخص نے سنا۔
سَمِعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے سنا۔
سَمِعْتُمْ	آپ سب اشخاص نے سنا۔
سَمِعْتِ	آپ ایک خاتون نے سنا۔
سَمِعْتُمَا	آپ دو خواتین نے سنا۔
سَمِعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے سنا۔
سَمِعْتُ	میں ایک شخص نے سنا) میں ایک خاتون نے سنا۔
سَمِعْنَا	ہم دو/ ہم سب اشخاص نے سنا) ہم دو/ ہم سب خواتین نے سنا)

(اَسْمَعَ)

یہ چار حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکّر، غائب ہے جس کے شروع میں ہمزہ مفتوحہ ہے (جس کا معنیٰ ہے) اُس ایک مذکر نے سنایا/سنوایا۔

(اَسْمَعَ حَامِدٌ طَارِقًا دَرْسَہ‘) (حامد نے طارق کو اپنا سبق سنایا)

یہ معنیٰ اِس کے دو مفعول کی طرف متعدّی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اِس جملے میں (اَسْمَعَ) فعلِ ماضی ہے کیونکہ اس نے سنانے کا معنیٰ دیا ہے (حَامِدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ سنانے کا فعل کرنے والا ہے (طَارِقًا) پہلا مفعول ہے کیونکہ اِس پر سنانے کا فعل انجام دیا گیا ہے (دَرْسَہ‘) دوسرا مفعول ہے کیونکہ اِس نے سنائی گئی چیز ہونے کا معنیٰ دیا ہے۔

اب آپ بابِ (اَسْمَعَ) کی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

اَسْمَعَ	اُس ایک شخص نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعَا	اُن دو اشخاص نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعُوْا	اُن سب اشخاص نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعَتْ	اُس ایک خاتون نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعَتَا	اُن دو خواتین نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعْنَ	اُن سب خواتین نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعْتَ	آپ ایک شخص نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے سنایا سنوایا۔
اَسْمَعْتُمْ	آپ سب اشخاص نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعْتِ	آپ ایک خاتون نے سنایا/ سنوایا۔
اَسْمَعْتُمَا	آپ دو خواتین نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے سنایا/سنوایا۔
اَسْمَعْتُ	میں ایک شخص نے سنایا/سنوایا (میں ایک خاتون نے سنایا/سنوایا)
اَسْمَعْنَا	ہم دو/ہم سب اشخاص نے سنایا/سنوایا) ہم دو/ہم سب خواتین نے سنایا /سنوایا۔

(سَمَّعَ)

یہ بھی چار حرفی ، ماضی معروف، مفرد، مذکّر، غائب ہے (جس کا معنیٰ ہے) اُس ایک مذکر نے تشہیر کی/ تشہیر کرائی/ ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا۔ جیسے: (سَمَّعَ زَیْدٌ صَدَقَتَہ‘) (زید نے اپنی خیرات کی تشہیر کی)

اِس مثال میں (سَمَّعَ) فعل ہے کیونکہ اِس نے تشہیر کرنے/کرانے کا معنیٰ دیا ہے (زَیْدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ تشہیر کرنے/تشہیر کرانے والا ہے (صَدَقَتَه) مفعول ہے کیونکہ اِس پر تشہیر کا فعل واقع ہوا ہے۔ (سَمَّعَ زَیْدٌ الْقُرْآنَ) (زید نے ٹھہر ٹھہر کر/اچھی طرح قرآن سنایا)

اِس مثال میں (سَمَّعَ) فعل ہے کیونکہ اِس نے ٹھہر ٹھہر کر/اچھی طرح قرآن سنانے کا معنیٰ دیا ہے (زَیْدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ ٹھہر ٹھہر کر/اچھی طرح قرآن سنانے کا فعل کرنے والا ہے (اَلْقُرْآنَ) مفعول ہے کیونکہ اِس پر سنانے کا فعل واقع ہوا ہے

(نوٹ) ٹھہر ٹھہر کر کسی کام کے کرنے کو علم الصرف کی معنوی اِصطلاح کے تحت (تدریج) کہتے ہیں اور اچھی طرح کسی کام کے کرنے کو علم الصرف کی معنوی اِصطلاح کے تحت (مبالغہ یا تکلّف) کہتے ہیں۔ (سَمَّعَ) کا معنیٰ تشہیر کے ہونے کی مثال حدیثِ رسول ﷺ سے بتانا چاہیں گے (مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةَ) جو شخص دنیا میں اپنی نیکی کو تشہیر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس شخص کی یوں تشہیر کرے گا کہ لوگو! اِس شخص نے دنیا میں اپنی نیکی اِس لئے کی تھی کہ اِس کا دنیا میں نام روشن ہو جائے سنو! میں اِس کو کچھ بھی اجر نہیں دوں گا۔ یہ حدیث دکھلاوے کیلئے کرنے عملوں کی مذمّت میں ہے جو کہ دینِ اِسلام میں شرک ہے اور شرک کرنے والے کو مرنے سے پہلے توبہ کئے بغیر اللہ کبھی بھی معاف نہیں کرے گا خواہ شرک کرنے والا مسلمان کیوں نہ ہو۔

اب آپ بابِ (سَمَّعَ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

سَمَّعَ اُس ایک شخص نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعَا اُن دو اشخاص نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعُوْا اُن سب اشخاص نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعَتْ اُس ایک خاتون نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعَتَا اُن دو خواتین نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْنَ اُن سب خواتین نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتَ آپ ایک شخص نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتُمَا آپ دو اشخاص نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتُمْ آپ سب اشخاص نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتِ آپ ایک خاتون نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتُمَا آپ دو خواتین نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتُنَّ آپ سب خواتین نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْتُ میں ایک شخص نے میں ایک خاتون نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/اچھی طرح سنایا)

سَمَّعْنَا ہم دو/ ہم سب اشخاص نے/ ہم دو/ ہم سب خواتین نے تشہیر کی/تشہیر کرائی/ٹھہر ٹھہر کر سنایا/ اچھی طرح سنایا)

(اِسْتَمَعَ)

یہ پانچ حرفی ماضی معروف، مفرد، مذکّر غائب ہے (جس کا معنیٰ ہے) اُس ایک مذکّر نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا۔

(اِسْتَمَعَ زَيْدٌ لِلنَّصِيْحَةِ) زید نے نصیحت کو غور سے سنا/کان لگا کر سنا/کان دھر کے سنا)

اِس جملے میں (اِسْتَمَعَ) فعل ہے کیونکہ اِس نے غور سے سننے کے فعل کو ظاہر کیا ہے (زَيْدٌ) فاعل ہے کیونکہ یہ غور سے سننے کے فعل کو کرنے والا ہے (لِلنَّصِيْحَةِ) مفعول ہے کیونکہ اِس پر غور سے سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔

(نوٹ) (لِلنَّصِيْحَةِ) جملے میں مفعول ہے اس پر حرفِ جر داخل ہوا ہے اس لئے اِس پر (زبر) کے بجائے (زیر) پڑھا گیا ہے اگر (لامِ جر) کو ہٹا لیا جائے تو بھی معنیٰ یہی رہے گا کیونکہ اِس (لام) کو (لامِ تخصیص) کہتے ہیں جہاں تخصیص مراد لینا مقصود نہ ہو وہاں اِس لام کو عبارت میں لانے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ (لامِ جر) کے بغیر جملہ یوں ہوگا (اِسْتَمَعَ زَيْدٌ النَّصِيْحَةَ) زید نے نصیحت کو غور سے سنا۔ یاد رکھئے کہ کسی کام کو پوری توجّہ، اِنہماک یا تندہی سے کرنے کے معنیٰ کو بھی علم الصرف کی اِصطلاح میں (تکلّف اور مبالغہ) کہتے ہیں اِس لئے موقعِ گفتگو کے مطابق موزون معنیٰ کرنا نہ بولئے ورنہ سوال گندم اور جواب چنا والی مثال بنے گی۔

قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول ﷺ کو پڑھتے ہوئے اِس قسم کے معانی سے ہر مقام پر آپ کو واسطہ پڑھے گا۔ اس مقام پر ہم آپ کی اِطّلاع کیلئے چند قرآنی مثالیں دینا چاہیں گے۔ (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ) اللہ کا اِرشاد ہے کہ: اور اے اللہ کے بندو! جب آپ پر قرآن پڑھ کر سنایا جائے تو اِس قرآن کو پوری توجّہ اور غور سے سنا کرو!

مذکورہ مثال میں (اِسْتَمِعُوْا) بابِ (اِسْتَمَعَ) سے فعلِ امر حاضر جمع مذکّر کا صیغہ ہے (جس کا معنیٰ ہے) اے مردو! آپ غور سے سنیں!۔ اِس کے مقابلے میں (اِسْتَمِعْنَ) بولا جائے گا جب آپ کے مخاطب کئی مردوں کے بجائے کئی خواتین ہوں۔ (جس کا معنیٰ ہے) اے خواتینو! آپ غور سے سنیں!

قرآنِ کریم سے دوسری مثال بھی ملاحظہ کریں۔

﴿وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى﴾ (سورۂ طٰہٰ آیت ۱۳)

اللہ کا اِرشاد ہے اے موسیٰ! سنئے! میں نے آپ کو اپنے دین کی پیغام رسانی کیلئے منتخب کرلیا ہے چنانچہ آپ غور سے سن لیجئے اِس میری وحی کو جو آپ پر کیجا رہی ہے۔

اِس مثال میں اِسْتَمِعْ بابِ (اِسْتَمَعَ) سے فعلِ امر حاضر واحد مذکّر کا صیغہ ہے (جس کا معنیٰ ہے) اے مخاطب مرد! آپ غور سے سنئے! اِس کے مقابلے میں (اِسْتَمِعِيْ) بولا جائے گا جب آپ کا مخاطب مؤنث ہو اور وہ بھی صرف ایک کی تعداد میں ہو۔ (جس کا معنیٰ ہے) اے مخاطب خاتون! آپ غور سے سنئے

اب آپ بابِ (اِستَمَعَ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

اِستَمَعَ	اُس ایک شخص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعَا	اُن دو اشخاص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعُوْا	اُن سب اشخاص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعَتْ	اُس ایک خاتون نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعَتَا	اُن دو خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْنَ	اُن سب خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتَ	آپ ایک شخص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتُمْ	آپ سب اشخاص نیبغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتِ	آپ ایک خاتون نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتُمَا	آپ دو خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْتُ	میں ایک شخص نے/ مین ایک خاتون نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا
اِستَمَعْنَا	ہم دو/ہم سب اشخاص نے/ہم دو ہم سب خواتین نے بغور سنا/کان لگا کر سنا/کان دھر کے سنا

(اِستَسْمَعَ)

یہ چھ حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکّر، غائب ہے (جس کا معنیٰ ہے) اُس ایک مذکّر نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔ (اِستَسْمَعَ عَدْنَانُ القرْآنَ مِنْ اَبِیْہِ) عدنان نے اپنے باپ سے قرآنِ کریم سننا چاہا/ سننے کی اپیل کی۔

اِس جملے میں (اِستَسْمَعَ) فعل ہے کیونکہ اِس نے سننے کی چاہت/ سننے کی اپیل کا مفہوم ظاھر کیا ہے (عَدْنَانُ) فاعل ہے کیونکہ یہ سننا چاہنے/ سننے کی اپیل کرنے والا ہے (اَلْقُرْآنَ) مفعول ہے کیونکہ اِس پر سننے کا فعل واقع ہوا ہے (مِنْ اَبِیْہِ) یہ پہلے والے جملے کا اِضافی جز ہے اِسی لئے اِس قسم کے الفاظ کو عام طور پر فعل کا متعلّق کہہ دیا جاتا ہے اِس ٹکڑۂ کلام میں (مِنْ) حرفِ جر ہے جو کسی بھی اِسم پر داخل ہونے پر اُس کے آخر کو مجرور کر دیتا ہے (اَبِیْہِ) یہ مضاف و مضاف اِلیہ کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ مضاف و مضاف اِلیہ ہر اُس مرکّب کو کہتے ہیں جس میں دو اشیاء میں سے ایک کو دوسری کی جانب منسوب کر دیا گیا ہو (اَبِیْہِ) کے اندر (اَبٌ) مضاف اور (ہٖ) مضاف اِلیہ ہے

اِس کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

اِستَسمَعَ	اُس ایک شخص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعَا	اُن دو اشخاص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعُوا	اُسب اشخاص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعَتْ	اُس ایک خاتون نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعَتَا	اُن دو خواتین نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْنَ	اُن سب خواتین نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتَ	آپ ایک شخص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتُمْ	آپ سب اشخاص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتِ	آپ ایک خاتون نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتُمَا	آپ دو خواتین نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْتُ	میں ایک مرد/ میں ایک خاتون نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔
اِستَسمَعْنَا	ہم دو/ ہم سب مردوں/ ہم دو/ ہم سب خواتین نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی۔

(تَسَمَّعَ)

یہ پانچ حرفی، ماضی معروف مفرد، مذکّر، غائب ہے (جس کا معنیٰ ہے) اُس ایک مذکّر نے سننے کیلئے پوری کوشش کی/ ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اِس معنیٰ کے لحاظ سے (تَسَمَّعَ اور اِستَمَعَ) تقریباً ہم معنیٰ ہیں۔

(تَسَمَّعَ عِمرَانُ الخُطبَةَ) عمران نے پوری کوشش کر کے/ ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنا۔

اِس جملے میں (تَسَمَّعَ) فعل ہے کیونکہ اس نے سننے کیلئے پوری کوشش کرنے/ ہمہ تن گوش ہو کر سننے کا معنیٰ دیا ہے (عِمرَانُ) فاعل ہے کیونکہ یہ پوری کوشش کر کے/ ہمہ تن گوش ہو کر سننے کا فعل کرنے والا ہے۔ (اَلخُطبَةَ) مفعول ہے کیونکہ اِس پر سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔

(نوٹ) (اِستَمَعَ) کی طرح (تَسَمَّعَ) میں بھی علم الصرف کی اِصطلاح میں (تکلّف اور مبالغہ) کی خاصّیت پائی جاتی ہے۔

اب آپ باب، (تَسَمَّعَ کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

تَسَمَّعَ	اُس ایک شخص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعَا اُن دو اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعُوْا اُن سب اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعَتْ اُس ایک خاتون نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعَتَا اُن دو خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْنَ اُن سب خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتَ آپ ایک شخص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتُمَا آپ دو اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتُمْ آپ سب اشخاص نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتِ آپ ایک خاتون نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتُمَا آپ دو خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتُنَّ آپ سب خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْتُ میں ایک شخص/ میں ایک خاتو ننے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

تَسَمَّعْنَا ہم دو/ ہم سب مردوں/ ہم دو/ ہم سب خواتین نے سننے کیلئے پوری کوشش کی۔

(سَامَعَ)

یہ چار حرفی، ماضی معروف،مفرد ،مذکّر،غائب ہے(جس کا معنیٰ ہے)ایک نے دوسرے کو سنایا۔
(سَامَعَ مَحْمُوْدٌ وَ حَامِدٌ دَرْسَهُمَا) محموداور حامد نے ایک دوسرے سے اپنا سبق سنا۔
مذکورہ بالا جملے میں (سَامَعَ)فعل ہے کیونکہ اِس نے ایک دوسرے سے سننے کا فعل ظاہر کیا ہے۔(مَحْمُوْدٌ اور حَامِدٌ) دونوں فاعل ہیں کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے سننے کا فعل انجام دینے والے ہیں۔(دَرْسَهُمَا) مفعول ہے کیونکہ اِس پر سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔ نیز یاد رہے کہ (دَرْسَهُمَا) مضاف ومضاف اِلیہ ہیں۔یعنی یہ وہ مرکب ہے جس میں دو اشیاء میں سے ایک کو دوسری کی جانب منسوب کیا گیا ہو۔علم الصرف کی اِصطلاح میں ایک فعل میں دو افراد کی شرکت کے پہلو کو (مشارکۃ ،مقابلۃ) کہتے ہیں۔

اب آپ بابِ (سَامَعَ) کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

سَامَعَ اُس ایک شخص نے دوسرے کو سنایا۔

سَامَعَا اُن دو اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔

سَامَعُوْا اُن سب اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔

سَامَعَتْ　　اُس ایک خاتون نے دوسری کو سنایا۔

سَامَعَتَا　　اُن دو خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔

سَامَعْنَ　　اُن سب خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔

سَامَعْتَ　　آپ ایک شخص نے دوسرے کو سنایا۔

سَامَعْتُمَا　　آپ دو اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا

سَامَعْتُمْ　　آپ سب اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔

سَامَعْتِ　　آپ ایک خاتون نے دوسری کو سنایا۔

سَامَعْتُمَا　　آپ دو خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔

سَامَعْتُنَّ　　آپ سب خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔

سَامَعْتُ　　میں ایک شخص نے دوسرے کو سنایا/ میں ایک خاتون نے دوسری کو سنایا۔

سَامَعْنَا　　ہم دو/ ہم سب/ اشخاص نے ایک دوسرے کو سنایا۔

ہم دو/ ہم سب خواتین نے ایک دوسری کو سنایا۔

تَسَامَعَ

یہ چار حرفی، ماضی معروف، مفرد، مذکّر، غائب ہے جس کا معنیٰ ہے)ایک سے زیادہ اشخاص نے بیک وقت سنا۔

(تَسَامَعَ عَدِیْلٌ وَ عَقِیْلٌ الْاَذَانَ) عدیل اور عقیل دونوں نے بیک وقت اذان سنی۔

مذکورہ بالا جملے میں (تَسَامَعَ) فعل ہے کیونکہ اِس نے بیک وقت سننے کا معنیٰ ظاہر کیا ہے۔(عَدِیْلٌ وَ عَقِیْلٌ) یہ دونوں فاعل ہیں کیونکہ یہ دونوں بیک وقت سننے کا فعل انجام دینے والے ہیں (اَلْاَذَانَ) یہ مفعول ہے کیونکہ اِس پر بیک وقت سننے کا فعل واقع ہوا ہے۔

بیک وقت ایک سے زیادہ افراد کے کسی فعل کو انجام دینے میں شریک ہونے کا مفہوم ظاہر کرنے کو علم الصرف کی اِصطلاح میں (تشارک) کہتے ہیں۔

اِس کی بھی پوری گردان ملاحظہ کریں۔

تَسَامَعَ　　اُس ایک شخص نے بیک وقت سنا۔

تَسَامَعَا　　اُن دو اشخاص نے بیک وقت سنا۔

تَسَامَعُوْا　　اُن سب اشخاص نے بیک وقت سنا۔

تَسَامَعَتْ　　اُس ایک خاتون نے بیک وقت سنا۔

تَسَامَعَتَا	اُن دوخواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْنَ	اُن سب خواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتَ	آپ ایک شخص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُمَا	آپ دو اشخاص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُمْ	آپ سب اشخاص نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتِ	آپ ایک خاتون نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُمَا	آپ دوخواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُنَّ	آپ سب خواتین نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْتُ	میں ایک شخص نے بیک وقت سنا/ میں ایک خاتون نے بیک وقت سنا۔
تَسَامَعْنَا	ہم دو اشخاص/ ہم سب اشخاص نے بیک وقت سنا۔
	ہم دوخواتین/ ہم سب خواتین نے بیک وقت سنا

درج بالا آٹھ (فعلوں پر مشتمل) مثالوں میں حروف کے اِضافے اور حرکت وسکون کی تبدیلی کیساتھ مختلف معانی فراہم کرنے والے الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے جو کہ علم الصرف کے کردار کی عکّاسی کررہی ہے۔اِن مختلف معانی کو حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے ایک ایسے لفظ کو بنیاد بنایا گیا ہے جس کو مصدر کہا جاتا ہے

یاد رکھیئے کہ مصدر بہت سارے الفاظ کا سرچشمہ ہے جس میں کبھی ایک کبھی دو کبھی تین حرفوں کا اِضافہ اور حرکت وسکون کی تبدیلی کرکے مختلف اِسم یا مختلف فعل بنالئے جاتے ہیں۔

فعلوں کی مثالیں آپ نے ملاحظہ کرلیا ہے جبکہ اِسموں کی مثالیں اِس کے متصل بعد آپ ملاحظہ کرسکیں گے۔اب ہم آپ کو درج بالا افعال کو مصدر سے بنائے جانے کا صرفی کردار اور طریقہ بتائیں گے:۔

درج بالا افعال کو مختلف معانی میں اِستعمال کرنے کیلئے مصدر سے مدد لی گئی ہے۔جیسے (سَمْعٌ) مصدر ہے (جس کا معنیٰ سننا ہے) اِس مصدر سے اگر ہم یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے سنا) تو اِس کیلئے ہمیں لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے (میم کے سکون کو (زیر سے) اور (عین کے دوپیش کو (زبر سے بدلنا ہوگا) تو اِس صورت میں (سَمْعٌ) کے بجائے (سَمِعَ) پڑھا/جائے گا تو اب اِس کا معنیٰ صرف سننا ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے سنا) ہوگا۔جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں

اگر ہم (سَمْعٌ) مصدر سے یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے سنایا/ سنوایا) تو اِس کیلئے ہمیں لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے شروع میں (ہمزہ مفتوحہ (زبر والا) لانا ہوگا اور (سَمْعٌ) کے (سین کے زبر کو (سکون سے بدلنا ہوگا) اور (سَمْعٌ کے) میم کے سکون کو (زبر سے بدلنا ہو

گا)اور (سَمْعٌ) کے دوپیش کوزبر سے بدلنا ہوگا) تو اِس صورت میں (سَمْعٌ) کے بجائے (اَسْمَعَ) پڑھا جائے گا تو اب اِس کا معنیٰ صرف سننا ہونے کے بجائے) اُس ایک شخص نے سنایا/سنوایا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں

اگر ہم (سَمْعٌ) مصدر سے یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے تشہیر کی/ تشہیر کرائی/ ٹھہر ٹھہر کر سنایا/ اچھی طرح سنایا) تو اِس کے لئے ہمیں لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے (میم) کو تشدید کیساتھ پڑھیں گے اور (میم کو) مفتوحہ (زبر والی) پڑھیں گے اور (عین) کے دوپیش کو زبر کیساتھ پڑھیں گے اِس صورت میں (سَمْعٌ) کے بجائے (سَمَّعَ) پڑھا جائے گا تو اب اِس کا معنیٰ صرف سننا ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے تشہیر کی/ تشہیر کرائی/ ٹھہر ٹھہر کر سنایا/ اچھی طرح سنایا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمْعٌ) مصدر سے یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا) تو اِس کیلئے ہمیں لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے شروع میں (ہمزہ مکسورہ (زیر والی) بڑھا کر (سَمْعٌ) کے سینِ مفتوحہ (زبر والی) کو ساکن کرنا ہوگا اور ساتھ ساتھ (سَمْعٌ) کے میمِ ساکنہ (سکون والی) کو زبر سے اور (سَمْعٌ) کے دوپیش کو بھی زبر سے بدل کر (اِسْتَمَعَ) پڑھنا ہوگا) تو اِس صورت میں اُس کا معنیٰ صرف (سننا) ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے بغور سنا/ کان لگا کر سنا/ کان دھر کے سنا) ہوگا۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمْعٌ) مصدر سے یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (اُس ایک شخص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی) تو اِس کیلئے ہمین لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے شروع میں ہمزہ مکسورہ (زیر والی) اور سین کے متّصل بعد (تا مفتوحہ) زبر والی) بڑھانا ہوگا اِس کے بعد (سَمْعٌ) کے سینِ مفتوحہ (زبر والی) کو ساکن کر کے (سَمْعٌ) کے میمِ ساکنہ (سکون والی) کو فتحہ سے بدل کر (سَمْعٌ) کے عین کے دوپیش کو بھی فتحہ سے بدل کر (اِسْتَسْمَعَ) پڑھنا ہوگا تو اِس صورت میں اُسکا معنیٰ صرف (سننا) ہونے کے بجائے (اُس ایک شخص نے سننا چاہا/ سننے کیلئے اپیل کی) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمْعٌ) مصدر سے یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (اُن دونوں نے ایک دوسرے کو سنایا) تو اِس کے لئے ہمیں لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے سینِ مفتوحہ (زبر والی) کے متّصل بعد (الف ساکنہ) بڑھانا ہوگا اور (سَمْعٌ) کے میم کے سکون کو فتحہ (زبر) سے بدل کر اور (سَمْعٌ) کے عین کے دو پیش کو بھی فتحہ (زبر) سے بدل کر (سَامَعَ) پڑھنا ہوگا تو اِس صورت میں اُس کا معنیٰ صرف (سننا) ہونے کے بجائے (اُن دونوں نے ایک دوسرے کو سنایا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑ چکے ہیں۔

اگر ہم (سَمْعٌ) مصدر سے یہ معنیٰ لینا چاہیں کہ (ایک سے زیادہ اشخاص نے بیک وقت سنا) تو اِس کیلئے ہمیں لفظِ مصدر (سَمْعٌ) کے شروع میں (تا مفتوحہ (زبر والی) بڑھانا ہوگا اور (سَمْعٌ) کے سینِ مفتوحہ (زبر والی) کے متّصل بعد (الف ساکنہ) بڑھانا ہوگا اور (سَمْعٌ) کے میمِ ساکنہ کو فتحہ (زبر) سے بدل کر (سَمْعٌ) کے عین کے دوپیش کو بھی فتحہ (زبر) سے بدل کر (تَسَامَعَ) پڑھنا ہوگا تو اُس کا معنیٰ صرف سننا ہونے کے بجائے (اُن سب نے بیک وقت سنا) ہوگا۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں اِس کی پوری گردان پڑھ چکے ہیں۔

سبق نمبر دو پر اسئلہ و تمارین

☆ عربی گرامر کے شعبے کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

☆ عربی گرامر کے شعبوں میں سے کون کونسے شعبے دوسرے شعبوں کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں؟

☆ اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْھَا کا مطلب بیان کریں۔

☆ اَلنَّحْوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ کا مطلب بیان کریں۔

☆ کیا قرآنِ کریم میں گرامر کے شعبے پائے جاتے ہیں کہ نہیں؟

☆ علم الصرف کے شعبے کی تعریف کریں۔

☆ علمِ گرامر کے حوالے سے قرآنِ کریم کا معجزہ کلام ہونا ثابت کریں۔

☆ علم الصرف کا کردار بیان کریں۔

☆ ثابت کریں کہ علم الصرف کے ذریعے الفاظ کے مختلف معانی جاننے میں مدد ملتی ہے؟

☆ لفظِ (سَمِعَ) کی گردان اور مختلف صیغے زبانی سنائیں۔

☆ (سَمِعَ) کی گردان میں موجود تمام الفاظ کے متعلّقہ معانی زبانی سنائیں۔

☆ (بتائیں کہ (سَمِعَ) کی گردان میں کون کونسے صیغے مذکّر غائب کے ہیں؟

☆ بتائیں کہ (سَمِعَ) کی گردان میں کون کونسے صیغے مؤنث غائب کے ہیں؟

☆ بتائیں کہ (سَمِعَ) کی گردان میں کون کونسے صیغے مذکّر مخاطب کے ہیں؟

☆ بتائیں کہ (سَمِعَ کی گردان میں کون کونسے صیغے مؤنث مخاطب کے ہیں؟

☆ بتائیں کہ (سَمِعَ) کی گردان میں کون کونسے صیغے متکلّم کے ہیں؟

☆ واضح کریں کہ لفظِ (سَمْعٌ) سے (سَمِعَ ،اَسْمَعَ ،سَمَّعَ ،سَامَعَ ،اِسْتَمَعَ ،اِسْتَسْمَعَ ـ تَسَمَّعَ ،تَسَامَعَ کسطرح بنے؟ نیز اِن کے الگ الگ معانی زبانی سنائیں۔

☆ بتائیں کہ لفظِ (سَمِعَ) سے بنائے جانے والے آٹھ مختلف افعال میں کون کونسے سہ حرفی / چار حرفی / پانچ حرفی / چھ حرفی ہیں؟

☆ بتایئے! کہ مختلف المعانی افعال تشکیل دینے کیلئے کس چیز کو بنیاد بنایا جاتا ہے؟

☆ بتایئے! کہ عربی زبان کے محاورے اور شرعی اصطلاح میں (سَمِیْعٌ) کس ذات پر بولا جاتا ہے؟

☆ کیا صفت، (سَمِیْعٌ) کا اِطلاق مخلوق پر ہوسکتا ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

☆مشرک کا انجام بتائیں اور قرآن وحدیث سے ثبوت دیں۔

☆صرفی اور نحوی تلفّظ کی الگ الگ تعریف کریں۔

☆صرفی اور نحوی موضوعات الگ الگ بیان کریں۔

☆صرفی اور نحوی موضوعات میں فرق واضح کریں۔

☆دنیا میں آنے والا ہر بچہ اپنے ماحول کی زباں اور اُس کے محاورے کو اُصولِ گرامر کے مطابق بولنا جانتا ہے مگر وہ اُس زباں کی گرامر کے اُصول وضوابط با قاعدہ طور پر دوسروں کو بتا نہیں سکتا آخر اِس کی وجہ کیا ہے؟

الدّرس الثّالث

ا فعال کا جملوں میں اِستعمال مکالمے (مُحَادَثَة) کیساتھ

مَاذَا سَمِعَ حَامِدٌ؟ یَا اَحْمَدُ!

اے احمد! حامد نے کیا سنا ہے؟

سَمِعَ حَامِدٌ صَوْتًا جَمِیْلًا یَا اُسْتَاذُ!

اے استادِ گرامی حامد نے ایک خوبصورت آواز سنی ہے۔

مَا هُوَ الصَّوْتُ الْجَمِيْلُ ؟يَا اَحْمَدُ!

اے احمد! وہ کونسی خوبصورت آواز ہے؟

نَعَمْ يَا اُسَاذُ! اِنَّهُ لَصَوْتُ الْاَذَانِ

جی اُستاذِ گرامی ! وہ تو اذان کی آواز ہے

يَا حَامِدُ!اِصِدْقًا سَمِعْتَ الْاَذَانَ؟

اے حامد! کیا آپ نے سچ مچ اذان سنی ہے؟

نَعَمْ يَا اُسْتَاذُ! حَقًّا سَمِعْتُ الْاَذَانَ

جی اُستاذِ گرامی ! واقعتاً میں نے اذان سنی ہے

هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ غَيْرُكَ يَا حَامِدُ!

اے حامد! کیا آپ کے علاوہ بھی کسی نے سنی ہے؟

اَجَلْ يَا اُسْتَاذُ!اِنَّ طَارِقًا وَ مَحْمُوْدًا سَمِعَا الْاَذَانَ كَمَا سَمِعْتُ

جی اُستاذِ گرامی ! بیشک طارق اور محمود نے بھی اذان سنی ہے جیسا کہ میں نے سنی

اَبْنَائِیْ الطَّلَبَةَ !هَلْ تَعْرِفُوْنَ مَا هُوَ الْاَذَانُ؟

میرے طالبِ علم بیٹو! کیا آپ جانتے ہیں کہ اذان کیا ہے؟

نَعَمْ يَا اُسْتَاذَنَاالْمُحْتَرَمَ! نَعْرِف الْاَذَانَ لِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

جی ہاں اے ہمارے اُستاذِ محترم ! ہم اذان جانتے ہیں کیونکہ بلاشبہ ہم مسلماں ہ

اَيُّهَا الطَّلَبَةُ الَاعِزَّةُ!مَنْ مِنْكُمْ يُسْمِعُنِیْ الَاذَانَ؟

میرے عزیز طالبِ علمو! آپ میں سے کون مجھے اذان سناتا ہے؟

يَا اُسْتَاذَنَا! كُلُّنَا يُحِبُّ اَنْ يُّسْمِعَكَ الْاَذانَ

اے ہمارے اُستاد! ہم میں سے ہر ایک چاہ رہا ہے کہ آپ کو اذان سنائے۔

قُمْ يَاسَعِيد'!اَسْمِعِ الْاَذَانَ

سعید! آپ اُٹھیں اور اذان سنائیں

طَيِّبٌ يَا اُسْتَاذُ! سَاُسْمِعُكَ الْاَذَانَ

اے اُستاذ! اچھا میں آپ کو اذان سناتا ہوں

فَلْيَتَفَضَّلُ مَشْكُورًا يَا سَعِيْدُ!

سعید! تشریف لائیے ہم آپ کے مشکور ہیں

هَا اَنَا اَبْدَأُ الْاَذَانَ الْاٰنَ

لو! اب میں اذان شروع کر رہا ہوں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں بحیثیتِ مسلماں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے زیبا نہیں ہے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں بحیثیتِ مسلماں گواہی دیتا ہوں کہ محمّد ﷺ

اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

مسلمانو! نمازِ جماعت پڑھنے کیلئے مسجد میں چلے آؤ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

مسلمانو! کامیابی دلانے والے نیک عمل کو کرنے

کے لئے مسجد میں چلے آؤ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے لائق نہیں ہے۔

اَيُّهَا الطَّلَبَةُ الْمُتَأَدِّبُوْنَ! مَنِ الَّذِيْ كَانَ يُسْمِعُنَا الْاَذَانَ الْاٰنَ؟

اے باادب طالبِ علمو! ابھی ہمیں کون اذان سنا رہا تھا؟

یَا مُعَلِّمَنَا الشَّفِیقَ! زَمِیلُنَا سَعِیدٌ اَسمَعَنَا الْاَذَانَ

اے ہمارے مشفق اُستاد! ہمارے ساتھی سعید نے ہمیں اذان سنائی ہے

هَل اِستَمَعتُم لِاَذَانِه یَا اَوْلَادُ!

کیا آپ سب لڑکوں نے اُس کی اذان غور سے سنی تھی؟

نَعَمْ اِستَمَعنَا لِاَذَانِهٖ (لِاَذَانِ سَعِیدٍ)

جی ہاں ہم نے اُس کی اذان (سعید کی اذان) غور سے سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمْ خَطَأً خِلَالَ اَذَانِهٖ؟

کیا آپ لڑکوں نے اُس کی اذان کے دوران کوئی غلطی سنی؟

لَا مَا سَمِعْنَا (لَمْ نَسمَعْ) اَیَّ خَطَأٍ فِیْ اَذَانِهٖ

جی نہیں! ہم نے اُس کی اذان میں کوئی بھی غلطی نہیں سنی

هَلْ تَرَكَ جُزءًا مِنَ الْاَذَانِ؟

کیا اُس نے اذان کا کوئی حصہ چھوڑا؟

لَا! مَا تَرَكَ (لَمْ یَترُكْ) اَیَّ جُزءٍ مِنَ الْاَذَانِ

جی نہیں! اُس نے اذان کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا

اِنْتَبِهُوْا اِلَیَّ وَاسْتَمِعُوْا لِکَلَامِیْ اَیُّهَا الْاَوْلَادُ!

بچّو! توجہ میری طرف کر کے میری بات بغور سنو!

نَعَمْ یَا اُسْتَاذُ! مَاذَا تُرِیدُ مِنَّا؟

جی اُستاذِ گرامی! آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

یَا اَوْلَادِیْ! اُنَبِّهُکُمْ بِاَنِّیْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ غَدًا مِنْ کُلِّ طَالِبٍ

میرے بچّو! میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں کل ہر طالبِ علم سے اذان سنوں گا

یَا اُسْتَاذُ! نَحْنُ مَسْرُوْرُوْنَ (فَرِحَانُوْنَ) بِهٰذَا الْبَرْنَامَجِ

اے اُستاذِ گرامی! ہم سب اِس پروگرام سے خوش ہیں۔

یَا اَوْلَادِی! هَلْ تَعْرِفُوْنَ لِمَ اَسْتَسْمِعُکُمُ الْاَذَانَ؟

میرے بچّو! کیا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے اذان کیوں سننا چاہتا ہوں؟

يَا اُسْتَاذُ !تُحِبُّ اَنْ نَحفَظَ الْاَذَان جَيِّداً وَلَا نَنْسَىٰ اَبَداً

اے اُستاذِ گرامی ! آپ چاہتے ہیں کہ ہم اذان کو خوب یاد کریں اور کبھی نہ بھولیں

اَحْسَنْتُمْ يَا تَلَامِذَتِيْ ! لَقَدْ صِرْتُمْ اَ ذْكِيَاءَ عَرَفْتُمْ قَصدِيْ

شاباش میرے شاگردو! بیشک آپ سمجھدار ہو چکے ہو آپ نے میرا ارادہ جان لیا

يَا اُسْتَاذُ! نَشْكُرُكَ عَلىٰ تَشْجِيعِكَ اِيَّانَا

اے اُستاذِ گرامی ! ہم آپ کی حوصلہ افزائی پہ شکر گزار ہیں۔

يَا عُمَرُ! ءَ تَذْكُرُاَنّ الْيَوْمَ حِصَّةُ تَسْمِيعِ الْاَذَانِ؟

عمر! کیا آپ کو یاد ہے کہ آج اذان سنانے کی کلاس ہے؟

نَعَمْ يَا اُسْتَاذُ! اَنَا مُتَذَكِّرٌ لِبَرْنَامَجِ الْيَوْمِ وَ اَنَا حَافِظٌ لِلدَّرْسِ

جی اُستاذِ گرامی ! مجھے آج کا پروگرام یاد ہے اور سبق بھی یاد ہے۔

مَا رَأْيُكُمْ؟ لَوْ يُسَامِعُ كُلُّ زَمِيلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ

آپ سب کی کیا رائے ہے کہ اگر ہر دو ساتھی ایک دوسرے سے سبق سن لیتو ؟

يَا اُسْتَاذُ! هٰذَا اِقتِرَاحٌ جَمِيلٌ وَ فِكْرَةٌ طَيِّبَةٌ

اے اُستاذِ گرامی ! یہ تو اچھی تجویز اور اچھی سوچ ہے۔

اَلْوَقْتُ سَيَنْتَهِيْ يَا اَوْلَادُ! اَخبِرُوْنِيْ هَلْ اَحَدٌلَمْ يَحْفَظِ الدَّرْسَ؟

بچّو !وقت ختم ہوا چاہتا ہے مجھے بتاؤ! کہ کس کو سبق یاد نہیں ہے؟

عَدَدٌ قَلِيلٌ مِنَ الطُّلَّابِ لَمْ يُسْمِعُوا يَا اُسْتَاذُ!

اُستاذِ گرامی ! طلبہ کی بہت کم تعداد ہے جنھوں نے اذان نہیں سنائی۔

مَنْ هُمْ؟(مَا اَسْمَاؤُهُمْ)

بتائیں وہ کون ہیں؟ اُن کے کیا نام ہیں؟

هُمْ :دُرَيْدٌ وَمُرْثَدٌ وَفَهْدٌ

جی وہ درید، مرثد اور فہد ہیں۔

اَوَّلَ مَرَّةٍ يُمْهَلُوْنَ وَلْيَنْتَبِهُوا اَنَّهُمْ لَنْ يُّسْمَحُوا مَرَّةً ثَانِيَةً

پہلی بار اُنہیں مہلت دی جاتی ہے اور وہ آگاہ رہیں کہ دوسری بار اُنہیں قطعاً معاف نہین کیا جائے گا

هَلْ اُذِّنَ(نُوْدِیَ) لِصَلَاۃِ الْفَجْرِ؟

کیا فجر کی اذان دی جا چکی ہے؟

نَعَمْ اُذِّنَ لَھَا۔

جی ہاں اذان دی جا چکی ہے۔

مَنْ اَذَّنَ(نَادَیٰ) لَھَا؟

فجر کی اذان کس نے دی ہے؟

اَلْمُؤَذِّنُ الرَّاتِبُ اَذّنَ(نَادَیٰ) لَھَا

مقرر موذّن نے اذان دی ہے۔

کَمْ وَلَداً سَمِعَ الْاَذَانَ؟

کتنے لڑکوں نے اذان سنی ہے؟

اَلْوَلَدَانِ سَمِعَا الْاَذَانَ

دو لڑکوں نے اذان سنی ہے۔

مَنِ الْوَلَدَانِ سَمِعَا الاَذَانَ؟

کن دو لڑکوں نے اذان سنی ہے؟

حَامِدٌ وَ خَالِدٌ سَمِعَا الْاَذَان

(حامد اور خالد نے اذان سنی ہے

حَامِدَانِ سَمِعَاالْاَذَانَ

(حامد نام کے دو اشخاص نے اذان سنی)

مَنِ الْاَوْلَادُ سَمِعُوْاا لْاَذَانَ غَیْرُھُمَا؟

اِن کے علاوہ اور کن لڑکوں نے اذاں سنی ہے؟

حامِدٌ وَخَالِدٌ وَ مَحْمُوْ دٌ سَمِعُوْاالْاَذَانَ

(حامد، خالد اور محمود نے اذان سنی ہے

حَامِدُوْنَ سَمِعُوْاالْاَذَانَ

حامد نام کے سب اشخاص نے اذان سنی ہے

يَا خَالِدُ! هَلْ سَمِعْتَ الْاَذَانَ؟

خالد! کیا آپ نے اذان سنی ہے؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ الْاَذَانَ

جی! میں نے اذان سنی ہے

لَا ! مَا سَمِعْتُ الْاَذَانَ

جی نہیں! میں نے اذان نہیں سنی

لِمَاذَا مَا سَمِعْتَ الْاَذَانَ؟

آپ نے اذان کیوں نہ سنی؟

لِاَنِّیْ کُنْتُ نَائِمًا فِیْ الْغُرْفَةِ

کیونکہ میں کمرے میں سو رہا تھا۔

اَیُّھَا الْمُسْلِمُ! هَلْ سَمِعْتَ الْاَذَانَ؟

اے مسلمان! کیا آپ نے اذان سنی؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ الْاَذَانَ

جی! میں نے اذان سنی

مَتیٰ سَمِعْتَ الْاَذَانَ؟

آپ نے کب اذان سنی؟

سَمِعْتُ الْاٰن

ابھی سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا الْاِقَامَةَ؟ یَا خَالِدُ وَ مَحْمُوْدُ!

خالد اور محمود! کیا آپ دونوں نے اِقامت سنی ہے؟

نَعَمْ یَا اَبَانَا! سَمِعْنَا الْاِقَامَةَ

جی ہمارے ابا جان! ہم نے اقامت سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا تَکْبِیْرَةَ الْاِحْرَامِ؟ یَا اَنَسُ وَنَافِعُ!

انس اور نافع! کیا آپ دونوں نے تکبیرِ تحریمہ سنی؟

نَعَمْ يَا اَخَانَا!سَمِعْنَاتَكْبِيْرَةَ الْاِحْرَامِ

جی ہمارے بھائی جان! ہم نے تکبیرِ تحریمہ سنی ہے

كَيْفَ سَمِعْتُمَا تَكْبِيْرَةَ الْاِحْرَامِ؟ يَا مَاجِدُ وَسَلِيْمُ!

ماجداور سلیم! بتاؤ آپ دونوں نے تکبیرِ تحریمہ کیسے سنی؟

يَا عَمَّنَا ! سَمِعْنَا تَكْبِيْرَةَ الْاِحْرَامِ مُشَافَهَةً(شِفَاهًا)

جی ہمارے چچا جان! ہم نے تکبیرِ تحریمہ براہِ راست سنی ہے

يَاابْنِىْ! هَلْ تَعْرِفُ مَا هِىَ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ؟

میرے بیٹے! کیا آپ جانتے ہیں کہ تکبیرِ تحریمہ کیا ہوتی ہے؟

نَعَمْ يَا اَبِىْ! اَعْرِفُ تَكْبِيْرَةَ الْاِحْرَامِ جَيِّدًا

جی میرے ابّو! میں تکبیرِ تحریمہ کو اچھی طرح جانتا ہوں

☆اِذَنْ اَسْمِعْنِيهَا اَمْنَحْكَ جَائِزَةً

پھر تو وہ مجھے سنا دیں میں آپ کو اِنعام دوں گا

هِىَ كَلِمَةُ(اَللّٰهُ اَكْبَرُ) يَقُوْلُهَا الْمُصَلِّىْ عِنْدَ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

سنیئے! تکبیرِ تحریمہ (اللہ اکبر) کے الفاظ ہیں جن کو نماز پڑھنے والا کہا کرتا ہے جب وہ نماز کو شروع کرتا ہے

اَحْسَنْتَ يَا ابْنِىْ!اَجَبْتَ جَيِّدًا

شاباش بیٹے! آپ نے درست جواب دیا

اَبِىْ الْحَبِيْبَ اَعْطِنِىْ جَائِزَتِىْ وَفَاءً ا بِعَهْدِكَ

میرے پیارے ابّو! مجھے میرا اِنعام دیجئے! اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے

يَا ابْنِىْ! هٰذِهٖ اَلْفُ رُبِّيَّةٍ خُذْهَازَادَكَ اللّٰهُ عِلْمًا

میرے بیٹے! یہ ہزار روپے لیجئے! اللہ آپ کو اور علم دے (آمین

يَاحَبِيْبِىْ! هَلْ سَمِعْتَ التَّأْمِيْنَ؟

میرے پیارے! کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ

جی! میں نے سنی ہے

اَنَا مَا سَمِعْتُ(اَنَا لَمْ اَسْمَعْ

جی! میں نے نہیں سنی)

یَا بُنَیَّ!هَلْ سَمِعْتَ التَّامِیْنَ؟

میرے پیارے بیٹے! کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

اَبِیْ الْمُحْتَرَم!مَا هُوَ التَّأْمِیْنُ؟

میرے قابلِ احترام ابّو! آمین کس کو کہتے ہیں؟

اِبْنِیْ الْعَزِیْزَ!اِسْمَعْ

میرے پیارے! بیٹے! سنئے!

مَا ذَا اَسْمَع مِنْكُ؟ یَا اَبِیْ!

میرے ابّو جان! میں آپ سے کیا سنوں؟

یَا ابْنِیْ! اِسمَعْ مِنِّیْ التَّأْمِیْن الَّذِیْ سَاَلْتَنِیْ عَنْهُ

میرے بیٹے! آپ مجھ سے آمین سنئے! جس کے متعلّق آپ نے مجھ سے پوچھا ہے

نَعَمْ قُلْ لِیْ یَا اَبِیْ !

جی میرے ابّو! آپ مجھے بتا دیجئے!

یَاابْنِیْ!اَلتَّأْمِیْنُ: هِیَ كَلِمَةُ(آمِیْن)

میرے بیٹے! آمین سے لفظِ(آمین) کہنا ہی مراد ہے

مَا مَعْنَاهَا ؟یَا اَبِیْ!

میرے ابّو! اِس لفظِ آمین کا کیا مطلب ہے؟

یَا ابْنِیْ! مَعْنَاهَا :رَبِّ تَقَبَّلْ(اِسْتَجِبْ) دُعَائِیْ وَ عِبَادَتِیْ

میرے بیٹے! اِس لفظِ آمین کا مطلب ہے :اے میرے خالق!اے میرے مالک! اے میرے رازق! اے میری سب عبادتوں کے لائق بادشاہ! آپ میری دعا اور عبادت کو قبول فرما لیجئے!

یَا اَبِیْ! فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ یُقَالُ (آمِیْنُ)؟

میرے ابّو! آمین کس موقع پر کہی جاتی ہے؟

یَاابْنِیْ! یُقَالُ كَلِمَةُ آمِیْنُ فِیْ نِهَایَةِ كُلِّ كَلِمَةٍ دُعَائِیَّةٍ

میرے بیٹے! آمین ہر دعائیہ الفاظ کے اختتام پر کہی جاتی ہے

یاابُنَیُ! اَ تَعرِفُ لِمَ یُقَالُ آمِینَ؟

میرے بیٹے! کیا آپ جانتے ہیں کہ آمین کیوں کہی جاتی ہے؟

لِاَنَّھَا یَستَوجِبُ قَبُولَ الدُّعَاءِ وَیُحِبُّھَا اللّٰہُ سُبحَانَہ'

اِس لئے کہ آمین دعا کو قبول کروالیتی ہے نیز آمین کہنا اللہ تعالیٰ کو پسند بھی ہے

مَا مَعنَیٰ الفَاتِحَۃِ؟یَا عُثمَانُ!

عثمان! فاتحہ کا کیا مطلب ہے؟

یَا حَامِدُ! مَعنَیٰ الفَاتِحَۃِ :اِفتِتَاحٌ وَ بِدَایَۃٌ وَ تَمھِیدٌ

اے حامد! فاتحہ کا مطلب آغاز کرنے،شروع کرنے اور سنوارنے کے ہیں

اَیُّھَا المُعَلِّمُ! اَخبِرنِی! لِمَاذَا سُمِّیَتُ ھٰذِہِ السُّورَۃُ بِالفَاتِحَۃِ؟

اُستادِگرامی! مجھے بتادیجئے! کہ اِس سورت کا نام فاتحہ کیوں رکھا گیا ہے؟

تَلامِذَتِی! سُمِّیَت ھٰذِہِ السُّورَۃُ بِالفَاتِحَۃِلِاَنَّ القُرآنَ اُفتُتِحَ بِھَاعِندَ مَا دُوِّنَ کَمَا تَرَونَ الاٰنَ

میرے شاگردو! اِس سورت کا نام فاتحہ اِس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ سورت قرآن کے شروع میں ترتیب دی گئی ہے جب قرآن کو کتابی شکل دی گئی جیسا کہ اب آپ دیکھ رہے ہیں قرآن کو کتابی شکل دی گئی جیسا کہ اب آپ دیکھ رہی ہیں

☆یَا اَبِیُ! ھَل سُورَۃُ الفَاتِحَۃِ دُعَاءٌ؟

☆میرے ابو! کیا سورۃٔ فاتحہ دعا ہے؟

☆ نَعَم یَاابُنِیُ! اِنَّھَا سُورَۃُ الدُّعَاءِ

☆جی میرے بیٹے! بلاشبہ یہ سورت دعا والی سورت ہے

☆ اَ لِھٰذِہِ السُّورَۃِ اَسمَاءٌ اُخرَیٰ؟ یَا اَخِیُ!

اے میرے بھائی! کیا اِس سورت کے اور بھی نام ہیں؟

☆ اَجَلُ!لِھٰذِہِ السُّورَۃِاَسمَاءٌ عَدِیُدَۃٌ یَا اَخِیُ!

جی میرے بھائی! اِس سورت کے کئی اور نام بھی ہیں

☆ مَا ھِیَ اَھَمُّ اَسمَائِھَا؟(اِس کے زیادہ اہم نام کونسے ہیں؟

☆ اَھَمُّ اَسمَائِھَا: سُورَۃُ الشِّفَاءِ وَ سُورَۃُ الحَمدِ وَ سُورَۃُ السَّبعِ المَثَانِیُ

☆اِس کے زیادہ اہم نام: سورۂ شفاء، سورۂ حمد اور سبع المثانی ہیں

☆ مَا هِيَ اَشْهَرُ اَسْمَائِهَا؟ (اِس کے زیادہ مشہور نام کونسے ہیں؟)

☆ اَشْهَرُ اَسْمَائِهَا: سُورَةُ الْفَاتِحَةِ وَ سُورَةُ االدُّعَاءِ وَ سُورَةُ الصَّلَاةِ

☆اِس کے زیادہ مشہور نام: سورۂ فاتحہ، سورۂ دعا نیز سورۂ نماز ہیں

☆دُلَّنِيْ يَا اُسْتَاذُ! عَنْ مَشْرُوعِيَّةِ التَّأْمِيْنِ

☆ اُستاد جی! مجھے آمین کی شرعی حیثیت کے بارے میں بتایئے!

☆تِلْمِيْذِيْ! اِنَّ التَّأْمِيْنَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ

☆ میرے شاگرد! یقین جانئے! کہ آمین کہنا تاکیدی سنّت ہے

☆ اُسْتَاذِيْ! مَا هِيَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ؟

☆ میرے اُستاد! تاکیدی سنّت کس کو کہتے ہیں؟

☆تِلْمِيْذِيْ! السُّنَّةُ الْمُؤَكَّدَةُ هِيَ الَّتِيْ دَا وَمَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

☆میرے شاگرد! تاکیدی سنّت وہ ہے جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے بلاناغہ کیا ہو اور کبھی نہ چھوڑی ہو

☆مُعَلِّمِيْ الشَّفِيْقَ !مَا مَعْنىٰ دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسولُ اللّٰهِ ﷺ؟

☆ میرے مہربان اُستاد! (دَاوَمَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ) کا مطلب

☆ يَاابْنِيْ! مَا بِكَ؟(مَا شَأْنُكَ؟ اَمَا شَرَحْتُ الْاٰنَ؟

☆ میرے بیٹے! کیا ہوا ہے آپ کو؟ کیا میں نے ابھی بتا نہیں دیا؟

☆ عَفْوًا يَا اُسْتَاذُ! اَرْجُوْ كَ اَنْ تُعِيْدَه' (اَنْ تُكَرِّرَه') مَرَّةً ثَانِيَةً

☆ اُستاد جی! معاف کیجیئے! میں آپ سے اِلتماس کرتا ہوں کہ اِس بات کو ایک بار پھر دہرا دیجئے!

☆تِلْمِيْذِيْ!مَعْنىٰ (دَاوَمَ عَلَيْهَا) وَاظَبَ عَلَيْهَااِلىٰ اَنْ مَاتَ ﷺ

☆ میرے شاگرد! (دَاوَمَ) کا معنیٰ ہے کہ اِس پر مرتے دم تک عمل پیرا رہے ہیں

☆ اُسْتَاذِيْ! اَلْاٰنَ فَهِمْتُ جَيِّدًا

☆ میرے اُستاد! اب میں صحیح سمجھ گیا ہوں

☆ تَلَامِذَتِيْ! صَدَقَ مَنْ قَالَ : اِنَّ الْعِلْمَ يَحْصُلُ بِالسُّؤَالِ وَالتَّكْرَارِ

☆میرے شاگردو! جس نے بھی کہا سچ کہا کہ علم درحقیقت پوچھنے اور دہرانے سے حاصل ہوتا ہے

☆ يَا تِلْمِيْذِیْ! اَلَمْ تَسْمَعِ التَّأْمِيْنَ؟

☆ اے میرے شاگرد! کیا آپ نے آمین نہیں سنی؟

☆ لَا !مَا سَمِعْتُ (لَمْ اَسْمَعْ) لِاَنَّنِیْ فَاتَتْنِیْ الرَّكْعَتَانِ الْاُوْلَيَانِ الَّتَانِ تُجْهَرُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةُ

☆ جی نہیں! میں نے آمین نہیں سنی اِس لئے کہ مجھ سے پہلی دو رکعتیں چھوٹ گئی تھیں جن مین بآوازِ بلند قراءت کیجاتی ہے۔

☆هَلْ سَمِعْتُمَا التَّأْمِيْنَ ؟يَا مُصَلِّيَانِ!

☆ اے دو مرد نمازیو! کیا آپ دونوں نے آمین سنی ہے؟

☆ نَعَمْ سَمِعْنَا التَّأْمِيْنَ لِاَنَّنَا شَارَكْنَا الْجَمَاعَةَ مَعَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

☆ يَا مُصَلِّيَانِ! هَلْ سَمِعْتُمَا تَسْلِيْمَةَ الْإِمَامِ؟

☆ اے دو مرد نمازیو! کیا آپ دونوں نے امام کے سلام کی آواز سنی؟

☆نَعَمْ سَمِعْنَا تَسْلِيْمَةَ الْإِمَامِ

☆ جی ہاں! ہم نے امام کے سلام کی آواز سنی

☆مَا ذَا قَالَ عِنْدَ تَسْلِيْمَتِهٖ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا ؟

☆قَالَ عِنْدَ تَسْلِيْمَتِهٖ اِلٰى كِلَا الْجَانِبَيْنِ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

☆اَيُّهَا الْمُصَلِّيَانِ هَلْ سَمِعْتُمَاالتَّأْمِيْنَ؟

☆ اے دو (مرد) نمازیو! کیا آپ دونون نے آمین سنی ہے؟

☆ هَلْ كِلَاكُمَا سَمِعْتُمَا التَّأْمِيْنَ؟

☆ کیا آپ دونوں مردوں نے آمین سنی ہے؟

☆نَعَمْ! كِلَانَا سَمِعْنَا التَّأْمِيْنَ

☆ جی ہاں! ہم دونوں مردوں نے آمین سنی ہے

☆ لَا! مَا سَمِعنَا(لَمْ نَسْمَعِ) التَّأْمِيْنَ

☆ جی نہیں! ہم نے آمین نہیں سنی ہے

☆اَيُّهَا الْمُصَلُّوْنَ! هَلْ سَمِعْتُمُ التَّأْمِيْنَ؟

☆ اے مرد نمازیو! کیا آپ سب نے آمین سنی ہے؟

☆ نَعَمْ! كُلُّنَا(جَمِيْعُنَا) سَمِعنَا التَّأْمِيْنَ

☆ جی ہاں! ہم سب نے آمین سنی ہے

☆ نَعَمْ كُلُّنَا (جَمِيعُنَا) سَمِعُوا التَّأْمِينَ

☆ جی ہاں ہم سب نے آمین سنی ہے

☆ نَعَمْ !بَعْضُنَا سَمِعُوا وَ بَعْضُنَا لَمْ يَسْمَعُوا

☆ جی ہاں! ہم مردوں میں سے چند ایک نے سنی ہے اور چند ایک نے نہیں سنی۔

لَا! مَا اَحَدٌ مِنَّا سَمِعَ التَّأْمِينَ

جی نہیں! ہم مردوں میں سے کسی نے بھی آمین نہیں سنی۔

اَيُّهَا الرِّجَالُ! هَلْ سَمِعتُمُ التَّأْمِينَ؟

حضرات! کیا آپ لوگوں نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ !سَمِعْنَا

جی! ہم نے سنی ہے۔

لَا !مَا سَمِعْنَا

جی نہیں! ہم نے نہیں سنی۔

لَا ! لَمْ نَسْمَعْ

جی نہیں! ہم نے نہیں سنی ۔

هَلْ سَمِعْتُمَا قِرَائَةَ الْفَاتِحَةِ؟ يَازَيْدَانِ!

اے زید نامی دو لڑکو! کیا تم دونوں نے فاتحہ کی قرأت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ تَأْمِينَ الْإِمَامِ؟ يَا طَارِقُ وَ عَدْنَانُ وَفَرحَانُ!

اے طارق، عدنان اور فرحان کیا آپ تینوں نے اِمام کی آمین کی آواز سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ تَكْبِيرَاتِ الْعِيدِ؟ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ!

اے ایمان والو! کیا آپ سب نے عید کی تکبیرات سنی ہیں؟

هَلْ سَمِعْتُمْ دُعَاءَ الْقُنُوتِ؟ اَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ!

اے مسلمانو! کیا آپ نے دعائے قنوت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ دُعَاءَ الْوِتْرِ؟ اَيُّهَا الْمُصَلُّونَ!

اے نمازیو! کیا آپ نے وتر کی دعا سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ دُعَاءَ قُنُوتِ النَّازِلَةِ؟اَيُّهَا الْاَبْنَاءُ!

اے بیٹو! کیا آپ سب نے مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دعائے قنوت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُمْ تَسْلِيْمَ الْإِمَامِ؟يَاصُهَيْبُ وَ عُمَيْرُ وَعُزَيْرُ!

اے صہیب، عمیر اور عزیر! کیا آپ سب نے امام کے سلام کی آواز سنی ہے؟

سبق نمبر تین پر اسئلہ وتمارین

درج ذیل فعلوں کو عربی سوالیہ جملوں میں اِستعمال کرتے ہوئے عربی میں ہی موزون جواب دیں:

سَمِعَ

سَمِعَا

سَمِعُوْا

سَمِعَتْ

سَمِعَتَا

سَمِعْنَ

سَمِعْتَ

سَمِعْتُمَا

سَمِعْتُمْ

سَمِعْتِ

سَمِعْتُمَا

سَمِعْتُنَّ

سَمِعْتُ

سَمِعْنَا

اَسْمَعَ

اَسْمَعَا

اَسْمَعُوْا

اَسْمَعَتْ

اَسْمَعَتَا

اَسْمَعْنَ

اَسْمَعْتَ

اَسْمَعْتُمْ

اَسْمَعْتِ

اَسْمَعْتُمَا

اَسْمَعْتُنَّ

اَسْمَعْتُ

اَسْمَعْنَا

اِسْتَمَعَ

اِسْتَمَعَا

اِسْتَمَعُوْا

اِسْتَمَعَتْ

اِسْتَمَعَتَا

اِسْتَمَعْنَ

اِسْتَمَعْتَ

اِسْتَمَعْتُمَا

اِسْتَمَعْتُمْ

اِسْتَمَعْتِ

اِسْتَمَعْتُمَا

اِسْتَمَعْتُنَّ

عربی میں جواب دیں:

☆مَا هِيَ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ؟

☆مَا هُوَ الْتَّأْمِيْنُ؟

☆مَا مَعْنَىٰ (اٰمِيْن)؟

☆مَتَىٰ يُقَالُ اٰمِيْن؟

☆يَا زِيْنَبُ هَلْ تَعْرِفِيْنَ تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ؟

☆مَا مَعْنَىٰ الْفَاتِحَةِ؟

☆لِمَاذَا سُمِّيَتْ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ بِا الْفَاتِحَةَ؟

☆اَلِهٰذِهِ السُّوْرَةِ اَسْمَاءٌ اُخْرَىٰ؟وَمَاهِيَ؟

☆يَا خَدِيْجَةُ! لِمَاذَا لَمْ تَسْمَعِيْ التَّأْمِيْنَ؟

☆مَاذَا سَمِعَ حَامِدٌ؟

☆مَاذَا سَمِعَتْ حَامِدَةٌ؟

☆ مکالمہ کس کو کہتے ہیں؟

☆ مکالمے کا دوسرا نام کیا ہے؟

☆ مکالمے میں آپ نے (یَا) (اَیُّهَا) (اَیَّتُهَا) بار بار پڑھا ہے بتایئے! کہ☆ اِن تینوں کے اِستعمال میں کیا فرق ہے؟

درج ذیل افعال کے اِستعمال کا فرق واضح کریں۔

(سَمِعَ) (سَمِعَتْ) (سَمِعْتَ) (سَمِعْتِ) (سَمِعْتُ)

(سَمِعَا) (سَمِعَتَا) (سَمِعْتُمَا)

(سَمِعُوْا)(سَمِعْنَ)(سَمِعْتُمْ)(سَمِعْتُنَّ)(سَمِعْنَا)

☆(اَسْمِعْ)اور اَسْمِعِيْ میں فرق بتائیں.

☆(اِسْمَعْ)اور (اِسْمَعِيْ) میں فرق بتائیں.

☆(مُصَلِّيْ) اور مُصَلِّيَةٌ) میں میں فرق کریں۔

☆مُصَلِّيَانِ) اور مُصَلِّيَتَانِ) میں فرق کرین۔

☆(مُصَلُّوْنَ)اور (مُصَلِّيَاتٌ) میں فرق کریں۔

☆ مَاذَا .هَلْ .أَ کے معانی بتائیں۔

☆ كِلَا. كِلْتَا تثنیہ کی تاکید کیلئے اِستعمال ہوتے ہیں آپ محادثے سے اِس قسم کے جملوں کو الگ کریں۔

☆كُلٌّ. جَمِيْعٌ جمع کی تاکید کیلئے اِستعمال ہوتے ہیں آپ محادثے سے اِس قسم کے جملوں کو الگ کریں۔

الدّرس الرّابع

افعال کا جملوں میں اِستعمال مکالمے کیساتھ

مَاذَا سَمِعَتْ حَامِدَةُ؟يَافَرِيْدَةُ!

اے فریدہ! حامدہ نے کیا سنا ہے؟

سَمِعَتْ حَامِدَةُ صَوْتًا جَمِيْلًا يَا اُسْتَاذَةُ!

اے اُستانی! حامدہ نے ایک خوبصورت آواز سنی ہے۔

مَا هُوَ الصَّوْتُ الْجَمِيْلُ؟يَافَرِيدةُ!

اے فریدہ! وہ کونسی خوبصورت آواز ہے؟

نَعَمْ یَا اُسَاذُ! اِنَّہُ لَصَوْتُ الْاَذَانِ

جی اُستاذِ گرامی! وہ تو اذان کی آواز ہے

یَا حَامِدَۃُ صِدْقًا سَمِعْتِ الْاَذَانَ؟

اے حامدہ! کیا آپ نے سچ مچ اذان سنی ہے؟

نَعَمْ یَا اُسْتَاذَتِیْ! حَقًّا سَمِعْتُ الْاَذَانَ

جی اُستانی صاحبہ! واقعتاً میں نے اذان سنی ہے

هَلْ سَمِعَتْ اَحَدٌ غَیْرُکِ یَا حَا مِدَۃُ!؟

اے حامدہ! کیا آپ کے علاوہ بھی کسی نے سنی ہے؟

اَجَلْ یَا اُسْتَاذَتِیْ!اِنَّ زَیْنَبَ وَ مَحْمُوْدَۃَ سَمِعَتَا الْاَذَانَ کَمَا سَمِعْتُ

هَلْ سَمِعَتْ حَامِدَۃٌ صَوْتًا؟

کیا حامدہ نے کوئی آواز سنی ہے؟

نَعَمْ ! سَمِعَتْ حَامِدَۃٌ صَوْتًا حَسَنًا

جی ہاں! حامدہ نے ایک خوبصورت آواز سنی ہے

مَاذَا سَمِعَتْ حَامِدَۃٌ؟

حامدہ نے کیا سنا ہے

سَمِعَتْ حَامِدَۃٌ الْاَذَانَ

(حامدہ نے اذان سنی ہے

بَنَاتِیَ الطَّالِبَاتِ!هَلْ تَعْرِفْنَ مَا هُوَ الاَذَانُ؟

میری طالبات بیٹیو! کیا آپ جانتی ہیں کہ اذان کیا ہے؟

نَعَمْ یَا اُسْتَاذَتَنَاالْمُحْتَرَمَۃَ! نَعْرِفُ الْاَذَانَ لِاَنَّامُسْلِمَاتٌ

جی ہاں اے ہماری قابلِ اِحترام اُستانی! ہم اذان جانتی ہیں کیونکہ بلاشبہ ہم مسلماں خواتین ہیں

اَیَّتُهَاالطَّالِبَاتُ الْعَزِیْزَاتُ!مَنْ مِنْکُنَّ تَسْمِعُنِی الْاَذَان

اے پیاری طالبات! آپ میں سے کون مجھے اذان سناتی ہے؟

یَا اُسْتَاذَتَنَا! کُلُّنَا تُحِبُّ اَنْ تُسْمِعَکَ الْاَذَانَ

اے ہماری اُستانی ! ہم میں سے ہر طالبہ چاہ رہی ہے کہ آپ کو اذان سنائے ۔

قُومِیْ یافَرِیْدَۃُ!اَسْمِعِیْ الْاَذَانَ

فریدہ! آپ اُٹھیں اوراذان سنائیَ

زَیْنٌ یَا اُسْتَاذَۃُ! سَاُسْمِعُکِ الْاَذَان

اے اُستانی! اچھا میں آپ کواذان سناتی ہوں

فَلْتَتَفَضَّلْ مَشْکُوْرَۃً یَا فَرِیْدَۃُ!

فریدہ! تشریف لایئے ہم آپ کے مشکور ہیں

ھَا اَنا اَبْدَاُ الْاَذَانَ الْاٰنَ

لو! اب میں اذان شروع کر رہی ہوں

اَللّٰہُ اَکْبَرُاَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُاَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

اَشْھَدُ اَلَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔اَشْھَدُ اَلَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ

میں بحیثیتِ مسلماں خاتون گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے زیبا نہیں ہے۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں بحیثیتِ مسلماں خاتون گواہی دیتی ہوں کہ محمّدصلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ۔حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

مسلماں عورتو! نماز کیلئے چلی آوَ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

مسلمان عورتو! کامیابی دلانے والے نیک عمل کو کرنے کے لئے چلی آوَ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام مخلوق سے بہت بڑا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی بندگی کے زیبا نہیں ہے۔

اَیَّتُھَا الطَّالِبَاتُ الْمُتَاَدِّبَاتُ !مَنِ الَّتِی کَانَتْ تُسْمِعُنَاالْاَذَانَ الْاٰنَ؟

اے باادب طالبات! ابھی ہمیں کون اذان سنا رہی تھی؟

یَا مُعَلِّمَتَنَا الشَّفِيقَة! زَمِيلَتُنَا فَرِيدَةُ اَسمَعَتنَا الاَذَانَ

اے ہماری مشفق اُستانی! ہماری سہیلی فریدہ نے ہمیں اذان سنائی ہے

هَل اِستَمَعتُنَّ لِاَذَانِهَا يَا بَنَاتُ !

کیا آپ سب لڑکیوں نے اُس کی اذان غور سے سنی تھی؟

نَعَم اِستَمَعنَا لِاَذَانِهَا (لِاَذَانِ فَرِيدَةَ)

جی ہاں ہم نے اُس کی اذان (فریدہ کی اذان) غور سے سنی ہے

هَل سَمِعتُنَّ خَطَأً اَثنَاءَ اَذَانِهَا؟

کیا آپ لڑکیوں نے اُس کی اذان کے دوران کوئی غلطی سنی؟

لَا ! مَا سَمِعنَا (لَم نَسمَع) اَیَّ خَطَأٍ فِی اَذَانِهَا

جی نہیں ہم نے اُس کی اذان میں کوئی بھی غلطی نہیں سنی۔

هَل تَرَکَت جُزءًا مِنَ الاَذَانِ؟

کیا اُس نے اذان کا کوئی حصہ چھوڑا؟

لَا ! مَا تَرَکَت (لَم تَترُك) اَیَّ جُزءٍ مِنَ الاَذَانِ

جی نہیں اُس نے اذان کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا۔

اِنتَبِهنَ اِلَیَّ وَاستَمِعنَ لِکَلَامِی اَیَّتُهَا البَنَاتُ!

اے بیٹیو! اپنی توجہ میری طرف کرلو اور میری بات غور سے سنو!

نَعَم يَا اُستَاذَةُ! مَاذَا تُرِيدِينَ مِنَّا؟

جی اُستانی صاحبہ! آپ ہم سے کیا چاہتی ہیں؟

يَا بَنَاتِی! اُنَبِّهُکُنَّ بِاَنِّی اَسمَعُ الاَذَانَ غَدًا مِن کُلِّ طَالِبَةٍ

میری بیٹو! میں آپ سب کو آگاہ کرتی ہوں کہ کل میں ہر طالبہ سے اذان سنوں گی

يَا اُستَاذَةُ! نَحنُ مَسرُورَاتٌ (فَرِحَانَاتٌ) بِهٰذَا البَرنَامَجِ

جی اُستانی صاحبہ! ہم سب اِس پروگرام سے خوش ہیں

يَا بَنَاتِی! هَل تَعرِفنَ لِمَ اَستَسمِعُکُنَّ الاَذَانَ؟

میری بیٹو! کیا آپ جانتی ہین کہ میں آپ سے اذان کیوں س چاہ رہی ہوں؟

یَا اُسْتَاذَۃُ!تُحِبِّیْنَ اَنْ نَحْفَظَ الْاَذَانَ جَیِّدًاوَلَا نَنْسیٰ

جی اُستانی صاحبہ! آپ چاہتی ہیں کہ ہم اذان کو خوب یاد کرلیں اور بھول نہ جائیں

اَحْسَنْتُنَّ یَا تِلْمِیْذَاتِیْ!لَقَدْ صِرْتُنَّ ذَکِیَّا تٍ عَرَفْتُنَّ قَصْدِیْ

شاباش میری شاگردو!یقیناً آپ سمجھدار ہوچکی ہیں آپ نے میراارادہ جان لیا

یَا اُسْتَاذَۃُ! نَشْکُرُکِ عَلٰی تَشْجِیْعِکِ اِیَّانَا

اُستانی صاحبہ!ہماری حوصلہ افزائی کرنے پہ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتی ہیں

یَا فَرْحَانَۃُ!ءَ تَذْکُرِیْنَ اَنَّ الْیَوْمَ حِصَّۃُ تَسْمِیْعِ الْاَذَانِ؟

اے فرحانہ! کیاآپ کو یاد ہے کہ آج اذان سنانے کی کلاس ہے؟

نَعَمْ یَا اُسْتَاذَۃُ! اَنَا مُتَذَکِّرَۃٌ لِبَرْنَامَجِ الْیَوْمِ وَ اَنَا حَافِظَۃٌ لِلدَّرْسِ

اے اُستانی صاحبہ! مجھے آج کا پروگرام یاد ہےاور سبق بھی

مَا رَأْیُکُنَّ یَا تِلْمِیْذَاتِیْ؟ لَوْ تُسَامِعُ کُلُّ زَمِیْلَتَیْنِ اِحْدَاھُمَا الْاُخْریٰ

میری شاگردو! آپ سب کا کیا خیال ہے؟اگر دودو سھیلیاں ایک دوسری سے سبق سن لے تو؟

یَا اُسْتَاذَۃُ! ھٰذَا اِقْتِرَاحٌ جَمِیْلٌ وَ فِکْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ

اُستانی صاحبہ! یہ تو اچھی تجویز اوراچھی سوچ ہے

اَلْوَقْتُ سَیَنْتَھِیْ یَابَنَاتُ! اَخْبِرْنَنِیْ ھَلْ وَاحِدَۃٌلَمْ تَحْفَظِ الدَّرْسَ؟

بیٹیو! وقت ختم ہوا چاہتا ہے مجھے بتائیں کہ کس کس کو سبق یاد نہیں ہے؟

عَدَدٌ ضَئِیْلٌ مِنَ الطَّالِبَاتِ لَمْ یُسْمِعْنَ

طالبات کی تھوڑی تعداد نے سبق نہیں سنایا

مَنْ ھُنَّ؟(مَا اَسْمَاؤُ ھُنَّ)

وہ طالبات کون ہین اُن کے نام کیا ہیں؟

ھُنَّ:ثَمِیْنَۃُ وَ ثَمْرِیْنَۃُوَ سَفِیْنَۃُ

وہ طالبات ثمینہ،ثمرینہ اور سفینہ ہیں

اَوَّلَ مَرَّۃٍ یُمْھَلْنَ وَلْیَنْتَبِھْنَ اَنَّھُنَّ لَنْ یُّسْمَحْنَ مَرَّۃً ثَانِیَۃً

اِن کو پہلی بار مہلت دی جاتی ہے اور یہ لڑکیاں آگاہ رہیں کہ دوسری بار ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا

هَلْ اُذِّنَ (نُوْدِیَ) لِصَلَاةِ الظُّهْرِ؟

کیا ظہر کی اذان ہو چکی ہے؟

مَنْ اَذَّنَتْ (نَادَتْ) لَهَا؟

ظہر کی اذان کس نے دی ہے؟

اَلْمُؤَذِّنَةُ الرَّاتِبَةُ اَذَنَتْ (نَادَتْ) لَهَا

مقرر مؤذنہ نے اذان دی ہے

کَمْ بِنْتًا سَمِعَتِ الْاَذَانَ؟

کتنی لڑکیوں نے اذان سنی

اَلْبِنْتَانِ سَمِعَتَا الْاَذَانَ

دو لڑکیوں نے اذان سنی ہے

مَنْ هُمَا؟ مَا اِسْمُهُمَا؟

وہ دونوں کون ہیں اُن کے نام کیا ہیں؟

زَیْنَبُ وَ كُلْثُوْمُ سَمِعَتَا الْاَذَانَ

زینب اور کلثوم دونوں نے اذان سنی ہے

مَنْ غَیْرُهُمَا سَمِعَتِ الْاَذَانَ؟

اِن دونوں کے علاوہ کس کس نے اذان سنی ہے؟

زَیْنَبَانِ سَمِعَتَا الْاَذَان

زینب نام کی دو لڑکیوں نے اذان سنی ہے

زینب نام کی دو خواتین نے اذان سنی

وَ مَنِ الْبَنَات غَیْرُهُنَّ سَمِعْنَ الْاَذَانَ؟

اِن لڑکیوں کے علاوہ اور کس کس نے اذان سنی ہے

خَدِیْجَةُ وَ صَفِیَّةُ وَ مَرْیَمُ سَمِعْنَ الْاَذَانَ)

خدیجہ، صفیہ اور مریم نے اذان سنی ہے

زَیۡنَبَاتٌ سَمِعۡنَ الۡاَذَا نَ

زینب نام کی سب خواتین نے اذان سنی۔

یَا مَرۡیَمُ! ھَلۡ سَمِعۡتِ الۡاَذَانَ؟

مریم! کیا آپ نے اذان سنی؟)

نَعَمۡ! سَمِعۡتُ الۡاَذَانَ

جی! میں نے اذان سنی

لَا! مَا سَمِعۡتُ الۡاَذَانَ

جی نہیں! میں نے اذان نہیں سنی)

لِمَاذَا مَاسَمِعۡتِ الۡاَذَانَ؟

آپ نے اذان کیوں نہ سنی؟)

لِاَنِّیۡ کُنۡتُ نَائِمَةً فِیۡ الۡغُرۡفَةِ

کیونکہ میں کمرے میں سو رہی تھی)

اَیَّتُھَا الۡمُسۡلِمَةُ! ھَلۡ سَمِعۡتِ الۡاَذَانَ؟

اے مسلمان خاتون! کیا آپ نے اذان سنی؟

نَعَمۡ!سَمِعۡتُ الۡاَذَانَ

جی! میں نے اذان سنی ہے

مَتیٰ سَمِعۡتِ الۡاَذَانَ؟

آپ نے کب اذان سنی؟

سَمِعۡتُ قَبۡلَ دَقَائِقَ

چند منٹ پہلے سنی ہے

ھَلۡ سَمِعۡتُمَا الۡاِقَامَةَ؟یَاخَدِیۡجَةُ وَ مَارِیَةُ!

خدیجہ اور ماریہ! کیا آپ دونوں نے اِقامت سنی؟

نَعَمۡ یَا اُمَّنَا! سَمِعۡنَا الۡاِقَامَةَ

جی ہماری اماں جان! ہم نے اِقامت سنی ہے

هَلْ سَمِعْتُمَا تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ؟ يَاصَفِيَّةُ وَ جُوَيْرِيَةُ!

صفیّہ اور جویریہ! کیا آپ دونوں نے تکبیرِ تحریمہ سنی؟

لَا! مَا سَمِعْنَا تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ

جی نہیں! ہم نے تکبیرِ تحریمہ نہیں سنی

كَيْفَ سَمِعْتُمَا تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ؟يَا سَلْمٰى وَلَيْلٰى!

سلمیٰ اور لیلیٰ! بولو آپ دونون نے تکبیرِ تحریمہ کیسے سنی؟

يَا خَالَنَا! سَمِعْنَا تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ بِالْمُكَبِّرَةِ(بِالَةِالْاَذَانِ)

جی ہمارے ماموں جان! ہم نے تکبیرِ تحریمہ لاؤڈ سپیکر پر سنی ہے

يَاابْنَتِيْ! هَلْ تَعْرِفِيْنَ مَا هِيَ تَكْبِيْرَةُ الْإِحْرَامِ؟

میری بیٹی! کیا آپ جانتی ہیں کہ تکبیرِ تحریمہ کیا ہوتی ہے؟

نَعَمْ يَا اُمِّيْ!اَعْرِفُ تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ مَضْبُوْطًا

جی میری امّی! میں تکبیرِ تحریمہ کو پختہ طور پر جانتی ہوں

اِذَنْ اَسْمِعِيْنِيْهَااَمْنَحُكِ جَائِزَةً

پھر تو وہ مجھے سنا دیں میں آپ کو اِنعام دوں گی

هِيَ كَلِمَةُ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) تَقُوْلُهَا الْمُصَلِّيَةُ عِنْدَ مَا تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

سنئے!تکبیرِ تحریمہ (اللہ اکبر) کے الفاظ ہیں جن کو نماز پڑھنے والی خاتون کہا کرتی ہے جب وہ نماز کو شروع کرتی ہے

اَحْسَنْتِ يَاابْنَتِيْ!اَجَبْتِ جَيِّدًا

شاباش بیٹی! آپ نے صحیح جواب دیا

اُمِّيَ الْكَرِيْمَةاعْطِيْنِيْ جَائِزَتِيْ اِيْفَاءً بِوَعْدِكِ

میری مہربان امّی! مجھے میرا اِنعام دیجئے! اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے

يَاابْنَتِيْ! هٰذِهِ اَلْفُ رُبِيَّةٍ خُذْهَازَوَّدَكِ اللّٰهُ عِلْمًا

میری بیٹی! یہ ہزار روپے لیجئے! اللہ آپکو علم سے آراستہ کرے آمین

يَا حَبِيْبَتِيْ!هَلْ سَمِعْتِ التَّأْمِيْنَ؟

میری پیاری! کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ! سَمِعْتُ (جی! میں نے سنی ہے)

اَنَا مَا سَمِعْتُ(اَنَا لَمْ اَسْمَعْ) (جی میں نے نہیں سنی)

يَا بُنَيَّتِیْ!هَلْ سَمِعْتِ التَّأْمِيْنَ؟

میری پیاری بیٹی! کیا آپ نے آمین سنی ہے؟

اُمِّیْ الْمُحْتَرَمَةَ!مَا هُوَ التَّأْمِيْنُ؟

میری قابلِ احترام امّی! آمین کس کو کہتے ہیں

اِبْنَتِیْ الْعَزِيْزَةَ!اِسْمَعِیْ

میری پیاری بیٹی سنیئے!

مَا ذَا اَسْمَعُ مِنْكِ؟ يَا وَالِدَتِیْ!

میری امّی جان! میں آپ سے کیا سنوں؟

يَا ابْنَتِیْ!اِسْمَعِیْ مِنِّیْ التَّأْمِيْنَ الَّذِیْ سَاَلْتِنِیْ عَنْهُ

میری بیٹی! آپ مجھ سے آمین سنئے !جس کے متعلّق آپ نے مجھ سے پوچھا ہے

نَعَمْ قُوْلِیْ لِیْ يَا وَالِدَتِیْ!

جی میری امّی! آپ مجھے بتا دیجئے!

يَاابْنَتِیْ! اَلتَّأْمِيْنُ :هِیَ كَلِمَةُ(آمِيْنَ)

میری بیٹی! آمین سے لفظِ (آمین) کہنا ہی مراد ہے

مَا مَعْنَاهَا ؟يَا اُمِّیْ!

میری امّی! اِس لفظِ آمین کا کیا مطلب ہے؟

يَاابْنَتِیْ! مَعْنَاهَا: رَبِّ تَقَبَّلْ (اِسْتَجِبْ)دُعَائِیْ وَ عِبَادَتِیْ

میری بیٹی! اِس لفظِ' آمین کا مطلب ہے: اے میرے خالق! اے میرے مالک! اے میرے رازق! اے میری سب عبادتوں کے لائق بادشاہ!

آپ میری دعا اور عبادت کو قبول فرما لیجئے!

يَا اُمِّیْ!فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ يُقَالُ (آمِيْنَ)؟

میری امّی! آمین کس موقع پر کہی جاتی ہے؟

يَاابْنَتِیْ! يُقَالُ كَلِمَةُ آمِيْنَ فِیْ نِهَايَةِ كُلِّ كَلِمَةٍ دُعَائِيَّةٍ

میری بیٹی! آمین ہر دعائیہ الفاظ کے آخر میں کہی جاتی ہ

یَاابُنَتِیُ ! اَ تَعرِفِیُنَ لِمَ یُقَالُ آمِیُن

میری بیٹی! کیا آپ جانتی ہیں کہ آمین کیوں کہی جاتی ہے؟

لِاَنَّھَا یَستَوُجَبُ قَبُول َالدُّعَاءِ وَ یُحِبُّھَا اللّٰہُ سُبُحَانَہ‘

اِس لئے کہ آمین دعا کو قبول کروالیتی ہے نیز آمین کہنا اللہ تعالیٰ کو پسند بھی ہے

مَا مَعُنَیٰ الُفَاتِحَۃِ ؟ یَاصُغُرَیٰ!

صغریٰ! فاتحہ کا کیا مطلب ہے؟

یَا کُبُرَیٰ! مَعُنَیٰ الُفَاتِحَۃِ اِفُتِتَاحٌ وَبِدَایَۃٌ وَتَمُھِیُدٌ

اے کبریٰ! فاتحہ کا مطلب آغاز کرنے، شروع کرنے اور سنوارنے کے ہیں

اَیَّتُھَاالُمُعَلِّمَۃُ! اَخُبِرِیُنِیُ !لِمَاذا سُمِّیَتُ ھٰذِہِ السُّوُرَۃُ بِالُفَاتِحَۃِ ؟

اُستانی صاحبہ! مجھے بتا دیجئے! کہ اِس سورت کا نام فاتحہ کیوں رکھا گیا ہے؟

تِلُمِیُذَاتِیُ! سُمِّیَتُ ھٰذِہِ السُّوُرَۃُ بِالُفَاتِحَۃِ لِاَنَّ الُقُرآنَ اُفُتُتِحَ بِھَا عِنُدَ مَا دُوِّنَ کَمَا تَرَیُنَ الُانَ

میری شاگردو! اِس سورت کا نام فاتحہ اِس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ سورت قرآن کے شروع میں ترتیب دی گئی ہے جب قرآن کو کتابی شکل دی گئی جیسا کہ اب آپ دیکھ رہی ہیں

یَا وَالِدَتِیُ! ھَلُ سُوُرَۃُ الُفَاتِحَۃِ دُعَاءٌ؟

میری امّی! کیا سورۂ فاتحہ دعا ہے؟

نَعَمُ یَاابُنَتِیُ! اِنَّھَا سُوُرَۃُ الدُّعَاءِ

جی میری بیٹی ابلا شبہ یہ سورت دعا والی سورت ہے

اَ لِھٰذِہِ السُّوُرَۃِ اَسُمَاءٌ اُخُرَیٰ یَا اُخُتِیُ!

اے میری بہن! کیا اِس سورت کے اور بھی نام ہیں؟

اَجَلُ! لِھٰذِہِ السُّوُرَۃِ اَسُمَاءٌ عَدِیُدَۃٌ یَا اُخُتِیُ!

جی میری بہن! اِس کے کئی اور نام بھی ہیں۔

مَا ھِیَ اَھَمُّ اَسُمَائِھَا؟

اِس کے زیادہ اہم نام کونسے ہیں؟

اَهَمُّ اَسۡمَائِهَا: سُوۡرَةُ الشَّفَاءِ وَسُوۡرَةُ الۡحَمۡدِ وَ سُوۡرَةُ السَّبۡعِ الۡمَثَانِیۡ

اِس کے زیادہ اہم نام: سورۂ شفاء، سورۂ حمد اور سبع المثانی ہیں

مَا هِیَ اَشۡهَرُ اَسۡمَائِهَا؟

اِس کے زیادہ مشہور نام کونسے ہیں؟

اَشۡهَرُ اَسۡمَائِهَا سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةِ وَسُوۡرَة الدُّعَاءِ وَ سُوۡرَةُ الصَّلَاةِ

اِس کے زیادہ مشہور نام: سورۂ فاتحہ، سورۂ دعا نیز سورۂ نماز ہیں

دُلِّیۡنِیۡ یَا اُسۡتَاذَةُعَنۡ مَشۡرُوۡعِیَّةِ التَّأۡمِیۡنِ

اُستانی صاحبہ! مجھے آمین کی شرعی حیثیت کے متعلّق بتایئے!

تِلۡمِیۡذَتِیۡ! اِنَّ التَّأۡمِیۡنَ سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ

میری شاگردنی! یقین جانئے! کہ آمین کہنا تاکیدی سنّت ہے

اُسۡتَاذَتِیۡ! مَا هِیَ سُنَّةٌمُؤَکَّدَةٌ؟

میری اُستانی! تاکیدی سنّت کس کو کہتے ہیں؟

تِلۡمِیۡذَتِیۡ !السُّنَّةُ الۡمُؤَکَّدَةُهِیَ الَّتِیۡ دَاوَمَ عَلَیۡهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ

میری شاگردنی! تاکیدی سنّت وہ ہے جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے بلا ناغہ کیا ہو اور کبھی نہ چھوڑی ہو

مُعَلِّمَتِیۡ الشَّفِیۡقَةَ!مَا مَعۡنیٰ دَاوَمَ عَلَیۡهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ؟

میری مہربان اُستانی! (دَاوَمَ عَلَیۡهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ) کا مطلب بتایئے!

یَاابۡنَتِیۡ! مَاذَا بِكِ؟(مَا شَأۡنُكِ؟ اَمَا شَرَحۡتُ الۡاٰنَ؟

میری بیٹی! کیا ہوا ہے آپ کو؟ کیا میں نے ابھی بتا نہیں دیا؟

عَفۡوًا یَا اُسۡتَاذَةُ! اَرۡجُوۡكِ اَنۡ تُعِیۡدِیۡهِ(اَنۡ تُکَرِّرِیۡهِ) مَرَّةً ثَانِیَةً

اُستانی صاحبہ! معاف کیجئے! میں آپ سے اِلتماس کرتی ہوں کہ اِس بات کو ایک بار پھر دہرا دیجئے!

تِلۡمِیۡذَتِیۡ! مَعۡنَی(دَاوَمَ عَلَیۡهَا) وَاظَبَ عَلَیۡهَااِلیٰ اَنۡ مَاتَ ﷺ

میری شاگردنی! (دَاوَمَ) کا معنیٰ ہے کہ اِس عمل پر مرتے دم تک عمل پیرا رہے ہیں

اُسۡتَاذَتِیۡ! اَلۡاٰنَ فَهِمۡتُ جَیِّدًا

میری اُستانی! اب میں صحیح سمجھ گئی ہوں

تِلْمِیْذَاتِیْ! صَدَقَ مَنْ قَالَ: اِنَّ الْعِلْمَ یَحْصُلُ بِالسُّؤَالِ وَالتَّکْرَارِ

میری شاگردو! جس نے بھی کہا سچ کہا کہ علم درحقیقت پوچھنے اور دہرانے سے حاصل ہوتا ہے

یَا تِلْمِیْذَتِیْ !اَلَمْ تَسْمَعِیْ التَّأْمِیْنَ؟

اے میری شاگردنی! کیا آپ نے آمین نہیں سنی؟

ا!مَا سَمِعْتُ(لَمْ اَسْمَعْ)لِاَنَّنِیْ فَاتَتْنِیْ الرَّکْعَتَانِ الَّتَانِ تُجْهَرُ فِیْهِمَا الْقِرَاءَةُ

جی نہیں! میں نے آمین نہیں سنی اِس لئے کہ مجھ سے پہلی دو رکعتیں چھوٹ گئی تھیں جن مین باٰوازِ بلند قراءت کیجاتی ہے۔

هَلْ سَمِعْتُمَا التَّأْمِیْنَ ؟یَا مُصَلِّیَتَانِ!

اے دوخواتین نمازیو! کیا آپ دونوں نے آمین سنی ہے نَعَمْ سَمِعْنَا التَّأْمِیْنَ لِاَنَّنَا شَارَکْنَا الْجَمَاعَةَ مَعَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی

یَا مُصَلِّیَتَانِ هَلْ سَمِعْتُمَا تَسْلِیْمَةَ الْاِمَامِ؟

اے دوخواتین نمازیو! کیا آپ دونوں نے امام کے سلام کی آواز سنی؟

نَعَمْ سَمِعْنَا تَسْلِیْمَةَ الْاِمَامِ

جی ہاں! ہم نے امام کے سلام کی آواز سنی

مَاذَا قَالَ عِنْدَ تَسْلِیْمَتِهٖ یَمِیْنًا وَشِمَالًا

امام نے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے کیا کہا؟

قَالَ عِنْدَ تَسْلِیْمَتِهٖ اِلٰی کِلَا الْجَانِبَیْنِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اِمام نے اپنے دونون جانب سلام پھیتے ہوئے السّلام علیکم و رحمة اللّٰہ کہا۔

اَیَّتُهَا الْمُصَلِّیَتَانِ هَلْ سَمِعْتُمَا التَّأْمِیْنَ؟

اے دوخواتین نمازیو! کیا آپ دونوں نے آمین سنی ہے؟

هَلْ کِلْتَاکُمَا سَمِعْتُمَا التَّأْمِیْنَ؟

کیا آپ دونوں خواتین نے آمین سنی ہے؟

هَلْ کِلْتَاکُمَا سَمِعْتُمَا التَّأْمِیْنَ؟

کیا آپ دونوں خواتین نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ! کِلْتَانَا سَمِعْنَا التَّأْمِیْنَ

جی ہاں! ہم دونوں خواتین نے آمین سنی ہے

لَا مَا سَمِعْنَا (اَلَمْ نَسْمَعِ)لِتَّأْمِیْنَ

جی نہیں! ہم نے آمین نہیں سنی ہے

اَیَّتُھَا الْمُصَلِّیَاتُ! ھَلْ سَمِعْتُنَّ التَّامِیْنَ؟

اے خواتین نمازیو! کیا آپ سب نے آمین سنی ہے؟

نَعَمْ کُلُّنَا (جَمِیْعُنَا)سَمِعْنَا التَّأْمِینَ

جی ہاں ہم سب نے آمین سنی ہے

نَعَمْ کلُّنَا سَمِعْنَا التَّأْ مَیْنَ

جی ہاں ہم سب نے آمین سنی ہے

نَعَمْ بَعْضُنَا سَمِعْنَ وَ بَعْضُنَا لَمْ یَسْمَعْنَ

جی ہاں! ہم خواتین میں سے چند ایک نے سنی ہے اور چند ایک نے نہیں سنی

لَا! مَاوَاحِدَۃٌ مِنَّا سَمِعَتِ التَّأْمِیْنَ

جی نہیں! ہم خواتین میں سے کسی نے بھی آمین نہیں سنی

اَیَّتُھَا النِّسَاءُ!ھَلْ سَمِعْتُنَّ التَّأْمِیْنَ؟

خواتینو! (عورتو!) کیا آپ نے آمین سنی ہے؟ ☆نَعَمْ!سَمِعْنَا

جی ہاں! ہم نے آمین نے سنی ہے

☆لَا !مَا سَمِعْنَا

جی نہیں! ہم نے نہیں سنی

لَا! لَمْ نَسْمَعْ (جی نہیں ہم نے نہیں سنی)

ھَل سَمِعْتُمَا قِرَائَۃَ الْفَاتِحَۃِ؟یَا خَدِیْجَتَان

اے خدیجہ نام کی دو خواتینو! کیا آپ دونوں نے سورۂ فاتحہ کی قرائت سنی ہے؟

ھَلْ سَمِعْتُنّ تَأْمِیْنَ الْاِمَامِ؟یَا فَاطِمَۃُوَ یَاسُمِیْنُ وَصَائِمَۃُ!

اے فاطمہ، یاسمین اور صائمہ کیا آپ تینوں نے امام کی آمین کی آواز سنی ہے؟

ھَلْ سَمِعْتُنَّ تَکْبِیْرَاتِ الْعِیْدِ؟ اَیَّتُھَاالْمُؤْمِنَاتُ!

ھَلْ سَمِعْتُنَّ دُعَاءَ الْقُنُوْتِ اَیَّتُھَا الْمُسْلِمَاتُ! ؟

اے مسلمان خواتینو! کیا آپ سب نے دعائے قنوت سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُنَّ دُعَاءَ الْوِتْرِ؟ اَيَّتُهَا الْمُصَلِّيَاتُ!

اے خواتین نمازیو! کیا آپ سب نے وتر کی دعا سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُنَّ دُعَاءَ قُنُوْتِ النَّازِلَةِ؟ اَيَّتُهَا الْبَنَاتُ!

اے بیٹیو! کیا آپ سب نے قنوتِ نازلہ کی دعا سنی ہے؟

هَلْ سَمِعْتُنَّ تَسْلِيْمَ الْاِمَامِ؟يَاعَدِيْلَةُ وَ اَنِيْسَةُ وَحَلِيْمَةُ

اے عدیلہ، انیسہ اور حلیمہ! کیا آپ سب نے امام کے سلام کی آواز سنی ہے؟

سبق نمبر چار پر اسئلہ وتمارین

درج ذیل جملوں کا عربی میں جواب دیں:

هَلْ سَمِعْتِ التَّأْمِيْنَ يَا فَرِيْدَةُ!

لَمَاذَا مَاسَمِعْتِ الْاَذَانَ يَا فَاطِمَةُ!

مَنِ الَّتِىْ تُسْمِعُنَا الْاَذَانَ؟

مَنْ اَذَّنَتْ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ؟

هَلْ تَعْرِفِيْنَ الْاَذَانَ يَا مَرْيَمُ!

مَا هِىَ اَشْهَرُ اَسْمَاءِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ؟

درج ذیل اُردو جملوں کی عربی بنائیں۔

آمین کس وقت کہی جاتی ہے؟

جی! میں نے آمیں سنی ہے۔

جی نہیں! میں نے آمیں نہیں سنی۔

جی ہم سب نے سنی ہے۔

ہم میں سے چند ایک نے سنی ہے اور چند ایک نے نہیں سنی۔

کیا آپ دونوں نے سنی ہے؟

جی ہم دونوں نے سنی ہے۔

کیونکہ میں کمرے میں سو رہی تھی۔

تکبیرِ تحریمہ کس کو کہتے ہیں؟

آمین کے کیا معنیٰ ہیں؟

الدّرس الخامس

اِسم الفاعل کے مختلف المعانی الفاظ بنانے کے سلسلے میں علم الصرف کا اہم کردار

ذیل میں صرفی کردار کے تحت اِسم الفاعل کے صیغوں کے ذریعے مختلف معانی کے حصول کے لئے کیجانے والی تبدیلیوں کی مثالیں پیش کی جارہی ہیں ۔اِسم الفاعل کی مثالوں کیساتھ اِسم الاشارہ کے الفاظ بھی دیئے گئے ہیں کیونکہ اسماءِالِاشارہ کے الفاظ میں بھی صرفی کردار بخوبی موجود ہے ۔

اسماءِالِاشارہ میں اگرچہ فاعلی معنیٰ تو موجود نہیں ہوتا البتہ مفرد، تثنیہ، جمع کے اشارے کے لئے اِستعمال ہونے والے مختلف الفاظِ اشارہ صرفی کردار سے قریبی تعلّق رکھتے ہیں نیز دور اور نزدیک کے لئے استعمال ہونے والے اشارے بھی صرفی کردار کا نقشہ پیش کرتے ہیں کیونکہ اِن مختلف اِشاروں سے مختلف معانی حاصل ہوتے ہیں۔

چنانچہ جب ہمیں اپنی گفتگو کے دوران فاعلی معنی کی ضرورت پڑ جائے جسمیں فاعلی صفت عارضی اور وقتی ہو تو اس معنی کے حصول کیلئے علمائے لغت کی رہنمائی کیمطابق (اسم الفاعل) کے صیغوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے کیونکہ عارضی اور وقتی فاعلی صفت کا معنی لغوی اعتبار سے اسم الفاعل میں موجود ہوتا ہے اِس اِعتبار سےاِسم الفاعل کے صیغوں کو پہچاننا اِنتہائی اہم ہے۔علم الصرف کے اصولوں کے ذریعے ہمیں ہر قسم کے مختلف معانی

کے حصول کیلئے مختلف الفاظ بنانے کا طریقہ سمجھ میں آتا ہے۔ ذیل کے تمام جملوں میں اِستعمال ہونے والے الفاظ اِسم الفاعل کے الفاظ ہیں جو مفرد، تثنیہ اور جمع کے مختلف صیغوں میں استعمال کیئے گئے ہیں نیز ساتھ ساتھ اسم الفاعل کے صیغوں میں مذکر اور مؤنث کے صیغوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے یہی وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے اِسم الفاعل مختلف معانی فراہم کرتا ہے۔ جیسے

(هٰذَا وَلَدٌ صَادِقٌ)	یہ لڑکا حالیہ طور پر سچ گو ہے
(هَذَانِ وَلَدَانِ صَادِقَانِ)	یہ دو لڑکے حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(هٰؤُلَاءِ اَوْلَادٌ صَادِقُوْنَ)	یہ سب لڑکے حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(هٰذِه طِفْلَةٌ صَادِقَةٌ)	یہ لڑکی حالیہ طور پر سچ گو ہے
(هَاتَانِ طِفْلَتَانِ صَادِقَتَانِ)	یہ دو لڑکیاں حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(هٰؤُلَاْ طِفْلَاتٌ صَالِحَاتٌ)	یہ سب لڑکیاں حالیہ طور پر سچ گو ہیں
(ذَالِکَ طِفْلٌ صَادِقٌ)	وہ حالیہ طور پر ایک سچا لڑکا ہے
(ذَانِکَ طِفْلَانِ صَادِقَانِ)	وہ حالیہ طور پر دو سچے بچے ہیں
(اُولٰئِکَ اَطْفَالٌ صَادِقُوْنَ)	وہ سب حالیہ طور پر سچے بچے ہیں
(تِلْکَ طِفْلَةٌ صَادِقَةٌ)	وہ حالیہ طور پر ایک سچی بچی ہے
(تَانِکَ طِفْلَتَانِ صَادِقَتَانِ)	وہ دونوں حالیہ طور پر دو سچی بچی ہیں
(اُولِئِکَ طِفْلَاتٌ صَادِقَاتٌ)	وہ حالیہ طور پر سب سچی بچی ہیں
(هٰذَا رَاکِبٌ)	یہ اسوقت ایک سوار شخص ہے
(هٰذَانِ رَاکِبَانِ)	یہ اسوقت دو سوار اشخاص ہیں
(هٰؤُلَاءِ رَاکِبُوْنَ)	یہ اسوقت دو سے زیادہ سوار اشخاص ہیں
(هٰذِهٖ رَاکِبَةٌ)	یہ اسوقت ایک سوار خاتون ہے
(هَاتَانِ رَاکِبَتَانِ)	یہ اسوقت دو سوار خواتین ہیں
(هٰؤُلَاءِ رَاکِبَاتٌ)	یہ اسوقت دو سے زیادہ سوار خواتین ہیں
(ذٰلِکَ رَاکِبٌ)	وہ اسوقت ایک سوار شخص ہے
(ذَانِکَ رَاکِبَانِ)	وہ اسوقت دو سوار اشخاص ہیں
(اُولٰئِکَ رَاکِبُوْنَ)	وہ اسوقت دو سے زیادہ سوار اشخاص ہیں

(تِلْکَ رَاکِبَۃٌ) وہ اسوقت ایک سوار خاتون ہے

(تَانِکَ رَاکِبَتَانِ) وہ اسوقت دو سوار خواتین ہیں

(اُولٰئِکَ رَاکِبَاتٌ) وہ اسوقت دو سے زیادہ خواتین ہیں

(هٰذَا مُصَلٍّ) یہ اسوقت ایک نماز پڑھ نے والا شخص ہے

(هٰذَانِ مُصَلِّیَانِ) یہ اسوقت دو نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں

(هٰؤُلَاءِ مُصَلّوُنَ) یہ اسوقت دو سے زیادہ نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں

(هٰذِهٖ مُصَلِّیَۃٌ) یہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والی خاتون ہے

(ذَالِکَ مُصَلٍّ) وہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والا شخص ہے

(ذَانِکَ مُصَلِّیَانِ) وہ اسوقت دو نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ مُصَلُّوْنَ) وہ اسوقت دو سے زیادہ نماز پڑھنے والے اشخاص ہیں

(هٰذِهٖ مُصَلِّیَۃٌ) یہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والی خاتون ہے

(هَاتَانِ مُصَلِّیَتَانِ) یہ اسوقت دو نماز پڑھنے والی خواتین ہیں

(هٰؤُلَاءِ مُصَلِّیَاتٌ) یہ اسوقت دو سے زیادہ نماز پڑھنے والی خواتین ہیں

(تِلْکَ مُصَلِّیَۃٌ) وہ اسوقت ایک نماز پڑھنے والی خاتون ہے

(تَانِکَ مُصَلِّیَتَانِ) وہ اسوقت دو نماز پڑھنے والی خواتین ہیں

(اُولٰئِکَ مُصَلِّیَاتٌ) وہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں

(هٰذَا مُزَکٍّ) یہ اسوقت ایک زکواۃ ادا کرنے والا شخص ہے

هٰذَانِ مُزَکِّیَانِ) یہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں

(هٰؤُلَائِمُزَکُّوْنَ) یہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

هٰذِهٖ مُزَکِّیَۃٌ) یہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے

(هَاتَانِ مُزَکِّیَتَانِ) یہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والی دو خواتین ہیں

(هٰؤُلَاءِ مُزَکِّیَاتٌ) یہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ذَالِکَ مُزَکٍّ) وہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والا ایک شخص ہے

(ذَانِکَ مُزَکِّیَانِ) وہ اسوقت ادا کرنے والا ایک شخص ہے

اُولٰئِکَ مُزَکُّوْنَ) یہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(تِلْکَ مُزَکِّیَۃٌ) وہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے

تَانِکَ مُزَکِّیَتَانِ) وہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

اُولٰئِکَ مُزَکِّیَاتٌ) وہ اسوقت زکواۃ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ھٰذَا صَائِمٌ) یہ اسوقت ایک روزہ دار شخص ہے

(ھٰذَانِ صَائِمَانِ) یہ اسوقت دو روزیدار اشخاص ہیں

(ھٰؤُلَاءِ صَائِمُوْنَ) یہ اسوقت دو سے زیادہ روزے دار اشخاص ہیں

(ھٰذِہٖ صَائِمَۃٌ) یہ اسوقت ایک روزہ دار خاتون ہے

(ھَاتَانِ صَائِمَتَانِ) یہ اسوقت دو روزے دار خواتین ہیں

(ھٰؤُلَاءِ صَائِمَاتٌ) یہ اسوقت دو سے زیادہ روزے دار خواتین ہیں

(ذَالِکَ صَائِمٌ) وہ اسوقت ایک روزہ دار شخص ہے

(ذَانِکَ صَائِمَانِ) وہ اسوقت دو رروزے دار اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ صَائِمُوْنَ وہ اسوقت دو سے زیادہ روزے دار اشخاص ہیں

(تِلْکَ صَائِمَۃٌ) وہ اسوقت ایک روزہ دار خاتون ہے

(تَانِکَ صَائِمَتَانِ) وہ اسوقت دو روزے دار خواتین ہیں

(اُولٰئِکَ صَائِمَاتٌ) وہ اسوقت دو سے زیادہ روزے دار خواتین ہیں

(ھٰذَا حَاجٌّ) یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے

(ھٰذَانِ حَاجَّانِ) یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں

(ھٰؤُلَاءِ حَاجُّوْنَ) یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(ھٰذِہٖ حَاجَّۃٌ) یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے

(ھَاتَانِ حَاجَّتَانِ) یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی ددخواتین ہیں

(ھَؤُلَاءِ حَاجَّاتٌ) یہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ذَالِکَ حَاجٌّ) وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے

(ذَانِکَ حَاجَّانِ) وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ حَاجُّوْنَ) وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(تِلْکَ حَاجَّۃٌ) وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے

(تَانِکَ حَاجَّتَانِ) وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو خواتین ہین

(اُولٰئِکَ حَاجَّاتٌ) وہ اسوقت حج کا فریضہ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ھٰذَا مُعْتَمِرٌ) یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے

(ھٰذَانِ مُعْتَمِرَانِ) یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں

(ھٰؤُلَاءِ مُعْتَمِرُوْنَ) یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(ھٰذِہٖ مُعْتَمِرَۃٌ) یہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے

(ذٰلِکَ مُعْتَمِرٌ) وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والا ایک شخص ہے

(ذَانِکَ مُعْتَمِرَانِ) وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ مُعْتَمِرُوْنَ) وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(تِلْکَ مُعْتَمِرَۃٌ) وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی ایک خاتون ہے

(تَانِکَ مُعْتَمِرَتَانِ) وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی دو خواتین ہیں

(اُولٰئِکَ مُعْتَمِرَاتٌ) وہ اسوقت عمرہ ادا کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ھٰذَا مُتَوَضِّؤٌ) یہ اسوقت وضو کرنے والا ایک شخص ہے

(ھٰذَانِ مُتَوَضِّئَانِ) یہ اسوقت وضو کرنے والے دو اشخاص ہیں

(ھٰؤُلَاءِ مُتَوَضِّؤُنَ) یہ اسوقت وضو کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(ھٰذِہٖ مُتَوَضِّئَۃٌ) یہ اسوقت وضو کرنے والی ایک خاتون ہے

(ھَاتَانِ مُتَوَضِّئَتَانِ) یہ اسوقت وضو کرنے والی دو خواتین ہیں

(ھٰؤُلَاءِ مُتَوَضِّئَاتٌ) یہ اسوقت وضو کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ذَالِکَ مُتَوَضِّؤٌ) وہ اسوقت وضو کرنے والا ایک شخص ہے

(ذَانِکَ مُتَوَضِّئَانِ) وہ اسوقت وضو کرنے والے دو اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ مُتَوَضِّؤُنَ) وہ اسوقت وضو کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(تِلْکَ مُتَوَضِّئَۃٌ) وہ اسوقت وضو کرنے والی ایک خاتون ہے

(تَانِکَ مُتَوَضِّئَتَانِ) وہ اسوقت وضو کرنے والی دو خواتین ہیں

(اُولٰئِکَ مُتَوَضِّئَاتٌ) وہ اسوقت وضو کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ھٰذَا مُؤْمِنٌ) یہ اسوقت ایمان قبول کرنے والا ایک شخص ہے

(ھٰذَانِ مُؤْمِنَانِ) یہ اسوقت ایمان قبول کرنے والے دو اشخاص ہیں

(ھٰؤُلَاءِ مُؤْمِنُوْنَ) یہ اسوقت ایمان قبول کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

والی ایک خاتون ہے

(ھَاتَانِ مُخْلِصَتَانِ) یہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنیوالی دو خواتین ہیں

(ھٰؤُلَاءِ مُخْلِصَاتٌ) یہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ذَالِکَ مُخْلِصٌ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنیوالا ایک شخص ہے

(ذَانِکَ مُخْلِصَانِ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

والے دو اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ مُخْلِصُوْنَ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص

ہیں

(تِلْکَ مُخْلِصَۃٌ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والی

ایک خاتون ہے

(تَانِکَ مُخْلِصَتَانِ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے والی

دو خواتین ہیں

(اُولٰئِکَ مُخْلِصَاتٌ) وہ اسوقت اپنے سب عملوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرنے

والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ھٰذَا مُحْسِنٌ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ

عبادت کرنے والا ایک شخص ہے

(ھٰذَانِ مُحْسِنَانِ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ

عبادت کرنے والے دو اشخاص ہیں

(هٰؤُلَاءِ مُحسِنُوْنَ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنیوالے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(هٰذِهِ مُحسِنَةٌ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی ایک خاتون ہے

(هَاتَانِ مُحسِنَتَانِ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی دوخواتین ہیں

(هٰؤُلَاءِ مُحسِنَاتٌ) یہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں

(ذَالِکَ مُحسِنٌ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والا ایک شخص ہے

(ذَانِکَ مُحسِنَانِ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والے دو اشخاص ہیں

(اُولٰئِکَ مُحسِنُوْنَ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والے دو سے زیادہ اشخاص ہیں

(تِلْکَ مُحسِنَةٌ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی ایک خاتون ہے

(تَانِکَ مُحسِنَتَانِ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر عبادت کرنے والی دوخواتین ہیں

(اُولٰئِکَ مُحسِنَاتٌ) وہ اسوقت اللہ کو اپنے سامنے موجود جان کر پوری توجہ کیساتھ عبادت کرنے والی دو سے زیادہ خواتین ہیں۔

یاد رہے کہ اِسم الفاعل کے سولہ (۱۶) اوزان ہیں اِن میں سے اکثر اوزان الگ الگ منفرد معانی کی نشاندہی کراتے ہیں اِس اِعتبار سے بھی اِسم الفاعل کے اوزان کو جاننا اور اچھی طرح سمجھ کر پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جن کی تفصیلات ہم آپ کی خدمت میں اپنے اپنے مقام پر بیان کریں گے البتہ یہاں پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اِسم الفاعل کی اصطلاحی تعریف سے آپ کو آشنا کرایا جائے:

اِسم الفاعل ہر اُس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے مخصوص تلفّظ یا وزن کیساتھ کسی بھی کام کو کرنے والے پر بولا جائے یا کسی بھی عارضی فاعلی

صفت سے آراستہ ہونے والے کو ظاہر کرے۔ ذیل میں آپ کی بہتر رہنمائی کیلئے ہم اِسم الفاعل کے بہت سے اوزان دے رہے ہیں جو بنیادی طور پر ایک ہی سرچشمے سے بنائے گئے ہین لیکن اِن میں سے ہر وزن جدا جدا معنیٰ دے رہا ہے جیسے:

[۱] حَاکِمٌ: حکمرانی کرنے والا/ حکومت چلانے والا/ حکم کرنے والا/ فیصلہ کرنے والا/ اِختیارات اِستعمال کرنے والا۔

[۲] مُحْکِمٌ: مضبوطی کیساتھ کسی کام کو انجام دینے والا/ ٹھوس طریقے سے کام کرنے والا/ گفتگو کو عام فہم انداز میں پیش کرنے والا/ حاکم یا سربراہ مقرّر کرنے والا۔

[۳] مُحَکِّمٌ: اِختیارات سونپنے والا/ زبردستی حکومت کرنے والا/ حاکم بننے کیلئے مجبور کرنے والا۔

[۴] مُحَاکِمٌ: عدالت میں کسی کے خلاف کیس دائر کرانے والا/ کسی کے اوپر اپنے حقوق کا دعویٰ کرنے والا۔

[۵] مُتَحَاکِمٌ: فیصلے کیلئے عدالت سے رجوع کرنے والا۔

[۶] مُتَحَکِّمٌ: اِختیارات قبول کرنے والا/ محنت اور لگن سے حکومت چلانے والا/ بزورِ بازو حکومت کرنے والا۔

[۷] مُسْتَحْکِمٌ: حاکم بننے کی اپیل کرنے والا/ حاکم بنانے کی درخواست کرنے والا/ اِختیارات مانگنے والا/ حکمت اور دانائی کو بروئے کار لانے والا/ صلاحیتوں کو اِستعمال کرتے ہوئے ٹھوس کام کرنے والا۔

[۸] مُحْتَکِمٌ: کھل کر اِختیارات کو اِستعمال کرنے والا/ حاکم کی ماتحتی کو قبول کرنے والا/ قاضی کے فیصلے کو تسلیم کرنے والا۔

[۹] مُزَلْزِلٌ: ہلا دینے والا/ لرزہ طاری کرنے والا/ جھنجھوڑنے والا/ ڈگمگا دینے والا۔

[۱۰] مُتَزَلْزِلٌ: ہلانے پر ہل جانے والا/ لرزہ کا شکار ہونے والا/ ڈگمگا جانے والا۔

اِسم الفاعل کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے صرفی طریقے

اِسم الفاعل کی تعریف اور اِس کے مختلف اوزان کو جاننے کے بعد ہم آپ کی توجہ اِس بات کی طرف کرانا چاہتے ہیں کہ اِسم الفاعل کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کیلئے علم الصرف ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟

یاد رکھیں کہ کسی بھی اِسم الفاعل کے صیغے سے مختلف معانی کے حصول کیلئے ہمیں تین کام کرنے ہونگے:

اوّل۔ ثلاثی مجرّد سے بنائے ہوئے کسی بھی اِسم الفاعل کو ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے گزاریں تا کہ مختلف اِسم الفاعل کے الفاظ کے ذریعے مختلف معانی حاصل ہو جائیں۔

ثانی۔ یہ کہ اِسم الفاعل کے بنیادی لفظ کو مفرد حالت سے نکال کر تثنیہ اور جمع کے صیغوں کی طرف تبدیل کریں۔

ثالث۔ یہ کہ اِسم الفاعل کے مذکر صیغوں کو مؤنث صیغوں کی طرف تبدیل کریں دونوں کی مثالیں ایک ساتھ ملاحظہ کریں:

مفرد مذکر (حَاکِمٌ) حکومت کرنے والا ایک شخص۔

مفرد مؤنث (حَاکِمَۃٌ) حکومت کرنے والی ایک خاتون۔

تثنیہ مذکر (حَاکِمَانِ) حکومت کرنے والے دو اشخاص ۔
تثنیہ مؤنث (حَاکِمَتَانِ) حکومت کرنے والی دو خواتین ۔
جمع مذکر (حَاکِمُوْنَ) حکومت کرنے والے بہت سے اشخاص ۔
جمع مؤنث (حَاکِمَاتٌ) حکومت کرنے والی بہت سی خواتین ۔

اِسم الفاعل کے مختلف صیغے بنانے کا صرفی قانون

اِسم الفاعل کے صیغے بنانے کیلیئے درج بالا چھ مثالوں سے مدد لی جاسکتی ہے جن میں حروف کے اِضافے اور حرکت وسکون کی تبدیلی کیساتھ مختلف معانی فراہم کرنے والے الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے

اِن صیغوں کو بنانے کیلیئے سب سے پہلا لفظ (حَاکِمٌ) کو بنیاد بنایا گیا ہے جس کے آخر میں صرف (الف ساکن اور نون مکسورہ (زیر والی) بڑھا کر دو حکومت کرنے والے مذکّر اشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے اور اِسی لفظِ (حَاکِمٌ) کے آخر میں (واو ساکن اور نون مفتوحہ (زبر والی) بڑھا کر دو سے زیادہ حکومت کرنے والے اشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (حَاکِمٌ) کے آخر میں (گول تا مضمومہ (پیش والی) بڑھا کر ایک حکومت کرنے والی خاتون کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (حَاکِمٌ) کے آخر میں پہلے تا مفتوحہ (زبر والی) اور اُس کے بعد الف ساکن اور نون مکسورہ بڑھا کر دو حکومت کرنے والی خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (حَاکِمٌ) کے آخر میں (الف ساکن اور لمبی تا) بڑھا کر دو سے زیادہ حکومت کرنے والی خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

سبق نمبر پانچ پر اسئلہ وتمارین

۱۔ اِسم الفاعل کے صیغوں کو جاننے کی اہمیت بیان کریں۔
۲۔ اِسم الفاعل کی تعریف بیان کریں۔
۳۔ عربی زباں میں اِسم الفاعل کے کتنے اوزان ہیں؟
۴۔ ایک ہی لفظ سے بنائے گئے اِسم الفاعل کے مختلف صیغوں کے معانی میں فرق کو مثالوں سے واضح کریں۔
۵۔ اِسم الفاعل کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟
۶۔ مفرد سے تثنیہ اور جمع بنانے کا صرفی قانون بیان کریں۔
۷۔ مذکر سے مؤنث بنانے کا صرفی قانون بیان کریں۔
۸۔ مفرد مؤنث اور جمع مؤنث بنانے کے صرفی قوانین بیان کریں۔

۹۔ درج ذیل اِسم الفاعل کے صیغوں میں مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث معلوم کریں:

رَاكِبُوْنَ. حَاجٌّ. مُزَكِّيَةٌ. مُصَلِّيَانِ. حَاكِمَاتٌ.

۱۰۔ درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

هٰذَا رَاكِبٌ. هٰذَانِ رَاكِبَانِ. هٰؤُلَاءِ رَاكِبُوْنَ. هٰذِهٖ رَاكِبَةٌ. هَاتَانِ رَاكِبَتَانِ. هٰؤُلَاءِ رَاكِبَاتٌ. ذَالِكَ رَاكِبٌ. ذَانِكَ رَاكِبَانِ. اُولٰئِكَ رَاكِبُوْنَ. تِلْكَ رَاكِبَةٌ. تَانِكَ رَاكِبَتَانِ. اُولٰئِكَ رَاكِبَاتٌ.

الدّرس السّادِسُ

اِسم المفعول کے مختلف المعانی الفاظ بنانے کے سلسلے میں علم الصرف کا کردار

ہماری گفتگو کے دوراں پیش آنے والے اہم الفاظ میں اِسم المفعول کے الفاظ بھی قابلِ ذکر ہیں کیونکہ اِسم المفعول کے الفاظ کا اِستعمال بھی عربی زباں میں گنتی سے باہر ہے۔عربی زباں کی گفتگو میں اِسم المفعول کے الفاظ کی بڑی اہمیت ہے اِس کی وجہ یہ ہے کہ مفعولی صفت کا معنیٰ دینے میں اِسم المفعول کے الفاظ منفرد مقام رکھتے ہیں یہ معنیٰ اسم المفعول کے علاوہ کسی دوسرے اوزان میں قطعاً پایا نہیں جاتا۔

اِسم الفاعل کی طرح اِسم المفعول کے بھی (۱۶) مختلف اوزان ہیں ہر وزن پر پڑھے جانے والا اِسم المفعول اپنی الگ شکل اور جداگانہ معنیٰ رکھتا ہے علم الصرف کے اصولوں کے ذریعے ہمیں اِن کے مختلف معانی کا پتہ چلتا ہے

اِسم المفعول کے الفاظ سے مختلف معانی حاصل کرنے کا صرفی کردار

اِسم المفعول کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے تین بنیادی اصول ہیں ذیل میں اُن کی تفصیلات ملاحظہ کریں:

اوّل۔ یہ کہ اسم المفعول کے بنیادی لفظ کو مختلف ابواب کے اوزانِ مفعول میں اِستعمال کیا جائے

تا کہ ہر نئے وزن سے نیا معنیٰ وجود میں آئے۔

ثانی۔ یہ کہ ہر لفظ کو مفرد، تثنیہ، جمع کی تبدیلیوں سے گزارا جائے۔

ثالث۔ یہ کہ ہر لفظ کو مذکر اور مؤنث کے استعمالات سے گزارا جائے۔

ذیل میں مثالیں ملاحظہ کریں:

(مُكْرَمٌ) عزت سے نوازا گیا ایک شخص۔ (واحد مذکر)

(مُكْرَمَان) عزت سے نوازے گئے دو اشخاص۔ (تثنیہ مذکر)

(مُكْرَمُوْنَ) عزت سے نوازے گئے دو سے زیادہ اشخاص۔ (جمع مذکر)

(مُکْرَمَۃٌ)		عزت سے نوازی گئی ایک خاتون۔ (واحد مؤنث)

(مُکْرَمَتَانِ)		عزت سے نوازی گئی دو خواتین۔ (تثنیہ مؤنث)

(مُکْرَمَاتٌ)		عزت سے نوازی گئی دو سے زیادہ خواتین۔ (جمع مؤنث)

اِسم المفعول کے مختلف صیغے بنانے کا صرفی طریقہ

اِسم المفعول کے بقیہ سب صیغوں کیلئے پہلا لفظ (مُکْرَمٌ) بنیاد ہے جس کے آخر میں صرف (الف ساکن اور نون مکسورہ (زیر والی) بڑھا کر عزت سے نوازے گئے سدو اشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (مُکْرَمٌ) کے آخر میں (واو ساکن اور نون مفتوحہ (زبر والی) بڑھا کر دو سے زیادہ عزت سے گئے اشخاص کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (مُکْرَمٌ) کے آخر میں (گول تا مضمومہ (پیش والی) بڑھا کر عزت سے نوازی گئی ایک خاتون کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (مُکْرَمٌ) کے آخر میں (تا مفتوحہ (زبر والی) اور اس کے بعد الف ساکن اور نون مکسورہ (زیر والی) بڑھا کر عزت سے نوازی گئی دو خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

اور اِسی لفظِ (مُکْرَمٌ) کے آخر میں (تا مفتوحہ (زبر والی) اور اس کے بعد الف ساکن اور لمبی تا) بڑھا کر دو سے زیادہ عزت سے نوازی گئی خواتین کی نشاندہی کی گئی ہے

اِسم المفعول کی تعریف

اِسم المفعول ہر اُس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے مخصوص صیغے کے ذریعے کسی بھی شخص یا چیز پر بولا جائے جس پر کوئی بھی فعل واقع کیا گیا ہے جیسا کہ اوپر دی گئی مثالوں سے واضح ہے۔ مزید وضاحت کیلئے اِسم المفعول کے الفاظ کو جملوں میں اِستعمال کرنے کی ایک مشق دی جاتی ہے جس کی مدد سے آپ خود بھی مزید جملے بنا سکیں گے۔

جملوں مین مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، سوالیہ، جوابیہ، مثبت، منفی سب پہلوؤں کا خیال رکھا گیا ہے معلّمین کو چاہئے کہ اِن سب اندازِ گفتگو سے اپنے طلباء و طالبات کو آگاہ کریں۔

اِسم المفعول کے صیغوں پر مشقیہ جملے

سادہ مثبت جملے

مذکر (مفرد، تثنیہ، جمع)	مؤنث (مفرد، تثنیہ، جمع)
اَللِّصُّ مَسْجُوْنٌ	اَللِّصَّۃُ مَسْجُوْنَۃٌ
ایک چور قید کیا ہوا ہے	ایک چورنی قید کی ہوئی ہے

اَللِّصَّانِ مَسْجُوْنَانِ	اَللِّصَّتَانِ مَسْجُوْنَتَانِ
دو چور قید کئے ہوئے ہیں	دو چورنیاں قید کی ہوئی ہیں
اَللُّصُوْصُ مَسْجُوْنُوْنَ	اَللِّصَّاتُ مَسْجُوْنَاتٌ
سب چور قید کئے ہوئے ہیں	سب چورنیاں قید کی ہوئی ہیں

اَلْمَسْجُوْنُ لِصٌّ	اَلْمَسْجُوْنَةُ لِصَّةٌ
قید کیا ہوا آدمی ایک چور ہے	قید کی ہوئی خاتون ایک چور ہے
اَلْمَسْجُوْنَانِ لِصَّانِ	اَلْمَسْجُوْنَتَانِ لِصَّتَانِ

قید کئے ہوئے دونوں آدمی دو چور ہیں قید کی ہوئی دونوں خواتین دو چورنیاں ہیں

اَلْمَسْجُوْنُوْنَ لُصُوْصٌ	اَلْمَسْجُوْنَاتُ لِصَّاتٌ
قید کئے ہوے سب آدمی چور ہیں	قید کی ہوئی سب خواتین چورنیاں ہیں

---٢

مثبت سوالیہ جوابیہ جملے

مَنْ هٰذَا الْمَسْجُوْنُ؟	مَنْ هٰذِهِ الْمَسْجُوْنَةُ؟
یہ قید کیا ہوا آدمی کون ہے؟	یہ قید کی ہوئی خاتون چورنی ہے
هٰذَا الْمَسْجُوْنُ سَارِقٌ	هٰذِهِ الْمَسْجُوْنَةُسَارِقَةٌ
یہ قید کیا ہوا آدمی ایک چور ہے	یہ قید کی ہوئی خاتون ایک چورنی ہے
مَنْ هٰذَانِ الْمَسْجُوْنَانِ؟	مَنْ هَاتَانِ الْمَسْجُوْنَتَانِ؟
یہ قید کئے ہوئے دو آدمی کون ہیں؟	یہ قید کی ہوئی دو خواتین کون ہیں؟
هٰذَانِ الْمَسْجُوْنَانِ سَارِقَانِ	هَاتَانِ الْمَسْجُوْنَتَانِ سَارِقَتَانِ
یہ قید کئے ہوئے دو آدمی دو چور ہیں	یہ قید کی ہوئی دو خواتین دو چورنیاں ہیں
مَنْ هٰؤُلَاءِ الْمَسْجُوْنُوْنَ؟	مَنْ هٰؤُلَاءِ الْمَسْجُوْنَاتُ
یہ قید کئے ہوئے سب آدمی کون ہیں؟	یہ قید کی ہوئی سب خواتین کون ہیں؟
هٰؤُلَاءِ الْمَسْجُوْنُوْنَ سَارِقُوْنَ	هٰؤُلَاءِ الْمَسْجُوْنَاتُ سَارِقَاتٌ

یہ قید کیے ہوئے سب آدمی چور ہیں	یہ قید کی ہوئی سب خواتین چورنیاں ہیں

۲۲۲---

منفی جوابیہ جملے

هَلِ الْمَسْجُوْنُ سَارِقٌ؟	هَلِ الْمَسْجُوْنَةُ سَارِقَةٌ؟
کیا قید کیا ہوا آدمی چور ہے؟	کیا قید کی ہوئی خاتون چورنی ہے؟
لَيْسَ الْمَسْجُوْنُ سَارِقًا	لَيْسَتِ الْمَسْجُوْنَةُ سَارِقَةً
اَلْمَسْجُوْنُ لَيْسَ سَارِقًا	اَلْمَسْجُوْنَةُ لَيْسَتْ سَارِقَةً
قید کیا ہوا آدمی چور نہیں ہے	قید کی ہوئی خاتون چورنی نہیں ہے
هَلِ الْمَسْجُوْنَانِ سَارِقَانِ؟	هَلِ الْمَسْجُوْنَتَانِ سَارِقَتَانِ؟
کیا قید کیے ہوئے دو آدمی دو چور ہیں؟	کیا قید کی ہوئی دو خواتین دو چورنیاں ہیں؟
لَيْسَ الْمَسْجُوْنَانِ سَارِقَيْنِ	لَيْسَتِ الْمَسْجُوْنَتَانِ سَارِقَتَيْنِ
اَلْمَسْجُوْنَانِ لَيْسَا سَارِقَيْنِ	اَلْمَسْجُوْنَتَانِ لَيْسَتَا سَارِقَتَيْنِ
قید کیے ہوئے دو آدمی دو چور نہیں ہیں	قید کی ہوئی دو خواتین دو چورنیا نہیں ہیں
هَلِ الْمَسْجُوْنُوْنَ سَارِقُوْنَ؟	هَلِ الْمَسْجُوْنَاتُ سَارِقَاتٌ؟
کیا قید کیے ہوئے سب آدمی چور ہیں؟	کیا قید کی ہوئی سب خواتین چورنیاں ہیں؟
لَيْسَ الْمَسْجُوْنُوْنَ سَارِقِيْنَ	لَيْسَتِ الْمَسْجُوْنَاتُ سَارِقَاتٍ
اَلْمَسْجُوْنُوْنَ لَيْسُوْا سَارِقِيْنَ	اَلْمَسْجُوْنَاتُ لَسْنَ سَارِقَاتٍ
قید کیے ہوئے سب آدمی چور نہیں ہیں	قید کی ہوئی سب خواتین چورنیاں نہیں ہیں

۲---

اِسم المفعول پر مشتمل مثبت فعلیہ جملے

مذکر	مؤنث
اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنُ	اُطْلِقَتِ الْمَسْجُوْنَةُ
اَلْمَسْجُوْنُ اُطْلِقَ	اَلْمَسْجُوْنَةُ اُطْلِقَتْ
ایک مرد قیدی رہا کر دیا گیا	ایک خاتون قیدی رہا کر دی گئی

اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنَانِ	اُطْلِقَتِ الْمَسْجُوْنَتَانِ
اَلْمَسْجُوْنَانِ اُطْلِقَا	اَلْمَسْجُوْنَتَانِ اُطْلِقَتَا
دو مرد قیدی رہا کردیے گئے	دو خواتین قیدیاں رہا کردی گئیں
اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنُوْنَ	اُطْلِقَتِ الْمَسْجُوْنَاتُ
اَلْمَسْجُوْنُوْنَ اُطْلِقُوْا	اَلْمَسْجُوْنَاتُ اُطْلِقْنَ
سب مرد قیدی رہا کردیے گئے	سب خواتین قیدیاں رہا کردی گئیں
سُجِنْتَ یَا مَحْمُوْدُ!	سُجِنْتِ یَا زَیْنَبُ!
اے محمود! آپ کو قید کرلیا گیا	اے زینب! آپ کو قید کرلیا گیا
سُجِنْتُمَا یَا مَحْمُوْدُ وَ اَحْمَدُ!	سُجِنْتُمَا یَا زَیْنَبُ وَ مَرْیَمُ!
اے محمود اور احمد! آپ دونوں قید کرلئے گئے	اے زینب و مریم! آپ دونوں قید کرلی گئیں
سُجِنْتُمَا یَا سَارِقَانِ!	سُجِنْتُمَا یَا سَارِقَتَانِ!
اے دو چوری کرنے والے! آپ دونوں قید کرلئے گئے	اے دو چوری کرنے والیاں! آپ دونوں قید کرلی گئیں
سُجِنْتُمْ یَا مَحْمُوْدُ وَ اَحْمَدُ وَ طَارِقُ!	سُجِنْتُنَّ یَا زَیْنَبُ وَ مَرْیَمُ وَ رَیْحَانَةُ!
اے محمود، احمد اور طارق! آپ تینوں قید کرلئے گئے	اے زینب، مریم اور ریحانہ! آپ تینوں قید کرلی گئیں
سُجِنْتُمْ یَا سَارِقُوْنَ!	سُجِنْتُنَّ یَا سَارِقَاتُ!
اے سب چوری کرنے والے لوگو! آپ سب قید کرلئے گئے	اے سب چوری کرنے والی خواتینو! آپ سب قید کرلی گئیں
سُجِنْتُ	سُجِنْتُ
میں ایک مرد قید کرلیا گیا	میں ایک خاتون قید کرلی گئی
سُجِنَّا	سُجِنَّا
ہم سب مرد قید کرلئے گئے ہیں	ہم سب خواتین قید کرلی گئیں

(نوٹ) مثبت فعلیہ جملوں کو منفی فعلیہ جملوں میں تبدیل کرنا چاہیں تو آپ مندرجہ بالا جملوں میں سے ہر جملے کے شروع میں (مَا)

بڑھا کر منفی بنالیں اور معنیٰ میں (نہیں) کہنا نہ بھولئے امثال کے طور پر۔ (مَا اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنُ) ایک مرد قیدی رہا نہیں کیا گیا۔ اِسی طرح پوری گردان کا ترجمہ کرتے چلے جائیں

۲۲--

اِسم المفعول پر مشتمل سوالیہ وجوابیہ مثبت جملے

مذکر	مؤنث
هَلْ اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنُ؟	هَلْ اُطْلِقَتِ الْمَسْجُوْنَةُ
هَلِ الْمَسْجُوْنُ اُطْلِقَ؟	هَلِ الْمَسْجُوْنَةُ اُطْلِقَتْ؟
کیا ایک مرد قیدی رہا کر دیا گیا؟	کیا ایک خاتون قیدی رہا کر دی گئی؟
هَلْ اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنَانِ؟	هَلْ اُطْلِقَتِ الْمَسْجُوْنَتَانِ؟
هَلِ الْمَسْجُوْنَانِ اُطْلِقَا؟	هَلِ الْمَسْجُوْنَتَا نِ اُ طْلِقَتَا؟
کیا دو مرد قیدی رہا کر دیئے گئے؟	کیا دو خواتین قیدیاں رہا کر دی گئیں؟
هَلْ اُطْلِقَ الْمَسْجُوْنُوْنَ؟	هَلْ اُطْلِقَتِ الْمَسْجُوْنَاتُ؟
هَلِ الْمَسْجُوْنُوْنَ اُطْلِقُوْا؟	هَلِ الْمَسْجُوْنَاتُ اُطْلِقْنَ؟
کیا سب مرد قیدی رہا کر دیئے گئے؟	کیا سب خواتین قیدیاں رہا کر دی گئیں؟
هَلْ اُطْلِقْتَ يَا طَارِقُ!؟	هَل اُطْلِقْتِ يَا زَيْنَبُ!؟
اے طارق! کیا آپ کو رہا کر دیا گیا ہے؟	اے زینب کیا آپ رہا کر دی گئی ہے؟
هَلْ اُطْلِقْتُمَايَا مُوْسَىٰ وَ عِيْسَىٰ!؟	هَلْ اُطْلِقْتُمَا يَا زَيْنَبُ وَ مَرْيَمُ!؟
اے موسیٰ وعیسیٰ! کیا آپ دونوں رہا کر دیا گیا ہے؟	اے زینب اور مریم! کیا آپ دونوں کو رہا کردکو کو رہا کر دیا گیا ہے؟
هَلْ اُطْلِقْتُمَا يَا اَسِيْرَانِ!؟	هَلْ اُطْلِقتُمَا يَا اَسِيْرَتَانِ؟
اے دو مرد قیدیو! کیا تم دونوں کو رہا کر دیا گیا ہے؟	اے دو خواتین قیدیوا کیا تم دونوں کو رہا کر دیا گیا ہے؟
هَلْ اُطْلِقْتُمْ يَا اُسَارَىٰ؟	هَلْ اُطْلِقْتُنَّ يَا اَسِيْرَاتُ!؟
اے مرد قیدیو! کیا تم سب رہا کر دیئے گئے ہیں؟	اے خواتین قیدیو! کیا تم سب رہا کر دی گئی ہیں؟

هَلْ اُطْلِقْتُمْ یَا زَیْدُ وَبَکْرُ وَطَارِقُ!؟ هَلْ اُطْلِقْتُنَّ یَا مَارِیَةُ و سَارِیَةُ وَ آمِنَةُ!؟

اے زید، بکر اور طارق! کیا تم سب رہا کردئے گئے ہیں؟ اے ماریہ، ساریہ اور آمنہ! کیا تم سب رہا کردی گئی ہیں؟

هَلْ اُطْلِقْتُمْ یَا سُجَنَاءُ!؟ هَلْ اُطْلِقْتُنَّ یَا سَجِیْنَاتُ!؟

اے مرد قیدیو! کیا تم سب رہا کردئے گئے ہیں؟ اے خواتین قیدیو! کیا تم سب رہا کردی گئی ہیں؟

هَلْ اُطْلِقْتُ؟ هَلْ اُطْلِقْتُ؟

کیا میں ایک مرد رہا کردیا گیا ہوں؟ کیا میں ایک خاتون رہا کردی گئی ہیں؟

هَلْ اُطْلِقْنَا؟ هَلْ اُطْلِقْنَا؟

کیا ہم سب مرد رہا کردئے گئے ہیں؟ کیا ہم سب خواتین رہا کردی گئی ہیں؟

اِسم الفاعل، اِسم المفعول اور صفتِ مشبہہ کے اسباق پر ایک مختصر محادثہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَبِیْ!(یَا وَالِدِیْ!)

میرے ابّو ! آپ کو اللہ سلامت رکھے۔

وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا ابْنِیْ!(یَا وَلَدِیْ!)

میرے بیٹے ! اللہ آپ کو بھی سلامت رکھے

کَیْفَ حَالُکَ یَا وَالِدِیْ!؟

میرے ابّو ا آپ کے مزاج کیسے ہیں؟

حَیَّاکَ اللهُ یَا وَلَدِیْ! اَنَا بِخَیْرٍ (اَنَا بِعَافِیَةٍ)(اَنَا بِسَلَامَةٍ)

میرے بیٹے ! اللہ آپ کو مزید زندگی دے میں بخیر وعافیت ہوں۔

یَا اَبِیْ اَنتَ تَخْرُجُ کُلَّ یَوْمٍ مِنَ الْبَیْتِ صَبَاحًا وَ مَسَاءً مَا ذَا تَعْمَلُ(تَشْتَغِلُ)

میرے ابّو ! آپ روزانہ صبح وشام گھر سے باہر جاتے ہیں بتایئے! آپ کیا کام کرتے ہیں؟

صَحِیْحٌ یَا وَلَدِیْ! اَنَا اَعْمَلُ مُهَنْدِسًا فِیْ الْمَعْمَلِ الْهَنْدَسِیِّ صَبَاحًا وَاَشْتَغِلُ مُوَظَّفًا فِیْ مَکْتَبِ الْجَوَازَاتِ مَسَاءً وَاَعْمَلُ فِیْ الْمُسْتَشْفیٰ طَبِیْبًا لَیْلًا

بات درست ہے میرے بیٹے ! میں صبح اِنجنیر نگ ورکشاپ میں اِنجنیر کی حیثیت سے شام کو پاسپورٹ آفس میں کلرک کی حیثیت سے اور رات کو

ہسپتال میں ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں

یَا اَبِیْ! وَظَائِفُکَ حَسَنَۃٌ مَغْبُوْطَۃٌ

میرے ابّو ! آپ کے سب کام اچھے اور قابلِ رشک ہیں۔

یَا وَلَدِیْ! کُنْ طَالِبًا مُجْتَھِدًا فِیْ جَمِیْعِ الْمَوَادِّ الدِّرَاسِیَّۃِ فَسَتَنَالُ وَظِیْفَۃً مَرْغُوْبَۃً کَمَا نِلْتُ

میرے بیٹے ! آپ تمام درسی مضامین میں محنتی طالبِ علم بن جایئے تو آپ کو بھی پسند کی نوکری ملے گی جس طرح مجھے ملی ہے۔

یَا اَبِیْ اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ مُعَلِّمًا لِلْعُلُوْمِ الْاِسْلَامِیَّۃِمَا رَأْیُکَ فِیْ ذَالِکَ؟

میرے ابّو ! میں تو اِسلامی علوم کا ٹیچر بننا چاہتا ہوں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

یَا وَلَدِیْ فِکْرَتُکَ طَیِّبَۃٌ مَشْکُوْرَۃٌفَاِذَنْ یَجِبُ عَلَیْکَ اَنْ تَدْرُسَ اللُّغَۃَ الْعَرَبِیَّۃَ مَعَ قَوَاعِدِھَامُنْذُ الْبِدَایَۃِلِیَکُوْنَ ذَالِکَ مُسَاعِدًا لِتَحْقِیْقِ رَغْبَتِکَ

میرے بیٹے ! آپ کی سوچ اچھی اور قابلِ قدر ہے پھر تو آپ کو شروع ہی سے گرامر کیساتھ عربی زباں سیکھنی ہوگی تاکہ یہ آپ کی دلچسپی کو پورا کرنے کیلئے مددگار بن جائے

یَا اَبِیْ! دُلَّنِیْ ھَلِ الْقَوَاعِدُ الْعَرَبِیَّۃُ سَھْلَۃٌ اَمْ صَعْبَۃٌ؟

میرے ابُّو ! مجھے بتایئے ! کہ عربی گرامر آسان ہے یا کہ مشکل؟

یَا وَلَدِیْ!صَدِّقْنِیْ اِنَّ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِیَّۃَ سَھْلَۃٌلِلْمُجِدِّیْنَ وَصَعْبَۃٌلِلْکَسْلَانِیْنَ

میرے بیٹے !یقین جانیئے ! کہ عربی گرامر دل لگا کر پڑھنے والوں کیلئے نہائت آسان ہے اور سستی برتنے والوں کیلئے مشکل ہے

یَا اَبِیْ لِمَاذَا تَجِبُ دِرَاسَۃُ اللُّغَۃِ الْعَرَبِیَّۃِ مَعَ قَوَاعِدِھَا لِطَالِبِ الْعُلُوْمِ الْاِسْلَامِیَّۃِ؟

میرے ابّو ! علومِ اِسلامیہ کے طالبِ علم کیلئے گرامر کیساتھ عربی زبان کو سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

یَا وَلَدِیْ! تَجِبُ دِرَاسَۃُ الْعَرَبِیَّۃِمَعَ قَوَاعِدِھَالِاَنَّ الْعُلُوْمَ الْاِسْلَامِیَّۃَ مُدَوَّنَۃٌ فِیْ الْعَرَبِیَّۃ وَرَسُوْلُنَا عَرَبِیٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِیٌّفَلَنْ نَفْھَمَ دِیْنَنَا اِنْ لَمْ نَدْرُسِ لِلُّغَۃَ الْعَرَبِیَّۃَمَعَ قَوَاعِدِھَا

میرے بیٹے ! گرامر کیساتھ عربی زبان کو سیکھنا اِس لئے ضروری ہے کیونکہ تمام علومِ اِسلامیہ عربی زبان میں مدون ہیں نیز ہمارے پیغمبر کی زبان بھی عربی تھی اور اُن پراترنے والی کتاب جو کہ قرآن ہے وہ بھی عربی زبان میں ہے لھذا ہم اپنے دین کو ہرگز سمجھ نہیں سکتے اگر ہم نے عربی زبان کو اُس کی گرامر کیساتھ نہیں سیکھا

یَا اَبِیْ! مَا ھِیَ عُلُوْمُ قَوَاعِدِ اللُّغَۃِ الْعَرَبِیَّۃِ؟

میرے ابّو ! عربی گرامر کے علوم کونسے ہیں؟

يَاوَلَدِیْ! اِنّ قَوَاعِدَ ا اللُّغَةِ الْعَرَ بِيَّةِ مُشتَمِلَةٌ عَلَیٰ سَبعَةِ عُلُوْمٍ هِیَ: عِلْم ُالصَّرْفِ وَ عِلْمُ النَّحْوِ وَ عِلْمُ الْبَيَانِ وَعِلْمُ الْبَدِيْعِ وَ عِلْمُ الْقِرَاءَ اتِ وَعِلْمُ التَّجوِيْدِ

میرے بیٹے! بیشک عربی گرامر سات علوم پر مشتمل وہ علوم یہ ہیں: علم الصرف، علم النّحو، علم البیان، علم المعانی، علم البدیع، علم القراءات، علم التّجوید

يَا اَبِیْ! اَرْشِدْ نِیْ اِلَیٰ كِتَابٍ جَامِعٍ لِهٰذِهِ الْعُلُوْمِ

میرے ابّو! آپ میری ایسی کتاب کی رہنمائی کیجئے جو اِن تمام علوم کو اپنے اندر سموتی ہو

يَا وَلَدِیْ! اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فِیْ قَوْلِکَ فَادْرُسْ (جَامِعَ الْقَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّهِ)

میرے بیٹے! اگر آپ اپنی بات میں سچّے ہیں تو آپ (جامع القواعد العربیہ) نامی کتاب پڑھیں

يَا اَبِیْ! لِمَاذَا فَضَّلْتَ دِرَاسَةَ هٰذَا الْكِتَابِ عَلَیٰ الْكُتُبِ الْاُخْرَیٰ؟

میرے ابّو! آپ نے کس وجہ سے دوسری کتب پر اِس کتاب کے پڑھنے کو ترجیح دی ہے

يَا وَلَدِیْ! اِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ لَحَقِيْقٌ بِاَنْ يُفَضَّلَ عَلَى الْكُتُبِ الْاُخْرَیٰ لِاَنَّ مُؤَلِّفَهٗ اِسْتَكْمَلَ فِيْهِ جَمِيْعَ نَوَاحِیْ الْقَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّةِ

میرے بیٹے! بلا شبہ یہ کتاب حق رکھتی ہے کہ دوسری کتب پر اِسے ترجیح دی جائے کیونکہ اِس کے مؤلّف نے اِس کے اندر عربی زبان کی گرامر کے تمام پہلوؤں کو گھیرا ہے

سبق نمبر چھ پر اسئلہ وتمارین

۱۔ مختلف معانی کے حصول کیلئے اِسم المفعول کے الفاظ کی اہمیت بیان کریں۔

۲۔ اِسم المفعول کی تعریف کریں۔

۳۔ اِسم المفعول کے مختلف صیغے بنانے کا صرفی طریقہ بیان کریں۔

۴۔ اِسم المفعول کی گردان کریں اور معانی بھی ساتھ ساتھ بیان کریں۔

۵۔ اِسم المفعول کے صیغوں سے مختلف معانی حاصل کرنے کے صرفی اصول کونسے ہیں؟

۶۔ سبق نمبر چھ میں آپ نے جو مکالمہ پڑھا ہے اُس میں موجود اِسم الفاعل، اِسم المفعول اور صفتِ مشبّہہ کے الفاظ کو الگ کریں۔

۷۔ اِسم الفاعل کے الفاظ کا ترجمہ کریں۔

مُعَلِّمٌ. مُسَاعِدٌ. عَافِيَةٌ. مُهَنْدِسٌ. مُؤَلِّفٌ. جَامِعٌ. صَادِقٌ. مُشْتَمِلَةٌ. طَالِبٌ. مُجْتَهِدٌ. مُجِدٌّ

۸۔ صفاتِ مشبّہہ کے الفاظ کا ترجمہ کریں۔

حَقِيْقٌ. بَدِيْعٌ. سَهْلَةٌ. صَعْبَةٌ. كَسْلَانٌ. طَيِّبَةٌ. وَظِيْفَةٌ. حَسَنَةٌ. طَبِيْبٌ. صَحِيْحٌ.

۹۔ اِسم المفعول کے الفاظ کا ترجمہ کریں۔

مُدَوَّنَۃٌ. مَشْکُوْرَۃٌ. مَغْبُوْطَۃٌ. مَرْغُوْبَۃٌ. مُوَظَّفٌ.

الدّرس السّابِعُ

علم المعانی کے ما تحت پڑھے جانے والے موضوعات کی تفصیلات

اگلے اسباق میں آپ اِن موضوعات کی خاطر خواہ تفصیلات پڑھیں گے اُس سے قبل اِن موضوعات سے آپ کو آگاہ کیا جا رہا ہے تا کہ آپ ابھی سے اُن کو پڑھنے کیلئے مستعد ہو جائیں نیز اِن موضوعات کی اہمیت کا بھی آپ کو اندازہ ہو جائے۔

[۱] حروفِ جارّہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۲] حروفِ ناصبہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۳] حروفِ جازمہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۴] حروفِ عطف کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۵] حروفِ ندا کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۶] حروفِ اِستفہام کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۷] حروفِ شرط کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۸]	حروفِ تحضیض کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۹]	حروفِ رَدعْ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۱۰]	حروفِ نافیہ کے مطلوبہ معانی کی پہچان۔

[۱۱]	الفاظ کو معرفہ بنانے کے مقاصد کی پہچان۔

[۱۲]	الفاظ کو نکرہ اِستعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔

[۱۳]	امر کے صیغوں کے اِستعمال کی حیثیتوں کی پہچان۔

[۱۴]	نہی کے صیغوں کے اِستعمال کی حیثیتوں کی پہچان۔

[۱۵]	تاکیدات اِستعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔

[۱۶]	موصوف کے لئے صفات اِستعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔

[۱۷]	اسماء الشرط کے استعمال کے مقاصد کی پہچان۔

[۱۸]	حروفِ مشبّہہ بالفعل کے اِستعمال کے مقاصد کی پہچان۔

[۱۹]	افعالِ ناقصہ کے اِستعمال کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۰]	افعالِ مقاربہ، افعالِ شروع اور افعال، رجاء کے اِستعمال کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۱]	اِنْ، اِذَا، لَوْ شرطیہ کے اِستعمالات مین فرق کی پہچان۔

[۲۲]	(مطلق ومقیّد) (عام وخاص) (مشترک ومؤل) (مجمل ومفسّر) (صریح و کنایہ) (حقیقت ومجاز) وغیرہ کے عنوانات کے استعمالات کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۳]	جملوں میں افعال کے متعلّقات (مفاعیلِ خمسہ، حال، ظروفِ زمان ومکان، جار ومجرور) کے اِستعمالات کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۴]	جملون میں مسند الیہ ومسند کے اِستعمال کے مقاصد اور اُن میں سے کسی ایک کو حذف کرنے کی بلاغی وجوہات کی پہچان۔

[۲۵]	حصر، قصر، اِستثناء کے اسلوب کو استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۶]	(فصل ووصل) (اِیجاز واطناب ومساوات) تکرار وترادفِ الفاظ کی خامی وخوبی کی پہچان۔

[۲۷]	جملوں کو (اِسمیہ، فعلیہ، اِنشائیہ) کے اسلوب میں استعمال کرنے کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۸]	جملۂ اِسمیہ وفعلیہ کے اُسلوب میں مخاطب سے ہمکلام ہونے کے مقاصد کی پہچان۔

[۲۹]	اقسامِ معرفہ میں سے ہر ایک کے اِستعمال کی الگ الگ اہمیت کی پہچان۔

علم البدیع کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کی تفصیلات

(محسّنات بدیعیہ معنویّہ) جو کسی بھی گفتگو میں معنیٰ کو دلفریب بناتے ہیں۔

[۱] توریہ کا اِستعمال کرنا۔

[۲] اِستخدام کا اِستعمال کرنا۔

[۳] اِستطراد کا اِستعمال کرنا۔

[۴] اِفتنان کا اِستعمال کرنا۔

[۵] طباق کا اِستعمال کرنا۔

[۶] مقابلہ کا اِستعمال کرنا۔

[۷] مراعاۃ النّظیر کا اِستعمال کرنا۔

[۸] اِرصاد کا اِستعمال کرنا۔

[۹] اِدماج کا اِستعمال کرنا۔

[۱۰] مذہبِ کلامی (منطقی اندازِ اِستدلال) کا اِستعمال کرنا۔

[۱۱] حسن التّعلیل کا اِستعمال کرنا۔

[۱۲] تجرید کا اِستعمال کرنا۔

[۱۳] مُشاکَلہ کا استعمال کرنا۔

[۱۴] مُزاوَجہ کا اِستعمال کرنا۔

[۱۵] طیّ و نشر(لفّ و نشر) کا اِستعمال کرنا۔

[۱۶] جمع کا اِستعمال کرنا۔

[۱۷] تفریق کا اِستعمال کرنا۔

[۱۸] تقسیم کا اِستعمال کرنا۔

[۱۹] جمع مع التّفریق کا اِستعمال کرنا۔

[۲۰] جمع مع التّقسیم کا اِستعمال کرنا۔

[۲۱] مبالغہ کا اِستعمال کرنا۔

[۲۲] مغایرہ کا اِستعمال کرنا۔

[۲۳]　تاکید المدح بمایشبہ الذّم کا اِستعمال کرنا۔

[۲۴]　تاکید الذّم بمایشبہ المدح کا اِستعمال کرنا۔

[۲۵]　توجیہ کا اِستعمال کرنا۔

[۲۶]　فرق بین التّوریہ والتّوجیہ کا اِستعمال کرنا۔

[۲۷]　القول بالموجب کا اِستعمال کرنا۔

[۲۸]　اِئتلاف اللفظ مع المعنیٰ کا اِستعمال کرنا۔

[۲۹]　تفریع کا اِستعمال کرنا۔

[۳۰]　اِستتباع کا اِستعمال کرنا۔

[۳۱]　سلب والایجاب کا اِستعمال کرنا۔

[۳۲]　اِبداع کا اِستعمال کرنا۔

[۳۳]　اُسلوب الحکیم کا اِستعمال کرنا۔

[۳۴]　تشابہ الاطراف کا اِستعمال کرنا۔

[۳۵]　تجاہل العارف کا اِستعمال۔

[۳۶]　عکس کا اِستعمال کرنا۔

محسّنات بدیعیّہ لفظیّہ (جو کسی بھی گفتگو میں الفاظ کو دلفریب بناتے ہیں)

[۱]　جناس کا اِستعمال کرنا۔

[۲]　تصحیف کا اِستعمال کرنا۔

[۳]　اِزدواج کا اِستعمال کرنا۔

[۴]　سجع کا اِستعمال کرنا۔

[۵]　موازنہ کا اِستعمال کرنا۔

[۶]　ترصیع کا اِستعمال کرنا۔

[۷]　تشریع کا اِستعمال کرنا۔

[۸]　لزوم مالا یلزم کا اِستعمال کرنا۔

[۹]　ردالعجز علیٰ الصدر کا اِستعمال کرنا۔

[۱۰]   مالا یستحیل بالانعکاس کا اِستعمال کرنا۔

[۱۱]   مواربہ کا اِستعمال کرنا۔

[۱۲]   اِئتلاف اللّفظ مع اللّفظ کا اِستعمال کرنا۔

[۱۳]   تسمیط کا اِستعمال کرنا۔

[۱۴]   اِنسجام یا سہولہ کا اِستعمال کرنا۔

[۱۵]   اِکتفاء کا اِستعمال کرنا۔

[۱۶]   تطریز کا اِستعمال کرنا۔

مشقی سوالات وتمرینات

[س]   عربی گرامر کے شعبے کون کونسے ہیں؟

[س]   عربی گرامر کے شعبوں سے واقفیت کی اہمیّت بیان کریں۔

[س]   عربی گرامر کے شعبوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ تعریف کریں۔

[س]   عربی گرامر کے شعبوں میں سے کونسے دو شعبے دوسرے شعبوں کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور کیوں؟

[س]   علمائے گرامر نے علم الصّرف اور علم النّحو کی اہمیّت کو کن الفاظ میں سراہا ہے؟

[س]   علمِ صرف کو تمام علوم کی ماں اور علم نحو کو تمام علوم کا باپ کہنے کی وجہ بیان کریں۔

[س]   قرآنِ کریم کو عربی گرامر کے علوم کا مرقّع اور البم کیوں کہا جاتا ہے؟

[س]   سبق نمبر ایک اور دو کی مدد سے جواب دیں کہ زمانۂ نزولِ قرآن کے ماہرینِ لغت قرآنی چیلنج کو کس وجہ سے پسپا نہ کر سکے؟

[س]   علمِ صرف ونحو کا کردار بیان کریں۔

[س]   علمِ صرف کے تحت کون کونسے موضوعات پڑھے جاتے ہیں؟

[س]   علمِ نحو کے تحت کون کونسے موضوعات پڑھے جاتے ہیں؟

[س]   علمِ بیان کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کون کونسے ہیں؟

[س]   علمِ معانی کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کون کونسے ہیں؟

[س]   علمِ بدیع کے تحت پڑھے جانے والے موضوعات کون کونسے ہیں؟

[س]   محسّناتِ بدیعیّہ معنویّہ کون کونسے ہیں؟

[س]   محسّناتِ بدیعیّہ لفظیّہ کون کونسے ہیں؟

[س]   علمِ تجوید وقراءات کی الگ الگ تعریف کریں۔

[س]   کیا علمِ تجوید کا جاننا صرف تلاوتِ قرآن کیلئے ضروری ہے؟

[س]   قرآنِ پاک کی تلاوت کے علاوہ علمِ تجوید کا پڑھنا کن امور کیلئے ضروری ہے؟

[س]   علمِ تجوید کو علم الترّتیل کب کہا جاتا ہے؟

[س]   ترتیل کے دوسرے نام کونسے ہیں؟

[س]   علمِ قراءات کا جاننا کن اُمور کیلئے ضروری ہے؟

[س]   علمِ قراءات کے تحت کون کونسے موضوعات جانے جاتے ہیں؟

[س]   قرآنِ کریم، حدیثِ رسول ﷺ اور عربی زباں کے الفاظ کو مختلف لہجوں اور تلفظ میں پڑھنے کی اِجازت کب ہے؟

[س]   علمِ تجوید اور قراءات کا عربی گرامر سے کیا تعلّق ہے؟

اَلدَّرس اَلثَامِنُ

فھمِ دین کیلئے جن علومِ دینیه سے واقفیت ضروری ھے

سبق نمبر ایک اور دو میں آپ نے پڑھ لیا ہے کہ عربی زبان کو صحیح معنوں میں سمجھ کر پڑھنے، لکھنے اور بولنے کیلئے عربی گرامر کے تمام شعبوں سے مکمّل واقفیّت ضروری ہے کیونکہ عربی گرامر سے وابستہ تمام علوم فہمِ لغتِ عربیّہ کیلئے روح کی حیثّیت رکھتے ہیں جن کے بغیر عربی زباں جسمِ بے جاں کی طرح ہے اِس لئے کہ ایسی حالت میں کوئی بھی عربی میں گفتگو کرنے والا زباں کی اصل نزاکت، غذائیّت اور الفاظ و مرکّبات کے اِستعمالات کے مقاصد و فلسفے سے عاری ہوتا ہے۔

دوسری جانب ہمارا دین چونکہ عربی زبان میں مکمّل طور پر مدوّن ہے قرآنِ کریم واحادیثِ رسول ﷺ دونوں عربی زباں میں محفوظ ہیں کیونکہ ہمارا رسول بھی خاندانی طور پر عربی تھے اور آپ اِمتیازی طور پر فصیح اللّسان اور بلیغ البیان اِنسان تھے جو فطری طور پر عربی زباں کے تمام ضروری اُصولوں سے آگاہ تھے آپ ﷺ کا اِشادِ گرامی ہے کہ (اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ) مجھے اللہ نے گفتگو کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نواز رکھا ہے آپ ﷺ کا یہ اِرشاد ہمیں اپنے دین سے مکمّل واقف ہونے کیلئے عربی گرامر کے تمام ضروری اُصول وضوابط کو جاننے کی اہمیّت کو اور زیادہ واضح کرتا ہے۔ نیز امیر المؤمنین عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو انتہائی تاکید کیساتھ کہا کرتے تھے (تَعَلَّمُوا الْعَرَبِیَّۃَ فَاِنَّھَا مِنْ دِیْنِکُمْ) اللہ کے

بندو! عربی زباں کو خوب طریقے سے سیکھو اِسلئے کہ یہ زباں تمہارے ہی دین کا ایک اہم حصّہ ہے۔

امیر المؤمنین عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمانِ گرامی میں ہمارے لیئے کئی طرح کی رہنمائیاں موجود ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ عربی زباں کو ہم اِس نقطۂ نظر سے سیکھیں چونکہ ہمارا دین عربی میں مدوّن ہے۔ یہ مفہوم (تَعَلَّمُوْا) کے سادہ معنیٰ سے حاصل ہوا چونکہ (تَعَلُّمٌ) کا ایک معنیٰ سیکھنا ہے اِس کے مقابلے میں (تَعْلِیْمٌ) کا معنیٰ دوسرے کو سکھانا ہے۔ دوسری رہنمائی یہ ہے کہ ہم عربی زباں کو اُس کی گرامر کے اُصولوں سمیت خوب سمجھ کر سیکھیں۔ یہ مفہوم (تَعَلَّمُوْا) کے مخصوص معنیٰ سے حاصل ہوا چونکہ (تَعَلُّمٌ) کا دوسرا مخصوص معنیٰ کسی بھی چیز کو خوب طریقے سے سیکھنے کے ہیں۔ اِن دونوں معانی کی وضاحت ہمارے پیارے رسول ﷺ کے فرمان میں موجود ہے جو کہ صحیح مسلم کی روایت ہے (خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ) اے مسلمانو! تم میں سے سب سے بہتر مسلمان وہی ہیں جو قرآنِ کریم کو الفاظ و معانی سمیت خوب سمجھ کر کسی مستند اُستاد سے سیکھے اور سیکھنے کے بعد اپنے معاشرے کے اور لوگوں کو اِس کی اچھی طرح تعلیم دے۔

سبق نمبر تین میں ہم آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ دینی مسائل و احکام کی لغت شناسی کیلیئے جہاں ہمیں عربی گرامر کا سیکھنا ضروری ہے وہاں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ دینی اصطلاحات کو بخوبی جاننے کیلیئے ہم چند دینی علوم سے بھی ضروری طور پر آراستہ ہوں جن کی مدد سے ہم نہایت ہی آسانی کیساتھ اللہ اور رسول ﷺ کی شرعی مرادوں کو جان کر اپنی اور امّتِ مسلمہ کی صحیح رہنمائی کا سامان کرسکیں گے ذیل میں اُن علومِ دینیہ کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:۔

[۱] ناظرۂ قرآنِ کریم کو کسی ایسے مستند اُستاد سے پڑھا ہوا ہونا جو قواعدِ تجوید کیساتھ با قاعدہ پڑھا سکتا ہو تا کہ قرآن کی تلاوت میں کسی قسم کی غلطی نہ ہو جس سے عربی زباں کی ساکھ خراب ہونے کیساتھ ساتھ لفظوں کے معانی بدل کر مرادِ الٰہی پائمال ہوسکتی ہے۔ اِس طرح کی لغوی غلطیاں دنیا کی ہر زباں میں معیوب جانی جاتی ہیں۔

[۲] ترجمة القرآن کو عربی گرامر اور علومِ دینیہ کے کسی ماہر اور مستند عالمِ دین کی صحیح رہنمائی کیساتھ پڑھا ہوا ہو جو بیک وقت لغوی اور شرعی دونوں کی اِصطلاحات سے اپنے شاگرد کو فیضیاب کرسکتا ہو۔

[۳] قرآنِ کریم کی (مُحْکَمَاتْ اور مُتَشَابِہَاتْ آیات) سے پوری طرح آگاہ ہو۔

[۴] اِسلام کے تمام ارکانِ ایمان اور ارکانِ اِسلام سے مکمّل طور پر آگاہ ہو۔

[۵] اِسلام کے تمام (اوامر و نواہی) کو پہچانتا ہو۔ نیز اُن کی مطلوبہ شرعی و حکمی حیثیتوں سے بھی آگاہ ہو۔

[۶] قرآنِ کریم کی (مکّی و مدنی) آیات اور سورتوں سے واقف ہو۔

[۷] قرآنِ کریم کی تمام (منسوخ اور ناسخ) آیات کو پوری طرح جانتا ہو۔

[۸] قرآنِ کریم کی مخصوص شانِ نزول والی آیات سے پوری طرح واقف ہو۔

[۹] قرآنِ کریم کی ترتیبِ نزول سے مکمّل طور پر آگاہ ہو۔

[۱۰] قرآنِ کریم کی تکرارِ آیات کے مقاصد سے مکمّل طور پر آگاہ ہو۔

[۱۱] قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول ﷺ میں موجود الفاظ کے (عام و خاص) (مطلق و مقیّد) (مشترک و مؤول) (صریح و کنایہ) (حقیقت و مجاز) کے خطابات سے مکمّل طور پر واقف ہو۔ نیز لغوی اور شرعی (اِصطلاحی) معانی سے بھی بخوبی آگاہ ہو۔

[۱۲] قرآنِ کریم کی عبارتوں میں موجود (تقدیم و تاخیر) کے اُسلوب اور (محذوف) الفاظ سے آگاہ ہو۔

[۱۳] قرآنِ کریم کی (مترادف، مشترک اور متضاد) عبارتوں سے پوری طرح آگاہ ہو۔

[۱۴] احادیثِ رسول ﷺ سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔

[۱۵] تحفّظِ دین کیلئے اپنائے جانے والے اصول وضوابط سے آگاہ ہو جن کو (قوانینِ حدیث کے نام سے جانا جاتا ہے۔

[۱۶] دشمنانِ اِسلام کے ہاتھوں ایجاد کردہ (موضوع روایات) سے واقف ہو جن کو دینِ اِسلام کے حسین اور شفّاف چہرے کو داغدار کرنے کیلئے ایجاد کیا گیا ہے۔

[۱۷] سیرتِ رسول ﷺ اور سیرتِ خلفائے راشدین دونوں کے تمام ادوار سے واقف ہو۔

[۱۸] خلفاءِ راشدین اور فقہاءِ صحابہ کے علاوہ بڑے بڑے تابعین کی سیرت اور اُن کے فتاویٰ سے بھی واقف ہو۔

[۱۹] احادیثِ منسوخہ سے بھی واقف ہو۔

[۲۰] اصطلاحاتِ لغتِ عربیہ اور اِصطلاحاتِ شریعت دونوں سے مکمل طور پر واقف ہو۔

[۲۱] عربی گرامر کے تمام شعبہ جات (علم الصرف، علم النحو، علم البیان، علم المعانی، علم البدیع، علم القراء ات اور علم التّجوید) سے واقف ہو۔

[۲۲] بظاہر ٹکراؤ رکھنے والی تمام احادیثِ رسول ﷺ سے واقف ہو نیز اُن احادیث کے مشترکہ یا مجموعی نتائج سے بھی آگاہ ہو۔

اَلدرْسُ التَّاسِعُ

اِسموں میں مفرد تثنیہ اور جمع کے اوزان کے ذریعے مختلف معانی حاصل کرنے میں علم الصرف کا اہم کردار

اِنسانی معاشروں میں ایک دوسرے کیساتھ گفتگو کرتے ہوئے مختلف المعانی الفاظ کے تعلّق سے جہاں (اِسم الفاعل، اِسم المفعول، صفتِ مشبّہہ، اِسم الظرف، اِسم الآلۃ، اِسم التّفضیل، اِسم المبالغہ، اِسم المنسوب) کے الفاظ وکلمات کی ضرورت پڑتی ہے وہاں اِسموں میں دورانِ گفتگو مفرد، تثنیہ، جمع کے لئے اِستعمال ہونے والے بے شمار الفاظ کی بھی ضرورت پڑتی ہے جن کو جملوں میں لائے بغیر گفتگو مکمل نہیں ہوا کرتی۔

یاد رہے کہ گفتگواور بات چیت کے دوران(مفرد، تثنیہ جمع) کے الفاظ کے ذریعے (اشیاء،اشخاص ،جگہوں،حیوانات، نباتات، جمادات کے علاوہ دنیا کی ہر مخلوق) کی عدد کو ظاہر کیا جاتا ہے اِس لحاظ سے مفرد، تثنیہ، جمع کو پہچاننا اِنتہائی ضروری ہو جاتا ہے ذیل میں مختلف مثالوں کے ذریعے وضاحت کی گئی ہے جیسے:

مفرد	تثنیہ	جمع
بَحْرٌ	بَحْرَانِ	بِحَارٌ/اَبْحَارٌ/بُحُورٌ/اَبْحُرٌ
کوئی ایک سمندر	کوئی دو سمندر	بہت سے سمندر
یَمٌّ/نَھْرٌ	یَمَّانِ/نَھْرَانِ	اَیْمَامٌ/اَنْھَارٌ
کوئی ایک دریا	کوئی دو دریائیں	بہت سے دریائیں
حَدِیْقَةٌ	حَدِیْقَتَانِ	حَدَائِقُ
کوئی ایک سرسبز پارک	کوئی دو سرسبز پارکیں	بہت سے سرسبز پارکیں
صَخْرَةٌ	صَخْرَتَانِ	صَخَرَاتٌ/صُخُورٌ/اَصْخَارٌ
کوئی ایک چٹان/ پہاڑی	کوئی دو چٹانیں/ پہاڑیاں	بہت سی چٹانیں/ پہاڑیاں
جَبَلٌ	جَبَلَانِ	جِبَالٌ
کوئی ایک پہاڑ	کوئی دو پہاڑ	بہت سے پہاڑ
تِلٌّ/تِلَّةٌ	تِلَّانِ/تِلَّتَانِ	تِلَالٌ/اَتْلَالٌ/تِلّاتٌ
کوئی ایک ٹیلہ	کوئی دو ٹیلے	بہت سے ٹیلے
حَدَبٌ	حَدَبَانِ	حَدَائِبُ/اَحْدَابٌ
کوئی ایک اونچی جگہ	کوئی دو اونچی جگہیں	بہت سی اونچی جگہیں
ثَمَرَةٌ/فَاکِھَةٌ	ثَمَرَتَانِ/فَاکِھَتَانِ	ثَمَرَاتٌ/اَثْمَارٌ/ثِمَارٌ
کوئی ایک پھل	کوئی دو پھل	بہت سے پھل
شَجَرَةٌ	شَجَرَتَانِ	اَشْجَارٌ/شَجَرَاتٌ
کوئی ایک درخت	کئی دو درخت	بہت سے درخت
حُوتٌ/سَمَکٌ	حُوتَانِ/سَمَکَانِ	حِیْتَانٌ/سِمَاکٌ/اَسْمَاکٌ
کوئی ایک مچھلی	کوئی دو مچھلیاں	بہت سی مچھلیاں

لُؤْلُؤٌ	لُؤْلُؤَانِ	لَئَالِئُ
کوئی ایک موتی	کوئی دوموتیاں	بہت سے موتیاں
کِتَابٌ	کِتَابَانِ	کُتُبٌ
کوئی ایک کتاب	کوئی دو کتابیں	بہت سی کتابیں
قِصَّۃٌ	قِصَّتَانِ	قِصَصٌ
کوئی ایک واقعہ	کوئی دوواقعات	بہت سے واقعات

مفرد سے تثنیہ اور جمع بنانے کا طریقہ

مندرجہ بالا مثالوں میں (کِتَابٌ) ایک مفرد لفظ ہے جو گنتی کے لحاظ سے ایک عدد کو ظاہر کرتا ہے اگر ہم دو کتابوں کی عدد کا مفہوم لینا چاہیں تو ہم علم الصرف کے اصول کے مطابق لفظ کتاب میں ردو بدل کر کے دو کی عدد ظاہر کرنے کے لئے اس کے آخر میں (انِ) الف اور نون بڑھا کر (کِتَابَانِ) کہیں گے

اور اگر دو سے زیادہ کتابوں کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ کتاب میں ردو بدل کر کے شروع والے حرف پر زیر کی حرکت کے بجائے پیش کی حرکت پڑھیں گے اور الف کو ہٹائیں گے تو تبدیلی کے بعد (کِتَابٌ) کے بجائے (کُتُبٌ) پڑھا جائے گا۔ جس کا معنیٰ کوئی ایک کتاب کے بجائے بہت سی کتابیں بنے گا۔

اسی طرح (قَلَمٌ) بھی ایک مفرد لفظ ہے جو کوئی ایک قلم کا معنیٰ ظاہر کرتا ہے اس میں بھی دو قلموں کی عدد کو ظاہر کرنے کیلئے علم الصرف کے قانون کے مطابق اس کے آخر میں تبدیلی کرتے ہوئے (انِ) بڑھا کر (قَلَمَانِ) پڑھیں گے اس صورت میں اس کا معنیٰ کوئی ایک قلم کے بجائے کوئی دو قلم بنے گا۔

اور اگر دو سے زیادہ قلموں کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ (قَلَمٌ) میں ردو بدل کر کے شروع والے حرف پر زبر کی حرکت کے بجائے جزم کی علامت لگا کر شروع میں الف بڑھا کر پڑھیں گے تبدیلی کے بعد ((قَلَمٌ) کے بجائے (اَقْلَامٌ) پڑھا جائے گا جس کا معنیٰ کوئی ایک قلم کے بجائے بہت سے قلم بنے گا۔

اسی طرح (مُؤمِنٌ) بھی ایک مفرد لفظ ہے جو کوئی ایک ایمان دار مذکر شخص کا معنیٰ ظاہر کرتا ہے اس میں بھی کوئی دو ایمان دار مذکر شخص کا معنیٰ ظاہر کرنے کیلئے علم الصرف کے قانون کے مطابق اس کے آخر میں تبدیلی کرتے ہوئے (انِ) بڑھا کر (مُؤمِنَانِ) پڑھیں گے اس صورت میں اس کا معنیٰ کوئی ایک ایمان دار مذکر شخص کے بجائے کوئی دو ایمان دار مذکر شخص بنے گا۔

اور اگر دو سے زیادہ ایمان دار مذکر اشخاص کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ (مُؤمِنٌ) میں ردو بدل کر کے آخری حرف کے بعد (ونَ) بڑھا کر (مُؤمِنُونَ) پڑھیں گے جس کا معنیٰ کوئی ایک ایمان دار مذکر شخص کے بجائے بہت سے ایمان دار

مذکر اشخاص بنے گا۔

اسی طرح (مُؤمِنَۃٌ) بھی ایک مفرد لفظ ہے جو کوئی ایک ایمان دار مؤنث فرد کا معنیٰ ظاہر کرتا ہے اس میں بھی کوئی دو ایمان دار مؤنث افراد کا معنیٰ ظاہر کرنے کیلئے علم الصرف کے قانون کے مطابق اس کے آخر میں تبدیلی کرتے ہوئے (اِن) بڑھا کر (مُؤمِنَتَانِ) پڑھیں گے اس صورت میں اس کا معنیٰ کوئی ایک ایمان دار خاتون کے بجائے کوئی دو ایمان دار خواتین بنے گا

اور اگر دو سے زیادہ ایمان دار خواتین کی عدد ظاہر کرنا چاہیں تو یہاں پر بھی علم صرف کے اصول کے مطابق لفظ (مُؤمِنَۃٌ) کے آخر میں (اتٌ) بڑھا کر (مُؤمِنَاتٌ) پڑھیں گے جس کا معنیٰ ایک ایمان دار خاتون کے بجائے بہت سی ایمان دار خواتین بننے گا۔

یاد رہے کہ لفظ مفرد مؤنث جس کے آخر میں (ۃٌ) ہو جمع مؤنث بنانے کے لئے (اتٌ) لگانے سے پہلے لفظ مفرد مؤنث سے (ۃٌ) کو ہٹا لیا جائے گا اور اگر کوئی لفظ مفرد مؤنث کے لئے اس (ۃٌ) کے بغیر لغت عربیہ میں استعمال ہو (جس کو مؤنثِ سماعی کہتے ہیں) تو آخری حرف کے بعد (اتٌ) بڑھایا جائے گا اور (ۃٌ) چونکہ پہلے سے موجود نہیں اس لئے اس کو ہٹانے کی نوبت نہیں آتی۔ جیسے:

زَیْنَبُ مَرْیَمُ کَلْثُومُ هِنْدٌ رَیَانُ یَاسِمِیْنُ نَرْجِسٌ مُرْضِعٌ

حَامِلٌ نَافِسٌ حَائِضٌ عَجُوْزٌ

ان سب الفاظ کی جمع مؤنث کا وزن ان میں سے ہر ایک کے آخر میں صرف (اتٌ) بڑھانے سے بنتا ہے جیسے

زَیْنَبَاتٌ مَرْیَمَاتٌ کُلْثُومَاتٌ هِنْدَاتٌ رَیَّانَاتٌ یَاسِمِیْنَاتٌ

نَرْجِسَاتٌ مرْضِعَاتٌ حَامِلَاتٌ نَافِساتٌ حَائِضَاتٌ عَجُوْزَاتٌ

گزشتہ صفحات میں ہم علم الصرف کی کارکردگی سے متعلق اسموں میں لفظوں کے ردوبدل پر گفتگو کر رہے تھے اس موضوع پر تقریباً پانچ مثالوں کے ذریعے ہم آپ کی خدمت میں بنیادی طور پر روشنی ڈال چکے ہیں ہمیں امید ہے کہ ان مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے باقی تمام اسموں میں مفرد سے تثنیہ اور جمع بنانے کا طریقہ آپ جان سکیں گے اس عنوان پر آئندہ کے اسباق میں مکمل تفصیل کے ساتھ گفتگو ہوگی ان کی مدد سے انشاءاللہ آپکی تشنگی بجھے گی۔

علم الصرف کے اصول کے مطابق اسموں میں لفظوں کے ردوبدل سے مختلف معانی حاصل کرنے کیلئے مفرد تثنیہ اور جمع کی اشکال میں اسموں کو استعمال کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقے موجود ہیں ان سب طریقوں سے مکمل واقفیت رکھنا لغت عربیہ اور دینی و دنیاوی علوم وفنون کے تمام طالب علموں کے علاوہ معلمین، محققین، مفسرین، شارحین کتب، نظم ونثر کے ادیبوں، مقالہ وناول نگاروں سب کے لئے بیحد ضروری ہے جن سے بے اعتنائی برتنا اور پہلو تہی کرنا نہ صرف حماقت ہے بلکہ اپنے اصل حدف سے روگردانی ہے اور لغت عربیہ کی گرامر کی حکمت، فلسفہ اور مراد کی روح کے خلاف سوچی سمجھی سازش اور کھلی بغاوت ہے جسکے سایہ تلے رہ کر لغت عربیہ کی ساکھ کو بدنام کرنا ہے اور اندرخانہ دین فہمی اور استنباط احکام کا راستہ روکنے کے مترادف ہے کیونکہ لغت عربیہ کی گرامر کے اصول دراصل دین اسلام کی میراث کو تحفظ دینے کی

ضمانت ہے۔

یادرہے کہ بعض نیم ملاّ اورکم علم لوگوں کا یہ کہنا بیوقوفی ہے کہ ہمارے لئے صرف قرآن وحدیث کافی ہیں انکے علاوہ ہمیں کسی اور چیز کی کیاضرورت؟ سچ ہے کہ ہدایت کے لئے ہمیں صرف قرآن وحدیث کافی ہیں لیکن قرآن وحدیث کولغوی اوراصطلاحی مفہوم کے تحت صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے ہمیں کتنے ہی دیگر معاون علوم وفنون کی سخت ضرورت ہے جن میں سے علوم لغت سرفہرست ہیں جن کی مدد سے دین فہمی کرنا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس حقیقت سے منہ موڑنے والوں سے میں پوچھتا ہوں کہ وہ قواعدلغت عربیہ کے بتائے ہوئے اصولوں اورلغت کے مقررہ معانی سے ہٹ کرکسی بھی قرآنی آیت یافرمان رسول ﷺ کا صرف ترجمہ کرکے دکھائیں تو ہم ان کوان کے دعوی میں سچے اور اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ان کے من پسند اور پیشکش کے مطابق نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں اگر وہ اس چیلنج کو پورا نہ کرسکے تو میاں مٹھو بن کر پنجرے میں بند ہوکر چھوٹا منہ اور بڑی بات کی مصداق نہ بنیں کہ جس پر اہل علم دنیا ہنسی اڑائیں اگر ان کے دانت گنتے ہیں تو انگور کو کھٹا کہہ کر بدنام نہ کریں دراصل یہ دانت ہی انگور کھانے کے قابل نہیں کیونکہ انگور تو داناؤں کی غذا ہے۔

الدّرسُ العَاشِرُ

صفاتِ مشبّھه کے مختلف المعانی الفاظ بنانے میں علم الصّرف کا کردار

عربی زباں میں گفتگو کے دوران جہاں وقتی فاعلی معنی اپنے اندر رکھنے والے الفاظ کی ضرورت پڑتی ہے (جن کو اِسم الفاعل کہتے ہیں) وہاں پر بہت سے ایسے الفاظ کی بھی ضرورت پیش آتی ہے جن میں فاعلی صفت فطری ہوتی ہے یا مستقل اور دائمی ہوتی ہے تو اِس معنی کے حصول کیلئے علمائے لغت کی رہنمائی کیمطابق صفۃ مشبہہ کے صیغوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ مطلوبہ معنی لغوی طور پر صرف صفت مشبہہ میں موجود ہے۔

عربی زباں کی بلاغت کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں وقتی فاعلی معنیٰ مطلوب ہو وہاں پر اِسم الفاعل کے الفاظ اِستعمال کئے جائیں اور جہاں پر فطری یا دائمی صفت کا معنیٰ دینے والے الفاظ مطلوب ہوں تو وہاں پر صرف اور صرف صفاتِ مشبہہ کے ہی الفاظ اِستعمال کئے جاتے ہیں علم الصرف ہمیں اِس باریک فرق سے آشنا کراتا ہے اور اِسی فرق کے ذریعے سے ہی مختلف معانی حاصل ہوتے ہیں۔ اِس معنوی فرق کوملحوظ رکھے بغیر معنیٰ کرنا لغت اور اُس کے قوانین کے خلاف بغاوت ہے اِسم الفاعل اور صفاتِ مشبہہ کے درمیان فرق نمایاں کرنے کیلئے ذیل میں ایک خاکہ دیا جاتا ہے جس سے آپ بخوبی فرق جان سکیں گے۔

اِسم الفاعل　　　　صفاتِ مشبہہ

عاقِل ۔وقتی طور پر عقل سے کام لینے والا ایک شخص ۔　(عَقِیل)ایک مستقل عقلمند شخص ۔

عاقِلَۃ ۔وقتی طور عقل سے کام لینے والی ایک خاتون ۔(عَقِیلَۃ)ایک مستقل عقلمند خاتون ۔

عاقِلَانِ ۔وقتی طور پر عقل سے کام لینے والے دو اشخاص ۔(عَقِیلَانِ)دو مستقل عقلمند اشخاص ۔

عاقِلتَانِ ۔وقتی طور پر عقل سے کام لینے والی دو خواتین ۔(عَقِیلَتَانِ)دو مستقل عقلمند خواتین ۔

عاقِلُوْنَ ۔وقتی طور پر عقل سے کام لینے والے لوگ ۔(عَقِیلُوْنَ)بہت سے مستقل عقلمند لوگ ۔

عاقِلَات ۔وقتی طور پر عقل سے کام لینے والی خواتین ۔(عَقِیلَات)بہت سی مستقل عقلمند خواتین ۔

۲---

اِسم الفاعل　　　　صفاتِ مشبہہ

نَاصِر ۔وقتی طور پر مدد کرنے والا ایک شخص ۔(نَصِیر)ایک مستقل مددگار شخص ۔

نَاصِرَۃٌ ۔وقتی طور پر مدد کرنے والی ایک خاتون ۔(نَصِیرَۃٌ)ایک مستقل مددگار خاتون ۔

نَاصِرَانِ ۔وقتی طور پر مدد کرنے والے دو اشخاص ۔(نَصِیرَانِ)دو مستقل مددگار اشخاص ۔

نَاصِرَتَانِ ۔وقتی طور پر مدد کرنے والی دو خواتین ۔(نَصِیرَتَانِ)دو مستقل مددگار خواتین ۔

نَاصِرُوْنَ ۔وقتی طور پر مدد کرنے والے لوگ ۔(نَصِیرُوْنَ)بہت سے مستقل مددگار لوگ ۔

نَاصِرَاتٌ ۔وقتی طور پر مدد کرنے والی خواتین ۔(نَصِیرَاتٌ)بہت سی مستقل مددگار خواتین ۔

اِم الفاعل　　　　صفاتِ مشبہہ

عَاجِلٌ ۔وقتی طور پر جلد بازی کرنے والا ایک شخص ۔(عَجُوْلٌ)ایک مستقل جلد باز شخص ۔

عَاجِلَۃٌ ۔وقتی طور پر جلد بازی کرنے والی ایک خاتون ۔(عَجُوْلَۃٌ)ایک مستقل جلد باز خاتون ۔

عَاجِلَانِ ۔وقتی طور پر جلد بازی کرنے والے دو اشخاص ۔(عَجُوْلَانِ)دو مستقل جلد باز اشخاص ۔

عَاجِلَتَانِ ۔وقتی طور پر جلد بازی کرنے والی دو خواتین ۔(عَجُوْلَتَانِ)دو مستقل جلد باز خواتین ۔

عَاجِلُوْنَ ۔وقتی طور پر جلد بازی کرنے والے لوگ ۔(عَجُوْلُوْنَ)بہت سے مستقل جلد باز لوگ ۔

عَاجِلَاتٌ ۔وقتی طور پر جلد بازی کرنے والی خواتین ۔(عَجُوْلَاتٌ)بہت سی مستقل جلد باز خواتین ۔

یاد رہے کہ صفت مشبہہ کے تقریبا بیس سے زیادہ اوزان ہیں جو اپنے مقام پر تفصیل کیساتھ بیان کئے جائیں گے یہاں پر ہم چند

ضروری مثالیں دینے پر اکتفا کریں گے درج ذیل جملوں کے آخر میں جو الفاظ اِستعمال ہوئے ہیں وہی الفاظ صفاتِ مشبہہ کے الفاظ ہیں جیسے

مَاءُ السَّیلِ کَدِرٌ سیلاب کا پانی ہمیشہ گدلا ہوتا ہے

اَلسَّرَطَانُ دَاءٌ عُضَالٌ کینسر دائمی لاعلاج مرض ہے

اَلْمَشْی فِیْ حَرَارَۃِ الشَمْسِ صَعْبٌ سورج کی گرمی میں چلنا ہمیشہ دشوار ہوتا ہے

(**بِرُّ الْوَالِدَیْنِ حَسَنَۃٌ**) ماں باپ کیساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہمیشہ نیک کام ہے

(**اَلثَّوْبُ الْوَسِخُ خَشِنٌ**) میلا کچیلا کپڑا ہمیشہ سخت اور کھردرا ہوتا ہے

(**اَلسَّمَنُ دَسِمٌ**) گھی ہمیشہ چکنا ہوتا ہے

(**التَّاجِرُ الْاَمِیْنُ صَدُوْق**) دیانتدار تاجر ہمیشہ سچ گو ہوتا ہے

(**اَلْمُخْلِصُ صَدِیْقٌ**) بے لوث انسان ہمیشہ سچا دوست ہوتا ہے

(**اَللّٰہُ رَبٌّ**) اللہ مستقل طور پر اپنی سب مخلوق کو پالنے والا ہے

(**طَارِق عَجُوْلٌ**) طارق ہمیشہ جلد باز ہے

(**عَدْنَانُ طَبِیْبٌ**) عدنان مستقل ڈاکٹر ہے

(**اَلْعَسَلُ حُلْوٌ**) شہد دائمی میٹھا مشروب ہے

(**اَلْحَنْظَلُ مُرٌّ**) اندرائن کا پھل ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے

(**مَاءُ الْبَحْرِ اُجَاجٌ**) سمندر کا پانی ہمیشہ کھارا ہوتا ہے

(**مَاءُ الْعَیْنِ عَذْبٌ**) چشمے کا پانی ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے

(**نَتِیْجَۃُ الْکَسْلَانِ صِفْرٌ**) سست انسان کا نتیجہ ہمیشہ کامیابی سے خالی ہوتا ہے

(**اَلْمُسْلِمُ شُجَاعٌ وَالْکَافِرُ جَبَانٌ**) اسلام کا پیروکار ہمیشہ کفر کے خلاف جرأتمند ہوتا ہے اور اسلام کا منکر ہمیشہ بزدل ہوتا ہے

(**شَارِبُ الْخَمْرِ سَکْرَانٌ**) شراب پینے والا ہمیشہ نشے میں رہتا ہے

(**اَلْمُحْتَلِمُ جُنُبٌ**) انسان جنابت کی حالت میں ہمیشہ ناپاک ہوتا ہے

(**اَلْمُتَوَاضِعُ وَقُوْرٌ**) کسر نفسی کرنے والا اللہ اور بندوں کی نگاہ میں ہمیشہ عزتمند ہوتا ہے

(**اَلْحَسُوْدُ غَضْبَانُ**) دوسرے کو آسودہ حال دیکھ کر جلنے والا ہمیشہ غصے میں رہتا ہے

(اَلْوَالِدُعَطُوْفٌ) باپ ہمیشہ اپنی اولاد کے حق میں مشفق ہوتا ہے

(اَلضَّعِیْفُ تعْبَانٌ) کمزور انسان ہمیشہ تھکان محسوس کرتا ہے

(اَلْعَجُوْلُ مَلُوْمٌ) جلد باز انسان ہمیشہ خود کو ملامت کرتا ہے

(اَلْبَخِیْلُ قَتُوْرٌ) کنجوس انسان ہمیشہ اپنا مال خرچ کرنے سے کتراتا ہے

(اَلْاُسْتَاذُ نَصُوْحٌ) استاد ہمیشہ شاگرد کا خیر خواہ ہوتا ہے

(اَلْکَرِیْمُ عَفُوٌّ) مہربان انسان ہمیشہ دوسرے کی غلطی کو معاف کر دیا کرتا ہے

(اَلسَّمَاءُ زَرْقَاءُ) آسمان کا رنگ ہمیشہ نیلا ہوتا ہے

(اَلظُّلْمَۃُ دَھْمَاءُ) تاریکی ہمیشہ خوفناک ہوتی ہے

(اَلنَّخْلَۃُخَضْرَاءُ) کھجور ہمیشہ سرسبز رہتا ہے

(اَلْغُرَابُ اَسْوَدُ) کوا ہمیشہ کالا ہوتا ہے

(اَلْحَلِیْبُ اَبْیَضُ) دودھ ہمیشہ سفید ہوتا ہے

(اَلجَذْوَۃُحَمْرَاءُ) آگ کا انگارہ ہمیشہ سرخ ہوتا ہے

(اَلْقَبَسُ اَحْمَرُ) آگ کا انگارہ ہمیشہ سرخ ہوتا ہے

(اَلْحِنْطَۃ سَمْرَاءُ) گندم کا رنگ ہمیشہ گندمی ہوتا ہے

(زَھْرَۃُ الزَّعْفَرَانِ صَفْرَاءُ) گلِ زعفران کا رنگ ہمیشہ زرد ہوتا ہے

(اَلْمُجْتَھِدُفَرِحٌ) محنتی انسان ہمیشہ خوش رہتا ہے

(اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللہِ) محنت کار ہمیشہ اللہ کا دوست ہوتا ہے

(اَلرَّضِیْعُ نَوْمَان) شیر خوار بچہ اکثر سوتا رہتا ہے

(اَلْمُعَمَّرُ خَبِیْرٌ) عمر رسیدہ انسان ہمیشہ تجربہ کار ہوتا ہے

(اَلْخَبِیْرُ بَصِیْرٌ) تجربہ کار انسان ہمیشہ بصیرت مند ہوتا ہے

(اَلصَّحِیْحُ قَوِیٌّ وَالْمَرِیْضُ ضَعِیْفٌ) تندرست انسان ہمیشہ توانا ہوتا ہے اور بیمار انسان ہمیشہ کمزور ہوتا ہے

(اَلْاَحْمَقُ جَھُوْلٌ) بیوقوف انسان ہمیشہ انجام سے بے خبر ہوتا ہے

(اَلْفَاسِقُ ظَلُوْمٌ) نافرمان انسان ہمیشہ خود پر زیادتی کرنے والا ہوتا ہے

(اَلْمُطِیْعُ عَزِیْزٌ) ا طاعت شعار انسان ہمیشہ ہر دلعزیز ہوتا ہے

(اَلْکَذُوْبُ لَعِیْنٌ) جھوٹا انسان ہمیشہ لعنت کا حقدار رہوتا ہے

(اَلصَّدُوْقُ سَلِیْمٌ) سچا انسان ہمیشہ شر سے محفوظ رہتا ہے

(ثَمْرَۃُ الصَّبْرِ حُلْوَۃٌ) صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے

(اَلْاِنْتِظَارُ لَمُحَۃٌ شَدِیْدَۃٌ) انتظار کی گھڑیاں سنگین ہوتی ہیں

(اَلْحَدِیْدُ صُلْبٌ) لوہا ہمیشہ سخت ہوا کرتا ہے

(اَلْقُطْنُ لَیِّنٌ) روئی ہمیشہ نرم ہوتی ہے

(اَلْعِنَبُ حَامِضٌ) کچے انگور ہمیشہ کھٹے ہوتے ہیں

(اَلنَّظَافَۃُ عَادَۃٌ طَیِّبَۃٌ) صفائی سے رہنا ہمیشہ کی ایک اچھی عادت ہے

(اَلسِّوَاکُ مُعْتَادٌ جَمِیْلٌ) مسواک کرنا ہمیشہ ایک اچھی عادت ہے

(اَلْمُؤْمِنُ صَدُوْقٌ وَالْمُنَافِقُ کَذُوْبٌ) مومن انسان ہمیشہ سچ گو ہوتا ہے

(اَلْاَمَانَۃُ خُلُقٌ حَسَنٌ) دیانتداری ہمیشہ اچھا سلوک ہے

(اَلْجُوْدُ حَمِیْدٌ) سخاوت ہمیشہ قابل تعریف وصف ہے

(اَلْاِسْلَامُ دِیْنٌ سَھْلٌ) اسلام ہمیشہ آسان دین ہے

(اَلْبَرْزَخُ مَرْحَلَۃٌ صَعْبَۃٌ) مرنے کے بعد کا مرحلہ ہمیشہ کیلیے ایک سخت مرحلہ ہے

الدّرس الحادی عشر

اللّٰہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کو ظاہر کرنے والے اسموں کی تفصیلات

چونکہ اِس کتاب کو ترتیب دینے کا واحد نصب العین (اللہ کے بندوں اور بندیوں کو) لغتِ عربیہ کی صحیح تفہیم کے ذریعے دینِ اِسلام کے مرکزی علوم (قرآن واحادیثِ رسول ﷺ)

اور اِن دونوں سے وابستگی رکھنے والے دیگر علوم سے بھی شناسا کرانا ہے اِس عظیم مقصد کو مدّ نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بابرکت صفات کی تعلیم کو ہم نے شاملِ نصاب کیا ہے اِس عنوان کو یہاں پیش کرنے کی کئی اہم وجوہات ہیں:

[۱]

اِس عنوان میں گزشتہ اسباق سے تعلّق رکھنے والے متعدد الفاظ ہیں یہ الفاظ قرآن وحدیث دونوں میں بیشمار مقامات پر وارد ہوئے ہیں۔

[۲]

اِس عنوان کا تعلّق مکمل طور پر (اِسلام کے عقیدۂ توحید سے ہے) جس کو جاننا ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے اِس کو سمجھنے والا کبھی بھی بدعتی اور مشرک نہیں بن سکتا اِسی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ نے اِن اسماء الحسنٰی کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے مسلمان کے حق میں جنّت کی خوشخبری دی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: اِنَّ لِلّٰہِ تِسۡعَةً وَّتِسۡعِیۡنَ اسۡمًا (مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا) مَنۡ اَحۡصَاھَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ. رَوَاہُ مُسۡلِمٌ فِیۡ بَابِ الذِّکۡرِ وَ الدُّعَاءِ.

اس حقیقت میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ اللہ تعالٰی کے ننانوے بابرکت نام ہیں ان ناموں کی فضیلت اسقدر ہے کہ جو بھی مسلمان ان ناموں کو اپنا مستقل عقیدہ بنا کر ہر وقت ورد زباں کرلے تو ایسا مسلماں ضرور جنت میں جائے گا۔

[۳] اللہ تعالٰی کی اِن صفات کے اندر بیک وقت لغوی اور شرعی اِصطلاح کے معانی موجود ہیں جن سے واقف ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے اِن کے لغوی اور شرعی اِصطلاحی معانی سے واقف ہونے پر عقیدۂ توحید میں پختگی پیدا ہونے کی ضمانت موجود ہے

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب کے اندر ذکرِ الٰہی اور دعاء کے عنوان میں بیان کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو دعاؤں کے ذیلی عنوان کے تحت بیان کیا ہے دونون کتابوں میں حدیث کے راوی سیّدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کے مندرجہ ذیل تمام ذاتی اور صفاتی نام عقیدۂ توحید کے چاروں مرکزی عنوانات پر مکمل طور پر مشتمل ہیں:

[۱] اللہ ہی کل کائنات کا اکیلا خالق ہے۔

[۲] اللہ ہی پوری کائنات میں موجود سب مخلوقات پر ہر قسم کے اختیارات چلانے کا واحد حقدار ہے

[۳] اللہ ہی پوری کائنات میں موجود سب مخلوقات کی تمام ضروریات مہیا کرنے کا ذمّہ دار ہے

[۴] پوری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہونے کے نتیجے میں اللہ ہی سب کا معبود ہے۔

واضح رہے کہ انہی چاروں عنوانات میں سے پہلے اور دوسرے کو توحید الأ سماء والصفات کہتے ہیں اور تیسرے کو توحید الربوبیۃ کہتے ہیں جبکہ چوتھے عنوان کو توحید الأ لوھیۃ والعبادۃ کہتے ہیں۔ ذیل میں ہم اپنے عزیز شائقینِ علمِ دین کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے اللہ کے ہر نام کے ترجمے کے اختتام پر قوسین میں متعلقہ عنوان درج کریں گے

انشاء اللہ تعالٰی۔

اَللّٰہُ	ہر قسم کی عبادتوں کے لائق وزیبابادشاہ (الوہیۃ)	اَلرَّحمَانُ	دنیا میں سب مخلوق پر بے انتہا رحم و کرم کرنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)
اَلرَّحِیمُ	آخرت میں صرف ایمانداروں پر بے حدو حساب رحم و کرم کرنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)	اَلمَلِكُ	ہر قسم کا اختیار رکھنے والا نیز اپنی مخلوق پر ہر قسم کا اختیار چلانے والا (صفات)
اَلقُدُّوسُ	ہر قسم کی پاکیزگیوں کے لائق وزیبا (صفات)	اَلسَّلَامُ	خود سلامت رہ کر دوسروں کو ہر وقت سلامت رکھنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)
اَلمُؤمِنُ	ہر وقت سبکو امن وسلامتی بخشنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)	اَلمُھَیمِنُ	ہر وقت تمام مخلوق کی نگرانی کرنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)
اَلعَزِیزُ	ہر قسم کی عزت وبالا دستی رکھنے والا (صفات)	اَلجَبَّارُ	ہر قسم کی کمی کو پورا کرنے اور مکمل بالادستی رکھنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)
اَلمُتَکَبِّرُ	سب پر اپنی بڑائی کا سکہّ منوانے کا مکمل حق رکھنے والا (صفات)	اَلخَالِقُ	دنیا اور آخرت کی ہر شے کو اپنے حکم سے بنانے والا (صفات)
اَلبَارِئُ	موزون انداز میں تخلیق کرنے والا (صفات)	اَلمُصَوِّرُ	بغیر نمونے کے ہر شے کا ڈھانچہ بنانے والا (صفات)
اَلغَفَّارُ	ہر وقت اور ہر بار بخشنے والا (صفات ۔ ربوبیۃ)	اَلقَھَّارُ	تمام سرکشوں سے سختی کیساتھ نمٹنے والا (صفات)

اَلْوَھَّابُ	ہر وقت سب کچھ دے سکنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلرَّزَّاقُ	مخلوق کی تمام ضروریات کا بندوبست کرنے والا (ربوبیۃ)
اَلْفَتَّاحُ	ہرقسم کی جیت اور ہر قسم کی کشادگی دینے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْعَلِیْمُ	ہر لمحہ سب کچھ جاننے والا (صفات)
اَلْقَابِضُ	ہر چیز پر دسترس اور قبضہ رکھنے والا (صفات)	اَلْبَاسِطُ	کشادگی کیساتھ بھر بھر کے دینے والا (ربوبیۃ)
اَلْخَافِضُ	سرکشوں کو پوری طرح زیرو زبر کرنے والا (صفات)	اَلرَّافِعُ	نیک لوگوں کو من پسند مقام سے نوازنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْمُعْطِیُ	ہر وقت جسکو چاہے نوازنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلشَّکُوْرُ	ہر نیکی کی خوب قدر کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْمُعِزُّ	اپنے نیک بندوں کو جب اور جیسے چاہے عزت دینے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْمُذِلُّ	تمام سرکشوں کو جب اور جیسے چاہے ذلیل وخوار کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلسَّمِیْعُ	ہر وقت تمام مخلوق کی بولیوں،آوازوں،اوردعاؤں کو سننے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْبَصِیْرُ	بیمثال بصارت اور بصیرت کیساتھ تمام مخلوق کی دیکھ بھال کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْحَکَمُ	ہرقسم کے موزون فیصلے کر سکنے والا (صفات)	اَلْعَدْلُ	ہمہ وقت تمام فیصلے ٹھیک انصاف کیساتھ کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)

اَللَّطِیفُ	بڑا ہی باریک بین اور انتہائی لطف و کرم کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْخَبِیرُ	دنیا اور آخرت دونوں میں تمام حالات کی پوری پوری خبر رکھنے والا (صفات)
اَلْحَلِیمُ	کبھی بھی جذبات اور جلد بازی کا شکار نہ ہونے والا تحمل مزاجی کا مکمل پیکر (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْعَظِیمُ	عظمتوں کی آخری چوٹی پر فائز اور جلوہ گر ہونے والا (صفات)
اَلْغَفُورُ	معاف کرنے پر آئے تو مکمل طور پر معاف کر دینے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْعَلِیُّ	صفات اور مقام میں سب سے اونچا اور سب پر غالب رہنے والا (صفات)
اَلْکَبِیرُ	ہر قسم کی بڑائیوں کا سزاوار بادشاہ (صفات)	اَلْحَفِیظُ	اپنی تمام مخلوق کا واحد نگہبان (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْمُقِیتُ	ہر ذی روح مخلوق کو مزاج اور ماحول کیمطابق روزی دینے والا (ربوبیۃ)	اَلْحَسِیبُ	ہر قسم کے حساب وکتاب سے مکمل آگاہ ہونے والا بادشاہ (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْجَلِیلُ	با رعب عظمتوں کا مالک بادشاہ (صفات)	اَلْکَرِیمُ	بے انتہا جود وسخا اور بے کراں نوازشوں والا (ربوبیۃ)
اَلرَّقِیبُ	ہر وقت گھات میں رہ کر اپنی ساری مخلوق کی نگرانی کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْمُجِیبُ	ہر پکارنے والے کی پکار کو سن کر مناسب ردِّ عمل کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)

اَلْوَاسِعُ	تمام خوبیوں کا بے کراں خزانہ اور عطا کرنے میں کھلے دل کا مالک (ربوبیۃ)	اَلْحَکِیْمُ	ہر وقت اپنے قول وفعل اور پروگراموں کے مقاصد، نتائج اور انجام سے آگاہ رہنے والا (صفات)
اَلْوَدُوْدُ	خالق، مالک اور رازق ہونے کے لحاظ سے اپنی ہر مخلوق سے محبّت کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْمَجِیْدُ	ہر قسم کی بزرگیوں، تعریفوں اور صفات کا اہل (صفات)
اَلْبَاعِثُ	انبیاء کو بھیجنے والا نیز ہر چیز کو عدم سے وجود میں لانے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلشَّہِیْدُ	ہر وقت تمام مخلوق کے حالات کا بذات خود مشاہدہ کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْحَقُّ	جو اپنے قول، فعل، صفات اور وجود میں بیمثال سچّا ہے (صفات)	اَلْوَکِیْلُ	اپنی تمام مخلوق کا سرپرست، کارساز اور نگراں ہے (ربوبیۃ)
اَلْقَوِیُّ	تمام قسم کی قوتوں کا خزانہ اور توانائیوں کا مخزن (صفات)	اَلْمَتِیْنُ	تمام قسم کی ٹھوس طاقتوں کا مالک (صفات)
اَلْوَلِیُّ	ایمانداروں کی کامل سرپرستی کرنے والا کارساز (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْحَمِیْدُ	منفرد اور یکتا ہستی جس کے سر پر ہر قسم کی تعریفات کا سہرا سجتا ہے (صفات)
اَلْمُبْدِئُ	شروع سے تمام مخلوق کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا (صفات)	اَلْمُعِیْدُ	دنیا کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ بھی پیدا کر کے دکھا سکنے والا (صفات۔ربوبیۃ)

اَلُمُحیِ	اسباب اور نمونے کے بغیر پیدا کر کے جیتی جاگتی زندگی دینے والا (صفات ـ ربوبیۃ)	اَلُمُمِیُتُ	اسباب کے بغیر آن کے آن میں زندوں کو موت کی آغوش میں لینے والا (صفات)
اَلُحَیُّ	سدا زندہ رہنے والا جس پر کبھی بھی فنا کے آثار بھی طاری نہ ہوں (صفات)	اَلُقَیُّوُمُ	منظّم طور پر ہمیشہ نظامِ کائنات کو چلانے والا (صفات ـ ربوبیۃ)
اَلُوَاجِدُ	تمام قسم کی قوتوں اور اپنے ہر مطلوب کو جب چاہے پا سکنے والا (صفات)	اَلُمَاجِدُ	عزتوں اور شرافتوں سے مالا مال بادشاہ (صفات)
اَلوَاحِدُ	جو اپنی ذات اور سب صفات میں یکتا ہے (صفات)	اَلاَحَدُ	جو سچ مچ ازل سے اپنی ذات اور صفات میں یکتا چلا آ رہا ہے اور ابد تک یکتا رہیگا (صفات)
اَلصَّمَدُ	جو اپنی مخلوق کی عبادتوں کا محتاج نہیں اور اُنکی جیسی ضروریات کو اپنانے سے ہمیشہ کیلئے بے نیاز ہے (صفات)	اَلُقَادِرُ	جو تمام قدرتوں سے آراستہ، تقدیروں کا مالک، دینے اور روکنے میں کنٹرول کرنے کا مکمل اختیار رکھتا ہے (صفات ـ ربوبیۃ)
اَلُمُقُتَدِرُ	جو اپنی تمام قدرتوں میں کامل ہے اور بے انتہا قوتیں عطا کرنے والا (صفات)	اَلُمُقَدِّمُ	نیک بندوں کو عزت دیکر آگے بڑھانے والا (صفاے ـ ربوبیۃ)

اَلْمُؤَخِّرُ	سرکشوں کوذلیل کرکے پسماندہ بنادینے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْاَوَّلُ	جو ازل اور شروع سے ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی (صفات)
اَلْاٰخِرُ	جو ساری دنیا فنا ہونے کے باوجود ابد اور آخر تک رہے گاجس کیلیئے کوئی انتہا نہیں(صفات)	اَلظَّاهِرُ	جو اپنی قدرتوں اور صفات کے اعتبار سے سب پر عیاں ہے(صفات)
اَلْبَاطِنُ	جس کی ذات کادیدار دنیا میں مخلوق کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے(صفات)	اَلْوَالِیُ	جو دنیا اور آخرت دونوں میں پوری کائنات پرمکمل انصاف کیساتھ حکومت کرنے والا حاکم ہے(صفات۔ربوبیۃ)
اَلْمُتَعَالِیُ	صفات اور مقام میں سب سے اونچا ہونے اورسب پر غالب رہنے کامکمل حق رکھنے والانیزجسکو چاہے بلندیوں سے نوازنے والا(صفات۔ربوبیہ)	اَلْبَرُّ	نیکوں کیساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلتَّوَّابُ	سچی توبہ کرنے والوں کی توبہ فورًا یا وقفے کیساتھ ضروربضرورقبول کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْمُنْتَقِمُ	دنیا اور آخرت دونوں میں مجرموں کوسزا دینے کی مکمل طاقت رکھنے والا (صفات۔ربوبیۃ)

اَلۡعَفُوُّ	معافی مانگنے والوں کی خطاؤں کو معاف کرنا بہت ہی پسند کرنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلرَّؤُفُ	بندوں کے ہدایت یافتہ ہونے کو چاہنے والا سزا پانے پر ترس کھانے والا (صفات۔ربوبیۃ)
مَالِكُ الۡمُلۡكِ	کل کائنات کا مالک دنیا اور آخرت دونوں عالم کا بادشاہ (صفات)	ذُو الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ	عزت اور تکریم کا حقیقی لائق (صفات)
اَلۡمُقۡسِطُ	سب کے ساتھ یکساں طور پر انصاف کرنے اور سب کو انصاف دلانے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلۡجَامِعُ	سب بندوں کو دوبارہ زندہ کرکے میدانِ محشر میں جمع کرنے کی طاقت رکھنے والا (صفات)
اَلۡغَنِیُّ	تمام قدرتوں سے مالا مال پوری کائنات سے بے نیاز اور بے غرض بادشاہ (صفات)	اَلۡمُغۡنِیُ	اپنی مخلوق کو ہر قسم کی توانائیوں سے مالا مال کرنے اور کام آنے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلۡمَانِعُ	روکنے، محروم کرنے اور دفاع کرنے کی ہر قوت رکھنے والا (صفات)	اَلضَّارُّ	سرکشوں اور باغیوں کو دُکھ پہنچانے اور بعضوں کو دُکھ دے کر آزمانے والا (صفات)

اَلنَّافِعُ	دین و دنیا کی بھلائیوں سے جس کو چاہے جب چاہے نوازنے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلنُّوُرُ	تابناک روشنی والا نیز دنیا کو سورج اور چاند کے ذریعے گمراہی کو نورِ ہدایت سے چمکانے والا (صفات۔ربوبیۃ)
اَلْهَادِیُ	خوش نصیبوں کو فلاح بہبود کے راستے اور اپنے دین کی راہ دکھانے والا (صفات۔ربوبیۃ)	اَلْبَدِیْعُ	حیرت انگیز انداز میں کائنات اور اُس کی ہر شئی کو تخلیق کرنے والا (صفات)
اَلْبَاقِیُ	کبھی بھی فنا نہ ہونے والا (صفات)	اَلْوَارِثُ	دنیا کے فنا ہونے کے بعد بھی ہمیشہ صحیح سلامت زندہ رہنے والا (صفات)
اَلرَّشِیْدُ	مکمل دانا، انجام سے با خبر اور ہر قسم کی بھلائیوں کا سرچشمہ (صفات)	اَلصَّبُوْرُ	سرکشوں کی سرکشی پر عجلت کرتے ہوئے فوری سزا نہ دینے والا (صفات۔ربوبیۃ)

تمرینات اور مشقی سوالات

[س] اللہ کے مبارک نام کتنے ہیں؟

[س] اللہ کے مبارک نام کون کون سے ہیں؟

[س] اللہ کے مبارک ناموں کی فضیلت بیان کریں۔

[س] اللہ کے ناموں کو بتانے والی حدیث شریف کا ترجمہ اور تشریح کریں۔

[س] اس حدیث کو صحیح تلفظ کیساتھ زبانی یاد کریں۔

[س] اس حدیث کو بیان کرنے والے صحابی کا نام بتائیں۔

[س] درج بالا حدیث کس کس کتاب میں موجود ہے؟ نیز کس عنوان کے تحت ہے؟

[س] (رَحمانُ اور رَحِیمٌ) دونوں کے معنی میں فرق بتائیں۔

[س] (مَلِكٌ مَالِكٌ مَالِكُ الْمُلْكِ) تینوں الفاظ کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (سَلَامٌ مُؤْمِنٌ مُهَيمِنٌ) تینوں الفاظ کے معانی میں کیا فرق ہے؟

[س] (عَزِیزٌ رَافِعٌ مُعِزٌّ کَرِیمٌ کَبِیرٌ مَجِیدٌ عَظِیمٌ مَاجِدٌ) کے معانی میں باریک فرق بتائیں۔

[س] (بَارِئٌ مُصَوِّرٌ خَالِقٌ بَدِیعٌ مُبْدِئٌ مُعِیدٌ بَاعِثٌ مُحیِ) جیسے الفاظ کے معانی میں کیا کیا فرق ہے؟

[س] (غَفَّارٌ غَفُورٌ عَفُوٌّ، صَبُورٌ حَلِیمٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (عَظِیمٌ جَلِیلٌ کَبِیرٌ مُتَکَبِّرٌ) کے معنی میں کیا فرق ہے؟

[س] (عَلِیمٌ حَکِیمٌ خَبِیرٌ بَصِیرٌ رَشِیدٌ) کے معانی مین فرق واضح کریں۔

[س] (قَهَّارٌ جَبَّارٌ) کے معنی میں فرق بتائیں۔

[س] (رَزَّاقٌ وَهَّابٌ فَتَّاحٌ بَاسِطٌ مُغْنِیُ مُقِیتٌ مُعْطِی) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (وَاحِدٌ اَحَدٌ لَا شَرِیكَ لَه،) کے الفاظ میں معنوی فرق کریں۔

[س] (قَادِرٌ مُقْتَدِرٌ قَدِیرٌ قَوِیٌّ، مَتِینٌ) میں معنوی فرق کریں۔

[س] بَاقِی وَارِثٌ اٰخِرٌ کے مابین معنوی فرق کریں۔

[س] (وَدُوْدٌ لَطِیفٌ رَؤُفٌ کَرِیمٌ وَلِیٌّ) کے مابین معنوی فرق بیان کریں۔

[س] (مَاجِدٌ مَجِیدٌ حَمِیدٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (حَفِیظٌ شَهِیدٌ رَقِیبٌ سَلَامٌ مُؤْمِنٌ مُهَیمِنٌ حَسِیبٌ مُحْصِی) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (حَکِیمٌ، حَکَمٌ، عَدْلٌ، مُقْسِطٌ) میں معنوی فرق واضح کریں۔

[س] (غَنِیٌّ صَمَدٌ) کے مابین فرق معلوم کریں۔

[س] (بَاعِثٌ جَامِعٌ قَیُّومٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

[س] (وَالِیُ وَلِیٌّ، مَالِكٌ مَلِكٌ) کے معانی میں فرق بیان کریں۔

اللہ تعالٰی کے مبارک ناموں کی تفصیلات صرفی اصطلاحات کی روشنی میں

(اللہ تعالٰی کی متضاد صفات)

(مُقَدِّمٌ مُؤَخِّرٌ)(مُحیِ مُمِیتٌ(ظَاھِرٌ بَاطِنٌ) (اَوَّلٌ اٰخِرٌ) (مُعِزٌ مُذِلٌ)(خَافِضٌ رَافِعٌ) (مُعطِیٌ مَانِعٌ)(قَابِضٌ بَاسِطٌ) (نَافِعٌ ضَارٌ)
(مُبدِئٌ مُعِیدٌ)

(اللہ تعالٰی کی وہ صفات جو صرفی لغوی قانون کے تحت مبالغے کے اوزان پر ہیں)

درج ذیل صفات عربی گرامر کے مطابق مبالغے کے اوزان ہیں اور جو صفات مبالغے کے اوزان میں سے نہ ہوں اُنکے معانی اللہ تعالٰی کے حق میں مبالغے کے ہی ہوں گے لہذا اللہ کی صفات کا ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے ورنہ اللہ کی صفات میں یکتائیت کا پہلو مفقود ہو کر عام مخلوق سے مشابہت ہوگی جو کہ عقیدۂ توحید کے عین منافی اور خلاف ہے اب آپ اللہ کی صفات میں سے مبالغے کے اوزان ملاحظ فرمائیں:۔

اَللّٰہ ۔اَلرَّحمَانُ ۔اَلغَفَّارُ ۔اَلوَھَّابُ ۔اَلفَتَّاحُ ۔اَلقَھَّارُ ۔اَلرَّزَّاقُ ۔اَلتَّوَّابُ ۔اَلجَبَّارُ ۔اَلقُدُّوسُ ۔اَلشَّکُورُ ۔اَلصَّبورِ ۔اَلوَدُودُ ۔اَلعَفُوُّ ۔
اَلغَفُورُ ۔اَلقَیُّومُ ۔ اَلرَّؤُفُ

(اللہ تعالٰی کی وہ صفات جو صرفی لغوی قانون کے تحت صفات مشبّہہ میں سے ہیں)

ُ ۔اَلرَّحِیمُ ۔اَلعَزِیزُ ۔اَلعَلِیمُ ۔اَلمَتِینُ ۔اَلحَمِیدُ ۔اَلوَلِیُّ ۔اَلسَّمِیعُ ۔اَللَّطِیفُ ۔اَلحَلِیمُ ۔اَلعَلِیُّ ۔اَلحَفِیظُ ۔اَلحَسِیبُ ۔اَلکَرِیمُ ۔اَلحَکِیمُ
۔اَلمَجِیدُ ۔اَلشَّھِیدُ ۔اَلوَکِیلُ ۔اَلبَصِیرُ ۔اَلخَبِیرُ ۔اَلعَظِیمُ ۔اَلکَبِیرُ ۔اَلجَلِیلُ ۔اَلرَّقِیبُ ۔اَلقَوِیُّ ۔اَلغَنِیُّ ۔اَلرَّشِیدُ
۔اَلبَدِیعُ ۔مَلِکٌ ۔سَلَامٌ ۔حَکَمٌ ۔عَدلٌ ۔ حقٌ ۔حیٌّ ۔صَمَدٌ ۔بَرٌّ ۔ نُورٌ ۔

(اللہ تعالٰی کی وہ صفات جو صرفی قانون کے مطابق اسم تفضیل کے اوزان میں سے ہیں

اللہ تعالٰی کی دو صفات عربی گرامر کے مطابق اسم تفضیل کے اوزان میں سے ہیں جو کہ

(اَلاَوَّلُ)

اور

(اَلاَحَدُ)

(اللہ تعالٰی کی وہ صفات جو صرفی قانون کے اعتبار سے اسم الفاعل کے اوزان میں سے ہیں

اللہ تعالٰی کی درج ذیل صفات عربی گرامر کے قوانین کے مطابق اسم الفاعل ثلاثی مجرد کے اوزان ہیں اور ایک صفت (مُھَیمِنٌ) رباعی مجرد کا وزن ہے

(اَلقَابِضُ ۔اَلخَافِض ۔اَلبَارِیُٔ ۔اَلخَالِقُ ۔اَلبَاسِطُ ۔اَلرَّافِعُ ۔اَلوَاسِعُ ۔اَلبَاعِثُ ۔اَلوَاجِدُ ۔اَلوَاحِدُ ۔اَلاٰخِرُ ۔اَلبَاطِنُ ۔اَلمَاجِدُ ۔اَلقَادِرُ
۔اَلظَّاھِرُ ۔اَلوَالِیُ ۔اَلمَانِعُ ۔اَلنَّافِعُ ۔اَلھَادِیُ ۔اَلبَاقِیُ ۔اَلجَامِعُ ۔اَلضَّارُّ ۔اَلوَارِثُ

ثلاثی مجرد کے ابواب سے تعلق رکھنے والی صفات الٰھیہ کی تفصیلات

اس عنوان کے تحت ہم آپ کو سب سے پہلے ایک بنیادی پہلو سے روشناس کراتے ہیں جس سے آگاہ ہوئے بغیر کوئی بھی شخص الفاظ اور معانی کے موزون اور مناسب استعمالات سے قطعاً واقف نہیں ہوسکتا وہ یہ ہے کہ:

ہم جب کسی سے گفتگو کرتے ہیں تو اُس گفتگو کی نزاکت کے تعلق سے ہمیں بہت سے اسموں اور بہت سے فعلوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے اسموں کی فہرست میں بالخصوص اسم الفاعل، اسم المفعول، صفت مشبہہ، اسم التفضیل، اسم المبالغہ، اسم الظرف اور اسم الآلۃ شامل ہیں جبکہ فعلوں کی فہرست میں فعلِ ماضی، فعلِ مضارع، فعلِ امر فعل، نہی قابلِ ذکر ہیں

متذکرہ بالا اسموں اور فعلوں کے بغیر عربی زباں کیا؟ دنیا کی کسی زبان میں بھی کوئی جملہ بامعنی یا مکمل نہیں ہوسکتا اِن اسموں اور فعلوں کو تشکیل دینے کیلئے اکاون (۵۱) اقسامِ مصادر میں سے کسی بھی مصدر کو لے لیں عربوں کے مروجہ استعمال کے مطابق حرکات وسکنات کی تبدیلی نیز بعض حروف کے اضافے کی مدد سے بآسانی اِن اسموں اور فعلوں کو وجود میں لایا جاسکتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ لفظ کی ساخت بدلنے کے باوجود وجود میں آنے والے ہر نئے لفظ میں مصدری معنی موجود رہتا ہے مثال کے طور پر ہم (بَصَارَۃ'') مصدر سے (جس کا معنی دیکھنا ہے) ماضی معروف کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَصَرَ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے اُس ایک شخص نے دیکھا)

اور ماضی مجہول کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بُصِر) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے) اُس ایک شخص کو دیکھا گیا)

اور مضارع معروف کیلئے پہلا بنیادی لفظ (یَبْصُرُ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے) وہ ایک شخص دیکھتا ہے/ دیکھ رہا ہے یا دیکھے گا)

اور مضارع مجہول کیلئے پہلا بنیادی لفظ (یُبْصَرُ) تشکیل دیتے ہیں (جس کا معنی ہے) اُس ایک شخص کو دیکھا جاتا ہے/ دیکھا جارہا ہے یا دیکھا جائے گا۔

درج بالا چاروں مثالوں کے معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصدر سے مختلف نئے الفاظ وجود میں آنے کے باوجود مصدری معنی بدستور باقی ہے جو کہ (دیکھنا ہے)

اِسی طرح جب ہم (امر) کیلئے حکمیہ معنی لینے کی غرض سے پہلا بنیادی لفظ (اُبْصُرْ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) آپ دیکھئے (خطاب ایک مرد سے ہے)

اور جب ہم (نہی) کیلئے حکمِ امتناعی کا معنی لینے کی غرض سے پہلا بنیادی لفظ لائے نہی کیساتھ (لَا تَبْصُرْ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) آپ مت دیکھئے (خطاب ایک مرد سے ہے۔

معلوم ہوا کہ (امر ونہی کی دونوں مثالوں میں بھی الفاظ بدلنے کے باوجود مصدری معنی نہیں بدلا۔

فعلوں کی طرح اسموں میں بھی مصدر سے وجود میں آنے والے لفظوں میں مصدری معنی باقی رہا کرتا ہے مثال کے طور پر:

جب ہم (بَصَارَۃٌ) مصدر سے دیکھنے کا عمل کرنے والے کی نشاندہی کرنے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَاصِر'') تشکیل دیں (جس کا معنی

ہے) دیکھنے والا (خطاب ایک مرد سے ہے)

اور دیکھی گئی کسی چیز کی نشاندہی کرنے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (مَبْصُوْرٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) دیکھا گیا ایک مرد یا دیکھی گئی کوئی بھی ایک چیز)

اور دیکھنے کے ذریعے کو بتانے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (مِبْصَرٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) دیکھنے کا ایک آلہ)

اِسی طرح جب ہم کسی شخص یا کسی چیز کو دیکھنے کے مقام کی نشاندہی کرنا چاہیں تو اِس کیلئے پہلا بنیادی لفظ (مَبْصَرٌ) تشکیل دیں (جس کا معنی ہے) دیکھنے کا مقام

اور جب ہم کسی شخص کو دیکھنے کے عمل میں مکمل طور پر باصلاحیت قرار دینے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَصِیْرٌ) تشکیل دیں گے (جس کا معنی ھے) کسی شخص یا چیز کو دیکھنے میں مکمل بصیرت رکھنے والا

اور جب ہم کسی شخص کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بینا یا زیادہ صاحبِ بصیرت قرار دینا چاہیں تو اس کیلئے پہلا بنیادی لفظ (اَبْصَرُ) تشکیل دیں گے (جس کا معنی ہے) کسی شخص یا کسی چیز کو دیکھنے میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بصیرت رکھنے والا ایک شخص)

اور جب ہم کسی شخص کو بصیرت سے کام لینے کے معاملے میں بہت زیادہ بصیرت سے کام لینے والا ہونا قرار دینا چاہیں تو اِس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے پہلا بنیادی لفظ (بَصَّارٌ) تشکیل دیں گے (جس کا معنی ہے) ہر وقت خوب بصیرت سے کام لینے والا۔

درج بالا پانچ مثالوں کے معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصدر سے نئے الفاظ وجود میں لانے کے باوجود سب میں مصدری معنی بدستور موجود ہے۔

پچھلی مثالوں کا خلاصہ اور صرفی اصطلاحات کے مطابق اُن کے نام

اسموں کا تعلق اگر کسی کام کے کرنے والے سے ہو تو ایسے اسموں کو اسم الفاعل کہتے ہیں

عربی زباں میں اسم الفاعل کو ظاہر کرنے والے بنیادی اوزان کی تعداد کل سترہ (۱۷) ہے یہ اوزان دراصل ترازو کا کام دیتے ہیں کیونکہ ان اوزان پر عربی زباں میں اِستعمال ہونے والے تمام افعال کو تولا اور پرکھا جاتا ہے۔ اِس قسم کی جانچ پرکھ کے لئے اِسموں اور فعلوں کے اندر موجود حروفِ اصلی اور زائدہ کو پہچاننا بہت ہی ضروری ہے

اِسموں میں حروفِ اصلی کو پہچاننے کیلئے چار طریقے ہیں ذیل میں اُن کی تفصیلات ملاحظہ کریں:

نمبر ا۔ یہ ہے کہ کسی بھی لفظِ مفرد مذکر کو معیار ٹھہرایا جائے جو بنیادی طور پر حروفِ زائدہ سے خالی ہو خواہ وہ لفظ اِسمِ ثلاثی مجرّ دہو یا رباعی مجرّ دہو یا خماسی مجرّ دہو

نمبر ۲۔ یہ ہے کہ کسی بھی لفظِ مفرد موٴنث کو معیار ٹھہرایا جائے جو بنیادی طور پر حروفِ زائدہ سے خالی ہو خواہ وہ لفظ اِسمِ ثلاثی مجرّ دہو یا رباعی مجرّ دہو یا خماسی مجرّ دہو

نمبر۳۔ یہ ہے کہ ہر لفظ کے بنیادی مادّے کو جانا جائے یہ اُصول اِسموں اور فعلوں سب کیلئے مشترک ہے

نمبر۴۔ یہ ہے کہ درج ذیل اوزان کو معیار بنایا جائے جن کے چھ گروپ ہیں ہر گروپ کے اوزان کو خوب یاد رکھا جائے:

گروپ الف۔

اِسمِ ثلاثی مجرّد کے بارہ اوزان

اوزان کیساتھ اُن کے موزونات (ہم وزن الفاظ) بھی دئے جاتے ہیں تاکہ قارئین کیلئے زیادہ علمی اِستفادہ کا موقع ملے

فَعْل'' فِعْل''فُعْل''فَعَل''فَعِل''فَعُل''فِعَل''فِعِل''فِعُل''فُعَل''فُعِل''فُعُل''

فِرْق''فَرْق''

اوزان	موزونات اور اُن کے معانی
فَعْل''	فَلْس''(کسی بھی ملک کا پیسہ یا سکّہ)
	فَرْد''۔فَذّ''(کوئی بھی اکیلا شخص۔لاوارث۔بے یارومددگار)
	فَرْق''(جدائی۔دو چیزدوں کے درمیان کا فاصلہ۔بالوں کی مانگ۔ڈر یا خوف)
	خَوْف''(ڈر۔دہشت۔بے چینی۔)
	حَفْل''(اِجتماع۔مجلس۔نشست۔تقریب۔)
	عَدْل''(برابری۔اِنصاف۔مکمل حق۔برابر۔بدلا۔معاوضہ۔رشوت۔بھتّہ)
	عَذْب''(میٹھا۔میٹھا پانی۔ذائقہ دار پانی)
	حَرْث''(کھیت۔زمین۔کھیتی باڑی۔چوکیداری)
	زَرْع''حَقْل''(کھیت۔زمین۔)
	عَفْش''(سازوسامان۔بقچہ۔پوٹلہ)
	عَرْضٌ۔ج۔عُرُوْضٌ۔عِرَاضٌ۔اَعْرَاضٌ(چوڑائی جو کہ لمبائی کی ضد ہے۔بڑا لشکر۔بڑی فوج۔وادی۔ہموار زمین۔جزاو سزا کا دن۔حساب وکتاب پیش کرنے کا دن یعنی روزِ قیامت۔روزِ محشر۔ادب احترام کیساتھ کسی ضرورت کو نکلوانے کیلئے اپیل کرنا۔عرض کرنا)
	عَقْل''(عقل۔سمجھ۔دانائی)
	حَشْو''(زائد چیز۔زائد کلام۔تکیہ وغیرہ میں بھرنے والی اشیاء)

دَلُو''(گہرائی سے پانی کھینچنے والا ڈول)

جَفُن''(آنکھ کا گڑھا)

صَدُر''(سینہ۔دل۔کسی بھی چیز کا درمیان کا حصہ۔سامنے کی سمت۔شروع یا آغاز)

ظَہر''(سواری۔پیٹھ کا حصہ۔پشت۔پیچھے کا رخ۔کمر)

ذَنب''(گناہ۔قصور۔غلطی۔حرج۔عذر)

حَرب''(لڑائی۔جھڑپ۔مڈبھیڑ)

فَتح''(کسی بھی بند چیز کو کھول دینا۔شروع یا آغاز کرنا۔جنگ یا لڑائی کے ذریعے کسی ملک یا بستی پر قبضہ کر لینا۔دشمنوں کو شکست دینا۔کشادگی اور آسودہ حالی پیدا کرنا۔سوراخ کرنا)

قَبر''(مرے ہوئے اِنسان کو دفنانے کی جگہ۔مردے کو محفوظ رکھنے کا زمینی تہہ خانہ)

رَبع''(جائیداد۔گھر۔محلّہ۔لوگوں ایک گروہ۔علف زار۔سبزے والی زمین۔باغیچہ)

شَوک''(کانٹا۔نوکدار چیز۔چبھنے والی شئ۔)

قَلب''(دل۔اُلٹنا پلٹنا۔اوندھا کرنا۔تبدیل کرنا۔جگہ بدلنا)

بَحر''(سمندر۔دریا دلی۔سخی۔وسیع وعریض۔گہرا۔کشادہ۔بڑا)

نَہر''۔یَمّ''(دریا۔دریا سے نکلنے والی شاخ۔بڑی ندّی)

عَین''(چشمہ۔آنکھ۔جاسوس۔حرفِ عین۔ہر چیز کا اصل ڈھانچہ)

رَاس''(چوٹی۔سِرا۔سَر۔نوک)

رَمل''(ریت۔تیز چال۔بیوہ ہونا۔جادو کا ایک کرتب)

قَصد''(اِرادہ۔نیّت۔دلی رجحان۔کسی کی طرف رخ کرنا۔کسی کے پاس جانا۔جانا چاہنا۔کسی کام کو کرنا چاہنا)

مَرءُ''(مرد۔آدمی۔مذکر۔اِنسان۔کوئی شخص)

اَنف''(ناک۔)

لَحم''(گوشت)

فَرج''(شرم گاہ۔شگاف۔سوراخ۔کشادگی۔وسعت۔)

ضَخم''(موٹا تازہ۔بڑا۔ڈھیر سارا)

عَبۡد ’’(اللہ کا بندہ۔غلام۔مخلوق۔)

عَام ’’(سال۔بارہ مہینوں کا مجموعہ)

دَہۡر ’’(زمانہ۔طویل عرصہ۔عمر بھر)

صَلۡد ’’(صاف شفّاف۔بے داغ۔گرد وغبار سے پاک)

سَہۡم ’’(تیر۔حصّہ۔حق)

جَار ’’(پڑوسی۔ہمسایہ۔نزدیک رہنے والا۔ساتھ رہنے والا)

بَعۡل ’’(شوہر۔خاوند۔سانڈ۔نر۔قدرتی نمی والی زمین)

زَوۡج ’’جفت۔جوڑا۔شوہر۔دگنا۔ڈبل۔قِسم)

رَوۡح ’’(خوشبو۔ہوا۔روانگی۔سفر کرنا۔کوچ کرنا)

شَوۡق ’’(شوق کرنا۔چاہنا۔بے تاب ہونا۔پسند)

رَوۡع ’’(خوف۔ڈر۔گھبراہٹ۔خیال رکھنا۔ڈرانا)

شَرۡح ’’(کھولنا۔واضح کرنا۔تفصیل بیان کرنا۔چیرنا

فَہۡم ’’(سمجھ بوجھ۔دانائی۔)

حَمۡد ’’(اللہ کی تعریف کرنا۔)

مَدۡح ’’(مخلوق میں سے کسی کے اچھے کردار کی تعریف کرنا)

ظَبۡی ’’(ہرن۔جنگل کی بکری۔جنگل کا بکرا)

سَرۡج ’’(زین۔زین سازی۔زین لگانا۔دیا جلانا۔روشنی کرنا)

فَقۡر ’’(ناداری۔غریبی محتاجی۔)

نَجۡم ’’(تارا۔شگوفہ۔کلی۔درخت یا سبزے کی کونپل)

وَبۡر ’’(جانور کے بال۔اون۔پشم)

مَدۡر ’’(اینٹ۔پتھر۔بلاک۔مٹّی)

بَطۡن ’’(پوشیدگی۔اندرونی۔پیٹ۔زمین کا ڈھلواں حصّہ)

شَعۡر ’’(بال۔اِحساس۔پتہ لگنا)

قَحۡط ’’(خشک سالی۔قحط سالی۔معاشی تنگی۔کمی۔)

فَشَل'' (ناکامی۔شکست۔پسپائی۔ہوا اُکھڑ جانا۔نا اِتّفاقی)

فَرْع'' شاخ۔ٹہنی۔برانچ۔ذیلی چیز۔اولاد۔کان کی لو)

حَرْف'' حرف۔کنارہ۔کونا۔تبدیلی۔کلمہ)

رَمْی'' (تیراندازی۔کسی بھی چیز کو پھینکنا۔اِلزام تراشی۔)

جَرْی'' بھاگ دوڑ۔تیز چلنا۔کسی مائع کا بہہ پڑنا)

سَعْی'' (کوشش۔اِہتمام۔دوڑنا۔تیز چلنا۔)

سَقْی'' (پانی پلانا۔کھیتوں اور زمینوں کو پانی دینا۔سیراب کرنا)

رَمْز'' (اِشارہ کرنا۔)

بَہْو'' (بیٹھک کا کمرہ۔صحن۔ہال۔مہمان خانہ۔اِستقبالیہ روم)

فَوْر'' (جلدی۔فوری۔پانی پھوٹ پڑنا)

جَوْر'' (ظلم و زیادتی۔نا اِنصافی)

حَقّ'' (حصّہ۔سچّا۔ثبوت)

فَصْل'' (جدائی۔موسم۔جماعت۔کلاس۔فاصلہ)

بَاب'' (دروازہ۔اندر نے جانے کا راستہ۔بیان۔بابت۔متعلّق)

فَوْز'' (کامیابی۔فلاح)

لَوْح'' (تختی۔چمک دمک۔نمایاں ہونا۔ظاہر ہونا)

رَجْع'' (لوٹنا۔واپس آنا۔پیچھے آنا)

مَنْع'' روکنا۔رکاوٹ ڈالنا۔مدد کرنا۔طاقت اِستعمال کرنا)

حَسْب'' (گمان کرنا۔گننا۔شمار کرنا۔صبر کرنا۔ثواب سمجھنا)

نَصْر'' (مدد کرنا۔کسی کے کام آنا۔حفاظت کرنا)

جَہْل'' (انجان یا ناواقف ہونا۔بے خبر ہونا یا لاعلم ہونا۔اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنا۔احمقانہ رویّے سے پیش آنا)

جَنْب'' (پہلو۔سمت۔پاس۔نزدیک۔علحیدگی اِختیار کرنا)

عَظْم'' (ہڈّی۔بڑا ہونا)

لَحْد'' (ایک خاص قسم کی قبر۔ دفنانے کی جگہ۔ دفنانا۔ گڑھا کھودنا)

شَقّ'' (قبر۔ قبر کا سیدھا گڑھا۔ کسی چیز کو دو حصّوں میں کر دینا۔ پھاڑ دینا۔ مشکل میں ڈال دینا)

طَعْم'' (ذائقہ۔ مزہ۔ چکھنا۔ کھالینا)

شَاْن'' (حال۔ کیفیّت۔ معاملہ۔ متعلّق)

اَمْر'' (حکم دینا۔ حال۔ معاملہ۔ کام)

رَعْی'' (حفاظت کرنا۔ خیال رکھنا۔ جانوروں کو گھاس چرانے لیجانا۔ نگرانی کرنا۔ لحاظ داری کرنا۔ توجہ دینا۔ اہتمام کرنا۔ عہدو پیمان کی پاسداری کرنا)

حَجّ'' (ذوالحجّہ کے مہینے میں بیت اللہ اور دیگر مقاماتِ مقدّسہ کی زیارت کرنا۔ اِرادہ کرنا۔ عرصہ یا وقت گزارنا)

صَوْم'' (رُک جانا۔ پرہیز کرنا۔ تھم جانا۔ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کیلیئے رمضان المبارک کے مہینے میں یا دوسرے مہینوں میں صبح صادق سے لیکر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور خاص طور پر تمام قسم کے گناہوں سے باز رہنا)

حَذْف'' (گرا دینا۔ مٹا دینا۔)

خَذْف'' (کنکر مانا)

حَذْق'' (کسی فن میں مہارت ہونا۔ اپنے فن میں کمال حاصل ہونا۔)

حَلْق'' (بال مونڈنا۔ گول مجلس بنانا۔ گول دائرہ بنانا۔ گول چکر کاٹنا)

حَبْل'' (رسّی۔ پھندا۔ ڈوری۔ باندھنے کی کوئی سی چیز۔ تعلّقات۔ پناہ۔ حفاظت۔)

کَلْب'' (کتّا۔)

لَوْن'' (رنگ۔ شکل وصورت۔ نشان۔ دھبّہ۔ داغ)

عَوْن'' (مدد۔ مدد کرنا۔ مددگار۔ معاون۔ ساتھی)

کَاْس'' پیالا۔ گلاس۔)

ثَلْج'' (برف۔ ٹھنڈک۔ جم جانا۔ جمی ہوئی چیز)

رَعْد'' (آسمان میں بادلوں کی گرج چمک۔ قرآن کریم کی ایک سورت کا نام۔ بادلوں کو

چلانے پر مؤکل فرشتے (میکائیل) کا صفاتی نام) کانپ جانا۔ڈر جانا) گرج چمک والے بادل)

بَرْق'' (بجلی۔چمک دمک۔روشنی۔آنکھون کا روشنی دیکھ کر چندیا جانا)

مَوْت'' (مرنا۔بے جان ہونا۔بے حس ہونا۔فنا ہونا۔زندگی ختم ہونا)

رَقْص'' (ناچنا۔رقص کرنا۔اِترانا)

فَرْخ'' (چوزہ)

حَوْل'' (سال۔بدل جانا۔پلٹ جانا۔بھینگا پن۔ٹیڑھا دیکھنا۔اِرد گرد۔گرد و نواح۔آس پاس۔طاقت)

عَوْد'' (لوٹنا۔دوبارہ آنا۔واپس ہونا)

عَدْو'' (دشمنی۔دوڑنا۔زیادتی کرنا)

عَہْد''۔وَعْد'' (وعدہ کرنا۔کسی معاملے کو پکّا کرنا۔اِقرار کرنا)

وَجْع'' (درد۔تکلیف۔دکھ۔بے آرامی۔سزا)

شَجّ'' (چھیدنا۔چیرنا۔زخمی کرنا۔دُکھ دینا)

جَرْح'' (اِلزام لگانا۔تنقید کرنا۔مجروح کرنا۔عیب نکالنا۔گناہ کر کے خود کو رُسوا کرنا)

فَجْر'' (رات کا آخری اور دن کا پہلا حصّہ۔وقتِ فجر۔پھوٹ جانا۔پھٹ جانا۔روشن ہونا۔گناہ کرنا۔فسق و فجور میں مبتلا ہونا)

عَصْر'' (وقتِ عصر۔زمانہ۔نچوڑنا)

شَرْق'' (طلوع ہونا۔روشن ہونا۔چمک جانا۔سورج طلوع ہونے کی سمت)

غَرْب'' (غروب ہونا۔اوجھل ہونا۔مدّہم ہونا اندھیرا ہونا۔سورج غروب ہونے کی سمت۔اجنبی ہونا۔)

بَدْر'' (چودھویں رات کا مکمل چاند۔ماہتاب۔جلدی کرنا۔چمکنا دمکنا۔روشن ہونا)

اَب'' (باپ۔سرپرست۔)

اَخ'' (بھائی)

حَمْو'' (دیور۔بیوی کے شوہر کا بھائی)

عَمّ ٗ (چچا۔باپ کا بھائی۔عام ہونا۔پھیل جانا۔)

خَال ٗ (ماموں۔ماں اور خالہ کا بھائی۔نانا کا بیٹا)

طَوْد ٗ (پہاڑ۔ٹیلہ۔بند)

رَأْی ٗ

عَدْن ٗ

قَوْم ٗ

صَبْر ٗ

رَطْب ٗ

اَجْر ٗ ۔ج۔اُجُوْرٌ (صلہ۔بدلہ۔معاوضہ۔مزدوری۔ثواب۔اجر)

فَضْل ٗ

فَہْد ٗ

طَبْل ٗ

سَبْت ٗ

ضَیْق ٗ

قَرْض ٗ

سَوْء ٗ

خَیْر ٗ

شَرّ ٗ

لَیْل ٗ

یَوْم ٗ

ھَدْی ٗ

قَتْل ٗ

قَوْل ٗ (جواب

صَرْف ٗ

سَبُع ''

طَوُل ''

وَزُن ''

حَمُل ''

غَیُر ''

بَاُس ''

اَمُن ''

سَھُو ''

کَہف ''۔غَار ''۔جمع۔کُہُوف۔(غار۔پناہ گاہ جو کسی پہاڑ کے اندر ہو کم از کم ایک آدمی اُس میں آرام سے اُٹھ کے بیٹھ سکتا ہو جیسے غارِ حرا جو مکّہ مکرّمہ میں منیٰ کے مقام پر واقع ہے جس میں ہمارے رسول محمّد ﷺ نبوّت سے سرفراز ہونے سے پہلے اکثر تنہائی میں رب کی عبادت کیلئے تشریف لیجایا کرتے تھے اِس غار میں ایک آدمی آرام سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے نیز سونے والا پاؤں پھیلا کر لیٹ سکتا ہے یہ غار ابھی بھی موجود ہے اِسی غار کے اندر عبادت میں مصروف تھے کہ آپ ﷺ کے پاس اللہ کا بھیجا ہوا نمائندہ جبریلِ امین علیہ السّلام تشریف لائے اور آپ ﷺ کو اللہ کی جانب سے ختم المرسلین کی حیثیت سے نبی و رسول بنائے جانے کا پیغام دے دیا۔

غارِ ثور بھی ایک تاریخی غار ہے یہ غار مکّہ مکرّمہ سے کافی فاصلے پر مدینے کے راستے میں واقع ہے سفرِ ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ اور آپ کے جاں نثار ساتھی ابو بکر صدّیقؓ دونوں نے اِس غار میں تین دن تک مسلسل قیام فرمایا تھا جس کا ذکرِ خیر قرآنِ کریم کی سورۂ توبہ میں آچکا ہے:(اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا) الآیہ

اے مکّہ والو! اگر تم نے محمّد ﷺ کی نصرت نہیں کی تو (اچھی طرح کان کھول کر سن لو! کہ اِن کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا گیا) پس اللہ نے اِن کی نصرت کر لی ہے (اُس کٹھن وقت میں) جب مکّہ کے منکرینِ اِسلام نے غار کے اندر پناہ لینے والے دو اشخاص میں سے دوسرے کو جب وہ دونوں غار میں پناہ گزین تھے اِس مشکل وقت میں محمّد ﷺ اپنے ساتھی ابو بکرؓ کو دلاسا دیتے ہوئے فرمارہے تھے کہ جان کی فکر مت کریں بلا شبہ اللہ کی مدد اور نصرت ہمارے ساتھ ہے۔

سراقہ بن مالک بن جعشم کا واقعہ غارِ ثور کے حوالے سے بہت ہی مشہور ہے جب وہ آپ ﷺ کی تلاش میں اِس غار تک پہنچ گیا تھا اور جب اُس نے آپ دونوں کی طرف میلی نگاہوں سے قدم بڑھایا تو وہ اپنے گھوڑا سمیت زمین میں دھنسنے لگا اِس پر سراقہ نے معافی مانگی تو وہ زمین سے اوپر نکل آیا لیکن وہ اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا اور آپ ﷺ پر وار کرنے کیلئے آگے بڑھا تو وہی کچھ ہوا جو پہلے اُس کیساتھ پیش آیا تھا اِس دفعہ بھی اُس نے بڑی منّتیں اور سماجتیں کیں اور معافیاں مانگی لیکن وہ اِس دفعہ بھی اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا چنانچہ اِس دفعہ بھی وہی کچھ ہوا جو اُس کیساتھ

پہلی دو دفعوں میں پیش آیا تھا

سراقہ کو اِس واقعہ سے پورا یقین ہو گیا تھا کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اِس لئے اُس نے آپ ﷺ سے ایک پکا امان نامہ حاصل کرنے کیلئے درخواست کی جس کی بنیاد پر آئندہ کسی وقت بھی اُس کو اللہ کے رسول ﷺ کی جانب سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو اُس کی درخواست کو اللہ کے رسول نے قبول فرما لی اور ابوبکرؓ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا کر اُسے دے دیا اور آپ ﷺ نے اپنے سچے رسول ہونے کو واضح کرنے کیلئے ایک پیشینگوئی سے بھی اُسے آگاہ کر دیا اور اُس سے مخاطب ہوتے ہوئے مختصرً افرمایا: اے سراقہ سن لے! تیرا اُس وقت کیا رویّہ ہونا چاہئے جب قیصر وکسریٰ کی سلطنت سے حاصل شدہ سونے کے کنگن تیرے ہاتھوں میں پہنا دئے جائیں گے

سراقہ نے امان نامہ کی پاسداری کرتے ہوئے آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی کی غار میں موجودگی سے کسی کو آگاہ نہیں کیا بلکہ اُس سے جو بھی راستے میں ملتا تو اُسے بتاتا کہ اِس طرف تو میں ہو کر آیا ہوں یہاں تو محمّد ﷺ کا نام ونشان بھی نہیں ہیلوگ اُس کی بات پہ یقین کر کے واپس پلٹ جاتے اور اگر کوئی یہ بتاتا کہ ساحلی راستے سے مدینے جانب دو سوار جا رہے تھےتو سراقہ اُسے بھی ٹال دیتا تھا اِس طرح بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی حفاظت کا وعدہ پورا کیا اور آپ ﷺ اپنے ساتھ کیساتھ سلامت مدینے پہنچ گئے۔

یہ پیشینگوئی خلیفۂ ثانی حضرت عمرِ فاروقؓ کے دورِ خلافت میں پوری ہوئی جب روم کی سپر طاقت زمین بوس ہو گئی اور قیصر وکسریٰ کے سونے چاندی اور لعل وجواہرات کے بیش بہا خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلوا کر قیصر وکسریٰ کے خزانوں میں سے سونے کے کنگن اُس کے ہاتھوں میں پہنا دئے جس کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ نے تقریباً بائیس سال پہلے کیا تھا

اِس پیشینگوئی کا اصل مقصد آپ ﷺ کی رسالت کی صداقت اور اِسلام کا غلبہ یقینی ہونا بتانا تھا جو ہو کر رہا نہ کہ صرف دولتِ دنیا کا حصول تھا

ایک غار کا ذکر قرآن میں سورۂ کہف میں بھی آیا ہے یہ واقعہ بھی بڑا ہی سبق آموز ہے

لکجھگفد سایئیترعو قللکجھگفد دسساسات۳۴۴عو وکجھگفد سا لکجھجگفد سا کجھفد سد سساسا

نَفَس،، ۔نُفُوسٌ ۔اَنۡفُسٌ (جسم وجان ۔ دل ودماغ ۔ روح جو ہر جاندار کے بدن میں ہے ۔ تاکید کیلئے اِستعمال ہوتا ہے جس کا معنیٰ خود کے ہوتا ہے ۔ شخص یا فرد ۔)

قَرۡن،، ۔ ج ۔ قُرُوۡنٌ (اُمّت ۔ قوم ۔ لوگ ۔ زمانہ ۔ ایک صدی یا سو سال کا عرصہ ۔ سینگ ۔ ملانا جوڑنا ۔ سینگ مارنا)

رَدۡم،، (مضبوط پردہ ۔ مضبوط دیوار

نَقۡب،،

مَھۡد،،

اَھۡل،،

لَغْو''

غَنِیّ''

رَبّ''

غَیب''

خَلَف''۔جمع۔

خَلْق''۔جمع۔خَلَائِق۔مصدر بھی ہے(لوگ۔مخلوق۔کائنات کی ہر چیز۔)

وَفْد''۔جمع وُفُوْد۔مصدر بھی ہے(مہمان۔ایک سے زیادہ لوگوں کا جمع ہو کر کسی کے یہاں جانا یا کہیں سے کسی کے یہاں آنا اِس صورت میں (علیٰ) کا صلہ ساتھ میں استعمال ہوگا جیسے: وَفِدَ الْقَوْمُ علیٰ فُلَانٍ۔)

اَزّ''۔مصدر ہے۔(برانگیختہ کرنا۔اِس کی نسبت ہنڈیا کی طرف کریں تو اِس کا معنیٰ ہنڈیا کے اُبلتے ہوئے آواز نکالنے کو کہتے ہیں۔پُھٹ پُھٹ رونے کو بھی کہتے ہیں حدیث میں (کَانَ یَبْکِی فِیْ صَلَاتِہٖ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ) آتا ہے کہ اللہ کے رسول اپنی نماز میں ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز کی طرح پُھٹ پُھٹ روتے تھے۔اگر اِس کی نسبت ہوائی جہاز یا بادلوں کی طرف کریں تو جہاز کا آواز نکالنا اور بادلوں کا کڑکنا کہلائیگا۔)

عَدّ''۔مصدر ہے۔(گننا یا شمار کرنا۔تعداد معلوم کرنے کیلئے حساب کرنا۔خیال یا گمان کرنا۔)

ھَدّ''۔مصدر ہے۔(پارہ پارہ ہونا۔ریزہ ریزہ ہونا۔ٹھوس چیزوں کی طرف نسبت ہو تو اِس کا معنیٰ توڑ پھوڑ دینا ہوگا۔اِس کی نسبت گھر،مکان،دکان،عمارت،درخت،دیوار وغیرہ کی طرف کیجائے تو گرا دینے کا معنیٰ دیتا ہے۔اگر اِس کی نسبت اِنسان،جن،جانور وغیرہ کی طرف کیجائے تو اِس کا معنیٰ بوڑھا اور عمر رسیدہ ہونے کے ہونگے)

اَزْر''(قوّت۔مضبوطی)

شَدٌّ۔مصدر ہے(باندھنا۔مضبوط کرنا۔کس دینا۔گرہ باندھنا۔بھاگنا دوڑنا۔بلند ہونا۔مدد کرنا۔حملہ کرنا۔کسی کام کو کرنے کیلئے کمر کس لینا یا بالکل تیار ہو جانا)

لغت اور گرامر کی اِصطلاح میں (شَدٌّ) دندانے دار نشان(ّ) کو کہتے ہیں جو بتاتا ہے کہ اِس نشان والے حرف کو دو بار پڑھا جائے جیسے (رَبٌّ) میں (ب) شَدٌّ کو تَشْدِیْدٌ بھی کہتے ہیں۔

مَکْر''۔جمع مُکُوْرٌ۔اَمْکَارٌ۔مصدر بھی ہے(کَیْدٌ کا ہم معنیٰ ہے)

کَیْد''۔جمع۔کِیَادٌ۔اَکْیَادٌ۔مصدر بھی ہے(مَکْرٌ کا ہم معنیٰ ہے۔مکر و فریب۔دھوکا دہی۔حیلہ بازی۔سازش۔بدنیّتی۔خبثِ باطن۔اندرونی خباثت)

نَسْفٌ۔مصدر ہے(راکھ بنا دینا۔ہوا میں اُڑا دینا

عَشْر‘‘۔مصدر ہے(دس کی عدد ظاہر کرنے والی گنتی۔دس دس کر کے شمار کرنا۔دس تک کی گنتی گننا۔ایک دوسرے کیساتھ مِل بیٹھنا۔معاشرہ تشکیل دینا۔)

قَاع‘‘۔جمع۔قِیْعَانٌ۔اَقْوَاعٌ۔قِیْعٌ۔قِیْعَۃٌ(کھلا میدان۔کھلی جگہ۔ہموار زمین۔وسیع مقام)

اَمْتٌ(۔ٹیلا۔اونچائی۔بلندی۔)

وَیْل‘‘۔(ہلاکت۔تباہی۔بربادی۔موت۔عذاب۔)

ھَمْس‘‘۔مصدر ہے۔((پوشیدہ آواز۔مخفی آواز۔اوروں سے چھپا کربات کرنا۔انگوروں کو نچوڑ کر رس نکالنا جوس نکالنا۔کسی چیز کو توڑ ڈالنا۔شیطان یا شیطان منش شخص کا وسوسہ ڈالنا۔ناخوشگوار خیالات پیدا کرنا)

رَقّ‘‘۔رُقُوْقٌ۔مصدر بھی ہے۔(غلام بننا۔کسی کیلئے نرم بن کر رحم کرنا۔کسی کی حالت کا نرم ہونا یعنی برے حالات آنا۔کسی کے تابع ہونا یا محکوم بننا۔باریک چیز۔ورق۔کاغذ۔لکھنے کے کام آنے والا صفحہ۔

شَمْس‘‘۔جمع۔شُمُوْسٌ۔مصدر بھی ہے۔(سورج جو ہماری زمین سے ۱۴۹ ملین کیلومیٹر سے زیادہ دور ہونے کے باوجود کتنی تابناک روشنی دیتا ہے اور گرمیوں میں ۵۰ ڈگری سینٹی گریڈ تپش اور گرمی پہنچاتا ہے۔رک جانا۔باز رہنا۔چوپائے کا بپھر جانا اور سواری کرنے کا موقع نہ دینا۔بِدک جانا۔اجنبی اور ناواقف بن کر دشمنی کا مظاہرہ کرنا۔

سَقْف‘‘۔جمع۔سُقُوْفٌ۔اَسْقُفٌ۔سُقُفٌ۔اَسْقَافٌ۔سَقَائِفُ۔مصدر بھی ہے۔(چھت جو فرش کی ضد ہے۔چھت بنانے کا عمل۔چھتانا۔چھت تاننا۔بلند مقام۔آسمان۔

حَیّ‘‘۔جمع۔اَحْیَاءٌ۔مصدر بھی ہے(یا پر ہمیشہ فتحہ پڑھنے کی صورت میں اِسم فعل امر کہلاتا ہے اِس صورت میں اِس کا معنیٰ (اَقْبِلْ۔عَجِّلْ۔تَعَالَ۔ھَلُمَّ) کے جیسا ہوگا جن کے بالترتیب معانی: توجّہ کر۔جلدی کر۔آ جا۔چلے آ) کے ہیں۔جس طرح پانچ وقت کی نمازوں کیلئے دیجانے والی اذانوں میں کہا جاتا ہے(حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ۔حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) مسلمانو! نماز اور کامیابی کی طرف چلے آؤ!۔زندہ جو کہ مردہ کی ضد ہے۔ذی روح۔جاندار۔قوم۔قبیلہ۔محلّہ گاؤں۔بستی۔آبادی۔)

رَدّ‘‘۔جمع۔رُدُوْدٌ۔مصدر بھی ہے(منع کرنا۔روکنا۔واپس کرنا۔لوٹانا۔مسترد کرنا۔قبول نہ کرنا۔تہہ کرنا۔بند کرنا۔جواب دینا۔جواب بھیج دینا۔ناقابلِ قبول چیز۔)

وَحْی‘‘۔مصدر ہے

شرعی اِصطلاح میں اللہ کی جانب سے انبیاء کو ملنے والی آسمانی تعلیمات اور احکامات کو (وَحْیٌ) کہتے ہیں خواہ وہ تعلیمات انبیاء کو براہِ راست ملیں یا فرشتے کی وساطت سے ملیں گفتگو کی صورت میں ملیں یا کتابوں کی صورت میں ملیں خواہ وہ تعلیمات انبیاء کے اپنے الفاظ میں ہوں یا اللہ کے ہی الفاظ میں ہوں خواہ وہ تعلیمات منسوخ شدہ ہوں یا ناسخ ہوں خواہ وہ قرآن میں ہوں یا نبی کے فرامین وکردار کی صورت میں ہوں

اِن سب کو وحی کہتے ہیں وحی کا یہ پہلو انبیاء کیساتھ مخصوص ہے اور اُن کی زندگی تک محدود ہے اب چونکہ انبیاء کا سلسلہ محمّد ﷺ کی بعثت کے فورًا بعد بند ہو چکا ہے اِس لئے وحی کا سلسلہ بھی ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے

اِن مذہبی حقائق کو پسِ پشت ڈال کر کوئی آج دعوائے نبوّت کر لے تو ایسا شخص کذّاب، بہت بڑا جھوٹا اور دجّال ہے اور وہ ختمِ رِسالتِ محمّد ﷺ کا منکر ہونے کی وجہ سے اِسلام سے خارج ہونے والا کافر ہے۔ اور وہ لوگ بھی اِسلام سے خارج ہونے والے کافر ہیں جو ایسے جھوٹے شخص کو نبی مان بیٹھے ہوں۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہود و نصاریٰ میں سے کوئی محمّد ﷺ کے علاوہ کسی اور رسول کی رسالت کا دعویٰ کر بیٹھے کیونکہ وہ اپنے طور پر رسالتِ محمّد ﷺ کو نہیں مانتے اسی لئے یہ لوگ آج بھی خاتم المرسلین محمّد کے آنے اور اُن کے ظہور ہونے کے منتظر ہیں اور یہود و نصاریٰ میں سے کسی نے بھی اِس طرح کی جسارت نہیں کی ہے اور نہ ہی وہ ایسی جسارت کرینگے کیونکہ اُن کی مذہبی کتب اُن کے اپنے ہاتھوں تحریف کا شکار ہونے کے باوجود اِس حقیقت کی معترف ہیں کہ یہ لوگ جس محمّد کے منتظر چلے آ رہے ہیں وہ وہی محمّد ﷺ ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے جزیرۂ عرب کے مشہور شہر مکّہ میں ظہور ہو چکے تھے جن کو مکّہ والوں نے خوب ستا کر ملک بدر ہونے پر مجبور کیا تھا اور وادئ یثرب کھجوروں کی بستی میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کے علاوہ جتنے لوگوں نے بھی جھوٹی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے سب کے سب اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے گزرے ہیں اِن لوگوں کا کم ازکم یہ دعویٰ ضرور ہے کہ وحی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جو کہ دبی زباں میں ختمِ رسالتِ محمّد ﷺ کا اِنکار ہے حالانکہ اِسلام میں اِس نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اِس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے اِس کے علاوہ اِس پر اُمّتِ مسلمہ کا اِجماع بھی ہو چکا ہے اور اِجماع بھی کوئی نیا اِجماع نہیں بلکہ اِس حقیقت کو خیر القرون کا اِجماع حاصل ہے

جھوٹے لوگوں کے دعویٰ یا عمل سے دین اور شریعت کا کوئی حکم منہدم یا منسوخ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی نیا حکم ثابت ہوتا ہے دراصل یہ دعوائے نبوّت کا سلسلہ مسلمانوں کے ہی ہاتھوں اِسلام کو پارہ پارہ کرنے اور دینِ اِسلام کو پوری طرح بدنام کرنے کی عالمی سازش ہے جس کا بیڑا غیر مسلموں نے اُٹھایا ہے جس بیڑے کا خود مسلمانوں کو ملّاح بنایا ہے تا کہ مسلمانوں کو اِس سازش کا پتہ ہی نہ چل سکے اور مسلمان اِس فریب کا بری طرح شکار ہوں۔

(وحی) کے معنیٰ آسمانی و ربّانی پیغامات و تعلیمات ہونے کا ثبوت قرآنِ کریم کی متعدد آیات سے واضح ہے اِس لئے ذیل میں ہم اُن آیتوں کو درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں جن میں لفظِ (وحی) اِس معنیٰ میں مستعمل ہوا ہے تا کہ ہماری اِس کتاب کے قارئین لفظِ (وحی) کے متفرق و مختلف مستعمل معانی سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔

لکھجھگفدسا، منبطچشز بیئیترعوق۔ منبطچشز اسدگھجک

(وَحْیٌ) اِلہام واِلقاء کوبھی کہتے ہیں یعنی وہ تمام دلی ودماغی خیالات جواللہ کی جانب سے اِنسان یا کسی بھی مخلوق کوفطری طور پر اِس لئے عطا کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے اِنسان اور دوسری مخلوق دنیا میں اپنے یا دوسروں کیلئے خیر وشر۔نفع ونقصان۔امن وخطرات۔خیر خواہی وبدخواہی۔نیکی وبدی۔ھدایت وگمراہی۔دوستی ودشمنی کو سمجھ سکیں بشرطیکہ اپنی اِن دماغی توانائیوں کوصحیح معنوں میں استعمال میں لے آئے جواللہ کی جانب سے اُن کے دل ودماغ میں سُجھا دی گئی ہیں۔

اِلہام کا یہ مفہوم سورۂ شمس کی آیت نمبر ۷۔۸۔۹۔۱۰ میں زیادہ وضاحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے اِرشادِ ربّانی ہے:(وَنَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْ رَهَا وَتَقْوٰاهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰاهَا۔

نیز ہر جاندار اور اُسکے پیدا کرنے والے کی قسم جس پیدا کرنے والے نے ہر جاندار کومناسب انداز وگداز مین سنوار کے بنایا ہے ساتھ ہی ساتھ اللہ نے ہر جاندار کوخیر اور شر فطری طور پر سُجھا دیا ہے اِس فطری اِلہام وبصیرت کے نتیجے میں وہی شخص آخرت میں کامیاب وکامران ہے جس نے خود کومعصیت، سرکشی، بغاوت اور بے رہروی سے بچاتے ہوئے پاک رکھا اور وہی شخص آخرت میں ناکام ونامراد ہے جس نے خود کومعصیت، سرکشی، بغاوت اور بے رہروی کے ذریعے آلودہ کیا

اِس آیتِ کریمہ میں لفظِ (اَلْهَمَهَا) کے معنیٰ کئی اِعتبار سے فطری الہام وبصیرت ہی کے ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ (اَلْهَمَهَا) میں مفعول بہٖ کی ضمیر جو کہ (هَا) ہے وہ اِس سے پہلی والی آیت میں موجود لفظِ (نَفْسٍ) کی طرف لوٹتی ہے نیز (نَفْسٍ) اِسمِ جنس نکرہ ہے جس کا اِطلاق ہر ذی روح پر ہوتا ہے اور اگر (نَفْسٍ) کو عام مخصوص منہ البعض بنا کر اِنسان اور جنّات مراد لئے جائیں تب بھی اِس میں عموم النّوع باقی رہتا ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ (اَلْهَمَ) کے معنیٰ فطری اِلہام وبصیرت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ (اَلْهَمَ) یہاں پر اپنے اصل لغوی معنیٰ میں مستعمل ہوا ہے اور یہ معنیٰ یہاں پر علماءِ اصطلاح کی اِصطلاح میں (حقیقتِ مستعملہ) ہے نہ کہ (حقیقتِ مہجورہ وحقیقتِ متعذرہ)

تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس آیتِ کریمہ کے ذریعے بتانا چاہتا ہے کہ میں نے مخلوق کی رہنمائی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی ہے انبیاء کی بعثت، آسمانی تعلیمات کی فراہمی، کتب وصحفِ سماویہ کے اِرسال کے علاوہ ہر مخلوق کی فطرت وخمیر میں بھی خیر وشر کو پہچاننے کی صلاحیت رکھ دی ہے جس کو اِلہام وبصیرت کہتے ہیں

اب مخلوق کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اپنے لئے خیر کو اِختیار کرکے فلاح کا حقدار بنتا ہے یا شر کو اِختیار کرکے ناکامی وپشیمانی کومول لیتا ہے

درج بالا حقائق کی روشنی میں صاف صاف معلوم ہوگیا کہ سورۂ (شمس) کی آیت میں (اَلْهَمَ) کے معنیٰ اِلہام وبصیرت کے ہی ہیں اِسی معنیٰ میں سورۂ نحل کی آیت نمبر (۶۸) اور سورۂ قصص کی آیت نمبر (۷) دونوں میں لفظِ (وحی) کو اِستعمال کیا گیا ہے

اِن آیتوں میں (وحی) کے معنیٰ (وحیِ پیغمبری) لینا کئی اِعتبار سے ناممکن ہے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ وحیِ پیغمبری کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کا مخاطب اِنسان اور مرد ہو جب کہ سورۂ نحل میں شہد کی مکھی مخاطب ہے اور سورۂ قصص میں خاتون مخاطب ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ (وحی پیغمبری) امورِ دین، احکامِ دین، اور عقائد و اعمال پر مشتمل ہوتی ہے جب کہ سورۂ نحل میں شہد کی مکھی کے شہد بنانے کے عمل کو بیان کیا گیا ہے جو کہ ایک دنیاوی عمل ہے جس کا تعلق انسانوں سے نہیں ہے اور سورۂ قصص میں موسیٰ کی والدہ کا اپنے بچے کو فرعونیوں سے بچانے کیلئے اپنانے والی تدبیر کو بیان کیا گیا ہے جو کہ ایک انفرادی عمل ہے اور اِس کا تعلق بھی صرف موسیٰ کی والدہ سے ہے عام انسانوں سے اِس کا کوئی تعلق نہین ہے

تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے سِوئ کسی عام اِنسان سے (وحیِ پیغمبری) کی حیثیت سے کبھی بھی بات چیت نہیں کیا کرتا۔ اِرشادِ ربّانی ہے: (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ) سورۃ الشّوریٰ آیہ ۔ ۵۱۔

اِس فانی دنیا میں کسی بھی بشر کیلئے زیبا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے بالمشافہ آمنے سامنے بیٹھ کر بات چیت کرے مگر تین شکلوں میں سے ایک کیساتھ:

نمبر ایک عام مخلوق سے (وحیِ اِلہامی) کیساتھ

نمبر دو پیغمبروں سے (وحیِ پیغمبری) کیساتھ پردے کے پیچھے سے

نمبر تین پیغمبروں سے (وحیِ پیغمبری) کیساتھ کسی پیغام رساں فرشتہ کو بھیج کر

پس اِن تین شکلوں میں سے کسی بھی شکل میں اللہ تعالیٰ اپنے اِختیار اور مرضی سے اپنی تعلیمات و احکامات جاری کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے بالاتر اور ہر چیز کی حکمتوں سے آگاہ ہے

اِلہام کا دوسرا نام بصیرت ہے اِسی کو ضمیر کا فیصلہ اور نفسِ لوّامہ کی ملامت کہتے ہیں یہ معنیٰ صرف انبیاء کیساتھ خاص نہیں ہے اور نہ ہی اِنسانوں کیساتھ خاص ہے بلکہ الہام کا معنیٰ اللہ کی ہر مخلوق سے وابستہ ہے

وحی بمعنیٰ اِلہام مستعمل ہونے کی قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر مثالیں موجود ہیں جیسے: (وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ) سورۃ النّحل آیت ۶۸۔

اے محمّد ﷺ! آپ پر وحی کیا جانا کوئی تعجب کی بات نہیں آپ کے رب نے شہد کی مکھیوں کو فطری اِلہام و بصیرت کے ذریعے بتا دیا ہے کہ اے مکھیو! پہاڑوں اور درختوں پر شہد کے چھتے بناؤ نیز اُن اُونچی اُونچی چھتریوں میں بھی شہد کے چھتے بناؤ جن چھتریوں کو لوگ بناتے ہیں

درج بالا آیتِ کریمہ میں (اَوْحٰی) کے معنیٰ فطری الہام و بصیرت کے ہیں وحیِ پیغمبری مراد نہیں کیونکہ اِس آیت میں وحی کی نسبت پیغمبر کے علاوہ عام مخلوق بلکہ ایک غیر عاقل مخلوق کی طرف کی گئی ہے جس کو قوّتِ ناطقہ حاصل ہے نہ ہی اُسے قوّتِ عاقلہ نصیب ہے

(وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّ مُوۡسٰۤی اَنۡ اَرۡضِعِیۡہِ فَاِذَا خِفۡتِ عَلَیۡہِ فَاَلۡقِیۡہِ فِی الۡیَمِّ وَ لَا تَخَافِیۡ وَ لَا تَحۡزَنِیۡ اِنَّا رَآدُّوۡہُ اِلَیۡکِ وَ جَاعِلُوۡہُ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ)سورۃ القصص آیت ۷۔

اورہم نے موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ محترمہ کوفطری اِلہام وبصیرت کے ذریعے سُجھا دیا کہ اے موسیٰ کی والدہ! تم اِس نومولود بچے کو بے فکری کیساتھ اپنا دودھ پلاتی رہوپس جب فرعونیوں کی جانب سے اِس بچے کے بارے میں جانی خطرہ محسوس کرلوتو فوری طور پر اِس بچے کولکڑی کے صندوق میں ڈال کردریائے نیل میں ڈال دینااور ہم تجھے اِلہامی طور پر یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اِس بچے کے ضائع ہونے کا قطعاخوف اور غم نہ کرنا ہم تجھے اِلہام کے ذریعے ابھی بتارہے ہیں کہ یقیناً ہم اِسے بحفاظت تمہارے گھر لوٹادیں گےاور اِسے بڑے ہونے پر اپنا رسول بھی بنادیں گے

(وحی) اِشارے سے بات کرنے پر بھی بولا جاتا ہے قرآنِ کریم میں زکریا علیہ السّلام کی نسبت سے اس معنیٰ کو بیان کیا گیا ہے جب اُن کو اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی تو اُنہوں نے اللہ سے درخواست کی تھی کہ اُنہیں بیٹا ہونے کی کوئی ظاہری نشانی مل جائے تو اللہ نے اُن کی درخواست منظور فرمالی اور نشانی مقرر کی کہ اے زکریا! آپ کیلئے نشانی یہ ہے کہ آپ مسلسل تین دن تک کسی سے بات چیت نہ کر سکیں گے مگر اِشارے سے ہی۔سورۂ آلِ عمران۔

چنانچہ اُن پر خاموشی کی کیفیت طاری کردی گئی: (فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُکۡرَۃً وَّ عَشِیًّا)اِس حالت میں وہ اپنی عبادت گاہ سے باہر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس نکل کر آئے تو اُنہوں نے اُن سے اِشارے میں کہا کہ لوگو! تم صبح وشام اللہ کی تسبیح وتقدیس کے عمل میں مصروف رہو(سورۂ طٰہٰ آیت ۔۱۱۔

لفظِ (وحی) شیطانوں اور شیطان طبع اِنسانوں کے گمراہ کن خیالات ،نظریات ،عقائد اور وسوسوں پر بھی بولا گیا ہے جن کو وہ اللہ کے بندوں، نیک لوگوں اور دینداروں کوحق سے پھیرنے کیلئے ہتھیار بنا کر اِستعمال کرتے ہیں

مذکورہ معنیٰ کے ثبوت کیلئے ہم قرآن ِ کریم سے دو آیات پیش کر رہے ہیں :(وَ لَا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَ اِنَّہٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ لَیُوۡحُوۡنَ اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِہِمۡ لِیُجَادِلُوۡکُمۡ ۚ وَ اِنۡ اَطَعۡتُمُوۡہُمۡ اِنَّکُمۡ لَمُشۡرِکُوۡنَ)سورۃ الانعام ۔آیت ۔۱۲۱۔

اللہ کے بندو! مت کھایا کروکسی بھی کھانے والی چیز میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام (بِسۡمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ) ذبح کرتے وقت نہ پڑھا گیا ہو یا اللہ کا نام چھوڑ کرکسی زندہ یا فوت شدہ پیر، مرشد، ولی، قطب، ابدال کا نام لیا گیا ہو نیز (ہم تمہیں صاف صاف بتاتے ہیں کہ) مذکورہ چیزوں کا اِستعمال حق سے منہ موڑنا ہے اور اِس بات کو ذہن نشیں کرلیں کہ شیاطین اور شیطان طبع اِنسان اپنے یاروں، دوستوں، رفیقوں اور حلقۂ احباب کے دلوں اور دماغوں میں منفی سوچیں، خلافِ شریعت عقائد ونظریات اطاعتِ دین سے منحرف کرنے والے طرح طرح کے گمراہ کن خیالات اور وسوسے بسانے کی کوششیں کرتے ہیں جن کے بل پر شیطانوں کے یہ چیلے تم صحیح العقیدہ لوگوں سے ناحق تکرار اور حجت بازی کرتے

ہیں اور کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی نیاز کھانے میں کیا حرج ہے؟ اور اللہ کا نام لئے بغیر ذبح ہونے والا ذبیحہ کھانے میں کونسا مضائقہ ہے؟ اے مسلمانو! اور دینِ اِسلام کے متوالو! اگر تم نے اِن شیطانی چیلوں کے گمراہ کن عقائد وخیالات اور نظریات کی اِطاعت کر لی تو یاد رکھو کہ تم عملاً مشرک ٹھہرو گے۔

درج بالا آیت میں مذکور لفظِ (یُوْحُوْنَ) سیاق وسباق، اندازِ گفتگو اور موقعِ کلام کے مطابق گمراہ کن عقائد ونظریات اور شیطانی وسوسوں کو لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں بسانے کی کوششوں پر مستعمل ہوا ہے اِسی لئے اللہ نے اِن سوچوں کی اتّباع و اِطاعت کرنے کی سختی سے مذمّت کی ہے اور اِس کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا ہے جن سوچوں اور باطل خیالات کو یہ شیاطین اور شیطان طبع لوگ معاشرے کے دوسرے اِنسانون کو راہِ حق سے بھٹکانے کیلیئے اپنے چیلوں تک خفیہ طریقوں سے پہنچاتے ہیں

:(وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا) سورۃ الانعام آیت۔۱۱۲۔

اے میرے نبی! جیسا کہ یہ مکہ والے آپ اور آپ کے پیغمبرانہ مشن کے دشمن ہیں بالکل اِسی طرح ہم نے ہر دور میں آزمائشی طور پر شیطان طبع اِنسانوں اور نسلی جنّات کو ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں جو اللہ کے پیغمبروں کو تنگ کرنے کیلیئے اِنسانی معاشرے کے لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں جھوٹے مزیّن خیالات ونظریات بٹھانے کی کوششیں کرتے رہے ہیں تا کہ یہ لوگ پیغمبر کے مشن کو فروغ دینے کی راہ میں آڑ بن سکیں اِس لئے آپ پریشان نہ ہوں یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہیگا۔

درج بالا آیت میں بھی مذکور لفظِ (یُوْحِیْ) سیاق وسباق، اندازِ گفتگو اور موقعِ کلام کے مطابق گمراہ کن خیالات ونظریات کو معاشرے کے لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں بسانے کی کوششوں پر مستعمل ہوا ہے

پیغام رسانی۔ذرائعِ اِبلاغ۔

بَرْدٌ۔ مصدر ہے(حَرٌّ کی ضد ہے۔سردی۔ٹھنڈک۔گرمی کا کم ہونا۔گرمائش ختم ہونا۔ٹھنڈا ہونا۔ٹھنڈک پڑ جانا۔ٹھنڈک محسوس ہونا۔لوہے کو تراشنا۔)

حَرٌّ۔جمع۔حُرُوْرٌ۔اَحَارِرُ۔مصدر بھی ہے۔(بَرْدٌ کی ضد ہے۔گرمی۔حرارت۔تپش۔گرم کرنا۔زمین کو ہموار کرنا)

کَرْبٌ۔جمع۔کُرُوْبٌ (مشقّت۔گھبراہٹ۔مصیبت۔تکلیف۔غم۔دُکھ۔فکر۔پریشانی۔بےچینی۔آزمائش۔تنگی۔)

غَمٌّ۔جمع۔غُمُوْمٌ۔مصدر بھی ہے(ھَمٌّ کا ہم معنیٰ ہے۔غم۔پریشانی۔دُکھ۔بےچینی۔بےسکونی۔مصیبت۔آزمائش۔بیماری۔بادل چھا جانا۔فضا کا ابر آلود ہونا۔غمگین کر دینا۔پریشان کر دینا۔اوجھل کر دینا۔پوشیدہ کر دینا۔دن کا گرم ہو جانا یعنی گرمی بڑھ جانا)

ھَمٌّ۔جمع۔ھُمُوْمٌ۔مصدر بھی ہے(غم۔پریشانی۔دُکھ۔بےچینی۔بےسکونی۔اِرادہ کرنا۔قصد کرنا۔چاہنا۔پسند کرنا۔غمگین کر دینا۔بےچین کر دینا۔سورج کی تپش کا گلیشئر یا برف کو پگھلا دینا۔)

زَوْ ج ''۔جمع۔اَزْ وَاجٌ ۔زَوجَۃٌ (شوہر۔بیوی۔قسم ۔نوع ۔جفت ۔جوڑا۔دو۔

طَیّ ''۔مصدر ہے(لپیٹ دینا۔تہہ کر دینا۔موڑ دینا۔ڈبل کر دینا۔کام کوسمیٹ دینا یا ختم کر دینا۔کتاب ، کاغذات اوراق، فائلوں کو بند کر دینا۔) پہلی حالت میں لوٹانا۔بھوکا ہونا۔بھوک کی وجہ سے پیٹ کا کمر سے چمٹ جانا۔

طَیٌّ عرب کا ایک قبیلہ بھی ہے جس کی طرف نسبت رکھنے والوں کو بنوطیّ کہتے ہیں عرب کا مشہورسخی حاتم طائی اِسی قبیلے کا فرد تھا اِن کا ایک بیٹا جس کا نام عَدِیٰ ہے مسلمان ہوا تھا اور محمدؐ کا صحابی بھی تھا اِن سے کئی احادیث بھی روایت ہیں

اِس قبیلے کی لغت کو علماءِ گرامر اپنے قوانینِ گرامر کی تأیید وتوثیق کیلئے پیش کیا کرتے ہیں جیسے: (ذُوْ طَائِیَّہ) ہے جو اپنی ایک ہی حالت پر برقرار رہ کر موصولاتِ حقیقیہ کے معانی پر دلالت کرتا ہے یعنی (اَلَّذِیْ ۔اَلَّذَ انِ ۔اَلَّذِیْنَ ۔اَلَّتِیْ ۔اَلَّتَانِ ۔اَلَّاتِیْ ۔اَلّوَاتِیْ ۔اَلَّائِیْ میں سے ہر صیغے کا معنیٰ ظاہر کرتا ہے لفظِ ذُوْ کا اِس معنیٰ میں اِستعمال ہونا صرف بنوطیّ کی لغت اور لہجہ ہے)

جَھْر''۔مصدر ہے(سِرٌّ کی ضد ہے ۔ظاہر کرنا۔اونچا سنانا۔آواز سے بولنا۔زور سے بولنا۔اِعلان کرنا۔نمایاں کرنا ۔کسی کی تعظیم کرنا۔دکھانا۔سورج کی روشنی میں آنکھوں کا دیکھ نہ سکنا۔

رَیْب ''۔مصدر ہے اِسمِ نکرہ کے طور پر بھی مستعمل ہے(شک ۔شبہ۔گمان ۔اِلزام ۔تہمت ۔بہتان)

ضَرّ ''۔مصدر ہے(کسی کو تکلیف دینا۔کسی کو نقصان دینا۔کسی کا کچھ بگاڑ دینا۔کسی کو کسی کام کے کرنے پہ مجبور کرنا۔اندھا ہونا۔نابینا ہونا۔پہلی بیوی پر سوکن کر لینا دوسری شادی کر لینا۔تنگی ۔تکلیف ۔بدحالی۔)

نَفْع ''۔مصدر ہے(نفع دینا۔فائدہ پہنچانا۔۔کسی کے کام آنا۔کسی کیساتھ اچھائی کرنا۔اچھائی ۔۔بھلائی ۔فائدہ۔منافع ۔کمائی ۔ہوا)

فَجّ ''۔جمع ۔فِجَاجٌ ۔اَفْجَاجٌ ۔مصدر بھی ہے(رستہ ۔کھلا راستہ جو دو پہاڑوں کے بیچ میں سے نکلتا ہو۔کچّا پھل ۔پھاڑنا۔کشادہ کرنا)

بَیْت ''۔جمع ۔بُیُوْتٌ ۔اَبْیَاتٌ ۔بھی ہے

(گھر ۔رہائش گاہ۔رہنے کی جگہ۔جائے سکونت ۔عزّت ۔شرف ۔اہل وعیال ۔بال بچے۔

شعراء کی اِصطلاح میں شعر کو(بَیْتٌ) کہتے ہیں۔جب اِس کو مخصوص کرنا ہو تو اِضافت کیساتھ اِستعمال کرتے ہیں جیسے:

(بَیْتُ اللہِ۔اللہ کا گھر)

شرعی اِصطلاح میں اللہ کا گھر مسجد یا عبادت خانہ کو کہتے ہیں یہ شرعی اِصطلاح محمّدی اِسلام کا رائج کردہ ہے کیونکہ دوسرے آسمانی ادیان میں عبادت خانوں کو(صَوَامِعُ ،بِیَعٌ ،صَلَوَاتٌ) کہا گیا ہے جبکہ (مَسَاجِدُ) کا لفظ صرف مسلمانو کے عبادت خانوں پر بولا گیا ہے

(بَیْتُ المَالِ ۔مال جمع رکھنے کا گھر)

(بَیْتُ الْمَالِ) گودام یا اِسٹور کو بھی کہتے ہیں لیکن جب حکومت یا سلطنت کے مالی خزانہ پر اِطلاق کیا جائے تو یہ شرعی یا عرفی اِصطلاح کہلائے گی اِس اِصطلاح کے مطابق (بَیْتُ الْمَالِ) ہر اُس مالی خزانہ پر بولا جا سکتا ہے جس میں سلطنت کی تمام رعایا کے مالی حقوق شامل ہیں

عَادٌ ۔اِسمِ علم مرتجل ہے

(یہ لوگ ھُوْد علیہ السّلام کی قوم اور برادری کے لوگ ہیں جن کو ھود علیہ السّلام پر ایمان نہ لانے اور اُن کا دینِ الٰہی سے کھلی بغاوت کرنے کی پاداش اور جرم میں سخت تریں اور طاقتور آندھی کے عذاب میں پکڑا گیا تھا یہ آندھی اُن پر آٹھ دنوں اور سات راتون تک مسلسل مسلّط رکھی گئی

اِس عذاب کے ذریعے اُن کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا اُس آندھی میں اِتنا زور تھا کہ بڑے بڑے نامور طاقتور لوگوں کو پچھاڑ کر منہ کے بل گرا دیتی تھی اور اُن کی لاشیں زمیں پر اِس طرح پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے کھجور کے کتے ہوئے تنے پڑے ہوئے ہوں قرآن نے سورۂ الحاقہ میں اِس واقعے کو مختصر مگر نہایت ہی جامع لفظوں میں بیان کیا ہے۔

کجھگفد سا؛ کجھھگلگففاِ س کو دوسری جگہ منتقل کرنا ہے   (صالح علیہ السّلام کی قوم ہے جنھوں نے صالح علیہ السّلام سے اونتنی اور اونٹنی کے بچہ کا معجزہ مانگا تھا پھر اُن کی مسلسل بغاوتوں کی بنیاد پر اُن کو چیخ کے عذاب میں پکڑ لیا گیا تھا اِس قوم کے بارے مین قرآن بتاتا ہے کہ بڑی قوّت والے تھے جو اپنی قوّت کے بل پر بڑے بڑے مضبوط پہاڑون کو اپنے ہاتھوں سے توڑ کر اور تراش کر اپنے لئے محفوظ قلعے تعمیر کرتے تھے۔

عَوْدٌ ۔مصدر ہے (لوٹنا یا واپس ہونا۔دوبارہ آنا۔کسی کام کو چھوڑ دینے کے بعد دوبارہ شروع کرنا یا کرنا۔

عِلمِ فرائض کی اِصطلاح میں (عَوْدٌ) ذوی الفروض کو عصبات کی غیر موجودگی میں تقسیم سے باقیماندہ مال دوبارہ دینے کو کہتے ہیں یاد رہے کہ باقیماندہ مال لینے والے صرف ماں، باپ اور دادا ہیں)

قَصْرٌ ۔جمع قُصُوْرٌ ۔مصدر بھی ہے

(محل اِس معنیٰ کے مطابق صَرْحٌ کا ہم معنیٰ ہے)عالیشان وسیع وعریض قلعہ یا گھر۔چھوٹا کرنا۔کم کرنا۔مختصر کرنا۔کمی و کوتاہی کرنا۔(بال کٹوانا یا ترشوانا اِس معنیٰ میں (حَلْقٌ) کی ضد ہے جس کا معنیٰ بال مونڈھنا ہے)۔کسی خاص کام کے کرنے کا پابند کر دینا۔(قَصْرٌ ۔طُوْلٌ کی بھی ضد ہے)

شرعی اِصطلاح میں سفر کے اندر چار رکعت والی نمازوں کو دو کر کے ادا کرنا اور رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کے اندر روزہ نہ رکھنا قصر کہلاتا ہے۔

عِلمِ بلاغہ کی اِصطلاح میں جملے سے زوائد کو حذف کر کے کلام کو بلیغ بنانے کیلئے مختصر کرنے کو قصر کہتے ہیں جیسے [۱] (زَیْدٌ اَسَدٌ) کہہ کر حرفِ تشبیہ اور سببِ تشبیہ دونوں کو حذف کر دینا۔[۲] اِسی طرح (نَعَم یالاَ) کیساتھ جواب دے سکنے والے جوابیہ جملوں سے پورے جملے کو حذف کر دینا خواہ جملہ اِسمیہ ہو یا فعلیہ ہو۔[۳] صرف مبتدا کو حذف کر دینا۔[۴] صرف خبر کو حذف کر دینا۔[۵] صرف فاعل کو حذف کر دینا جیسے تمام افعالِ مجہولہ کا حال ہے۔[۶] صرف فاعل اور مفعول کو حذف کر دینا۔[۷] صرف فعل اور مفعول کو حذف کر دینا۔[۸] فعل اور

فاعل کو حذف کر دینا وغیرہ)

اَلفُ ‘‘۔جمع ۔اُلُوْفٌ ۔آلاَفٌ مصدر بھی ہے

(اِسمِ عدد ہے جس کا اِطلاق ایک ہزار پر ہوتا ہے۔محبّت کرنا۔دوستی کرنا۔پیار کرنا۔کسی شخص یا جگہ سے مانوس ہونا یا کسی کام کا عادی ہونا۔پالنا پوسنا اِسی سے پالتو یا گھریلو جانور کو (اَلْحَیَوَانُ الْمَاْلُوْفُ) کہا جاتا ہے

اَخْذٌ ‘‘۔مصدر ہے (قَبْضٌ کا ہم معنیٰ ہے۔لینا یا وصول کرنا۔اپنے قبضے میں کر لینا۔کسی چیز کو قبضے میں کر لینے کے بعد مالک بن جانا۔کسی مجرم یا ملزم کو گرفتار کرنا اور سزا دینا۔کسی مجرم کو پکڑ کر جان سے مار دینا۔کوئی بھی چیز حاصل کرنا خواہ وہ چیز عِلم ہو یا مادّی چیز ہو۔شروع کرنا آغاز کرنا۔اپنانا یا عمل کرنا۔اثر انداز ہونا۔)

قَدْرٌ ‘‘۔جمع ۔اَقْدَارٌ ۔مصدر بھی ہے (مقدار۔تخمینہ۔اندازہ۔قابو پالینا یا گرفتار کرنا۔معیشت یا مالی تنگی کرنا۔فیصلہ۔قدر و منزلت۔طاقت اور قوّت۔احترام اور وقار۔

جب لفظِ (قَدْرٌ) کو لفظِ (لَیْلَۃٌ) کا مضاف اِلیہ بنا کر (لَیْلَۃُ الْقَدْرِ) پڑھا جائے تو شرعی اِصطلاح میں ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی بھی ایک طاق رات مراد ہوتی ہے۔اور جب لفظِ (قَدْرٌ) کو لفظِ (اللہ) کی طرف مضاف کر کے (قَدْرُ اللہِ) پڑھا جائے تو شرعی اِصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا عِلم مراد ہوتا ہے جس کو عام طور پر اللہ کی تقدیر کہتے ہیں نیز قضاء اللہ بھی کہتے ہیں۔

تقدیر پر اِیمان اور دلی یقین رکھنا چھ اُصولِ اِیمان میں سے ایک بہت اہم رکن ہے اِسی رکن کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے اِس بڑی دنیا کو وجود میں لایا ہے اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ کی تقدیر کے مطابق ہو رہا ہے کیونکہ تقدیر ہی اللہ تعالیٰ کا مستقل لائحۂ عمل اور ٹھوس پروگرام ہے جس کے تحت اِس کائنات کا مکمّل نظام منظّم طور پر چلا رہا ہے اللہ کا یہ مستقل لائحۂ عمل اور ٹھوس پروگرام نہ جذباتی بنیاد پر مبنی ہے نہ اِنتقامی بنیاد پر مشتمل ہے نہ ہنگامی اساس پر حاوی ہے نہ توہّمات وتخیّلات پر محیط ہے نہ کوئی نیا ہے بلکہ اللہ کا تخلیقِ کائنات کا یہ پروگرام ازلی ہے یعنی جب سے اللہ کی ذات کا وجود ہے اُسی وقت سے اُس کا یہ پروگرام چلا آ رہا ہے جس کو تشکیل دینے اور طے کرنے میں کوئی دوسرا قطعاً شریک نہیں۔

لھذا جو شخص تقدیر کو نہ مانے یا اِس میں اپنی سوچوں کو دخل دے تو ایسا شخص بلا شک وشبہ دینِ اِسلام سے خارج ہے اِس لئے کہ اِس دنیا کے دینی اور دنیاوی تمام اُمور تقدیر پر ہی منحصر ہیں یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جس شخص نے تقدیر کو نہ مانا تو گویا کہ اُس نے اللہ کے کسی بھی حکم یا نظام کو نہیں مانا ہے۔اللہ کے رسول محمّد ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تقدیر کی وجہ سے میری امّت کے دو گروہ گمراہ ہو جائیں گے اُن گروہوں کے نام لیکر فرمایا تھا کہ وہ دو گروہ (قدریہ اور جبریہ) ہیں۔

قدریہ وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اِس دنیا کا نظام اللہ کی تقدیر کے مطابق نہیں چل رہا ہے بلکہ اِس کا نظام خود بخود ہی چل رہا ہے اللہ کا اِس میں معمولی دخل بھی نہیں ہے اِس قسم کے لوگوں کو دہریہ بھی کہتے ہیں اِس عقیدہ کے حامل لوگوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

مذمّت کیساتھ بیان کیا ہے اِرشاد گرامی ہے: (اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیٰ وَمَا یُھْلِکُنَا اِلَّا الدَّھْرُ) الآیہ۔ ہماری دنیاوی زندگی اِس کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتی کہ ہم خود اِس دنیا میں جی اُٹھتے ہیں اور ہم خود ہی اپنی مرضی سے مرجائیں گے اور اگر بفرضِ محال کوئی ذات فنا کرسکتی ہے تو وہ ذات اللہ کی ذات نہیں بلکہ ہمیں فنا کرنے والا تو زمانہ ہے جب زمانے کو ہماری ضرورت نہ رہے تو ہمیں فنا کردے گا

زمانے سے اِن لوگوں کا مقصد اللہ کی ذات کا اِنکار ہے کیونکہ اِن کی بات کا مقصد یہ ہے کہ اُن کی موت وحیات، مرگ وزیست اور مرنے جینے کا تعلّق اللہ کی ذات سے نہیں بلکہ زمانے سے ہے گویا کہ زمانہ اور اللہ کی ذات الگ الگ ہیں اور زمانے پر اللہ کا کوئی تسلّط نہیں ہے اِس نقطۂ نظر سے یہ لوگ اللہ کی ذات کے منکر اور (دَھْرٌ) کے معترف ہونے کی وجہ سے (دَھْرِیّہ) کہلاتے ہیں یہ نظریّہ اِلحاد اور لادینی ہے کیونکہ یہ اِسلامی نقطۂ نظر سے متصادم ہے اگرچہ اِسلامی نقطۂ نظر سے (دَھْرٌ) بھی اللہ ہی کی ذات کو کہتے ہیں جس کی وضاحت ایک حدیثِ قدسی سے ہوتی ہے ارشاد ہے:

(یُؤْذِیْنِی ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ) آدم کا بیٹا یعنی اِنسان زمانے کو برا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتا ہے اِس لئے کہ زمانہ تو میں خود ہی ہوں میں ہی رات اور دن کے مختلف حالات پلٹ پلٹ لاتا ہوں۔

بتایا جاتا ہے کہ دنیا کے نقشے پر چین واحد ملک ہے جہاں کے غیر مسلم باشندے دہریت اور لادینیت کے پیروکار ہیں ویسے تو غیر آسمانی ادیان کے اکثر وبیشتر ماننے والے سب کے سب دہریہ ذھن رکھتے ہیں نیز وہ لوگ بھی دہریہ عقائد کے پیروکار ہیں جو قیامت اور قیامت میں جزاوسزا کے منکر ہیں

ہندومت کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ یہ دنیا کبھی بھی ختم نہیں گی اور اِس دنیا میں ہمیشہ کیلئے موت وحیات کا سلسلہ جاری رہے گا ہندو مذہب کی تعلیمات کے تحت ایک عقیدہ یہ بھی ہے جسے (تَنَاسُخُ الْاَرْوَاحِ) روحوں کی نقلِ مکانی کہتے ہیں اِس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جب کوئی مرجاتا ہے تو اُس مرنے والے کی روح کو دنیا میں نیا آنے والے کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے

ہندوؤں کا کہنا ہے کہ اگر مرنے والا نیک کردار تھا تو اُس کی روح کو کسی نیک شخص کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے یہ اُس کی نیکیوں کی جزا ہے جو اُسے دنیا میں دی گئی اور اگر مرنے والا بدکار تھا تو اُس کی روح کو کسی بدکار شخص کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے یہ اُس کی بدکاری کی سزا ہے جو اُسے دنیا میں ہی دی گئی ہے

یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے لھذا اِس پر اللہ ہی کا قانون چلے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے تحت قرآنِ کریم میں جگہ جگہ پر واضح کردیا ہے کہ یہ دنیا

فانی ہے اِس دنیا کے فنا ہوجانے کے بعد قیامت برپا ہوگی جس دن مرنے والے سب کے سب زندہ ہوکر میدانِ محشر میں جمع ہوجائیں گے اور سب بندوں کے اعمال کا حساب وکتاب کیا جائیگا جنّت ودوزخ کیصورت میں جزاوسزا دے دی جائے گی

دینِ اِسلام میں اِس عقیدہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ اِس عقیدے کو ماننا چھ ارکانِ اِسلام میں سے ایک بڑا رکن قرار

دیا گیا ہے جس کو مانے بغیر کسی کا ایمان قابلِ قبول نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی قیامت میں نجات کا پروانہ مل سکتا ہے

اِسلام نے (تناسخ الارواح) کے بجائے یہ عقیدہ فراہم کیا ہے کہ مرنے والوں کی روحیں کسی اور شخص یا مخلوق کے جسم میں نہیں ڈالی جاتیں بلکہ قیامت برپا ہونے تک نیک لوگوں اور مکمّل طور پر اِسلام پر چلنے والوں کی روحیں جنّت کے ایک طبقہ میں بڑے عیش وآرام کیساتھ رکھ دی جاتی ہیں اور اُن کو اعلیٰ قسم کی تیز مہک والی خوشبوؤں میں بسایا جاتا ہے جس طبقے کو (عِلّیین) کہتے ہیں (علّیین) اِسمِ مبالغہ (عِلّیٌ) مفرد کی جمع مذکر سالم کا صیغہ ہے جس کے معنیٰ ہیں بڑے نصیب اور بڑے مقام والے۔

پیغمبرِ اِسلام محمّد ﷺ کے اِرشادِ گرامی کے مطابق (عِلّیین) آسمان میں واقع ہے اور جنّت بھی آسمان میں ہے

اِسلامی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے درج ذیل مجرم قسم کے بندوں کی روحیں اُن کے مرنے کے بعد دوزخ کے ایک طبقہ میں انتہائی ذلّت وخواری کیساتھ بدبودار کپڑوں میں لپیٹ کر رکھ دی جاتی ہیں جس طبقے کو (سجّین) کہتے ہیں (سجّینٌ) بھی اِسمِ مبالغہ کا صیغہ ہے یہ (سجنٌ) سے ماٗخوذ ہے جس کا معنیٰ (قید خانہ) ہے لھذا (سجّینٌ) کا معنیٰ مبالغے کے مطابق سنگین اذیّتوں اور المناک عقوبتوں سے گھِرا ہوا قید خانہ ہوا۔ پیغمبرِ اِسلام محمّد ﷺ کے اِرشادِ گرامی کے مطابق (سجّینٌ) اِس کائناتِ ارضی کے نیچے واقع ہے۔

چنانچہ (سجّینٌ) والوں کو اُن کی بداعمالیوں کی پاداش میں قیامت کے روز باقاعدہ طور پر دوزخ میں ڈال کر سزا دے گا:۔

۱۔دینِ اِسلام کو قبول نہ کرنے والوں کو۔

۲۔اِسلام میں داخل ہو کر اِسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے والوں۔

۳۔فرامینِ پیغمبر پر قدغن لگا کر آتشِ اِلحاد سُلگانے والوں کو۔

۴۔خود کو قرآن اور اِسلام کے دوستدار گردان کر من پسند من گھڑت تفسیر وتشریح کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو اِسلام سے بہکانے کا تاج اپنے سروں پر سجانے والوں کو۔

۵۔محمّد ﷺ کی ختمِ رسالت کے منکروں کو۔

۶۔قرآن وسنّت کے پیش کردہ عقائد وتعلیمات میں اپنی طرف سے ردّوبدل کرنے والوں کو۔

۷۔محرّمات میں ملوّث بدکار لوگوں کو۔

۸۔فحّاشی کو فروغ دینے والوں کو۔

۹۔قحبہ خانوں کے محافظوں کو۔

۱۰۔ناجائز ذرائعِ کاروبار اپنانے والوں کو۔

۱۱۔سودی کاروبار میں ملوّث ہونے والوں کو۔

۱۲۔ظالم حکمرانوں کو۔

۱۳۔ نا اِنصاف قاضیوں کو۔

۱۴۔ اللہ کی سرزمیں پہ خون ریزی، قتل وغارتگری، دہشت گردی، ڈکیتی کی وارداتوں کے ذریعے امنِ عامّہ کو تار تار کرنے والوں کو۔

۱۵۔ انڈے کے خول میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے لوگوں پر خواہ مخواہ کفر کے فتوے دینے والوں کو۔

۱۶۔ اللہ کی وسیع وعریض جنّت کو مرغی کا ڈربا سمجھنے والوں کو۔

۱۷۔ اللہ اور اُس کے رسول سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر جنّت اور دوزخ کی چابی اپنے ہاتھوں میں لیکر خوارج جیسے زندیقوں کی روش پر چلنے والوں کو۔

۱۸۔ فروعی اِختلافات اور چھوٹے چھوٹے مسائل کو ہوا دیکر مسلمانوں کی اِجتماعیّت کو نقصان پہنچانے والوں اور ڈیڑھ اِنچ کی مسجدیں بنانے والوں کو۔

۱۹۔ دینِ اِسلام کے نظامہائے زندگی میں سے کسی بھی شعبے میں کیڑے نکالنے والوں کو۔

۲۰۔ اِسلامی طرزِ معاشرت کے قیام کے مخالفوں کو۔

۲۱۔ خلافتِ اِسلامیہ کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو۔

۲۲۔ علاقائیت، لسانیات، قومیّت رنگ ونسل کی برتری کی بنیاد پر وحدتِ اِسلام کو پارہ پارہ کر کے پھر سے چودہ سو سال پہلے کی جاہلیّت کا دور لانے کی کوشش اور تگ ودو کرنے والوں کو۔

۲۳۔ اللہ کے باغیوں کو۔

۲۴۔ دین کے غدّاروں کو۔

۲۵۔ خود ساختہ مذاہب کے پیروکاروں کو۔

۲۶۔ بدعات وخرافات کے دِلدادوں کو۔

۲۷۔ شرکیہ اعمال وکردار کو عقیدۂ توحید کا مصنوعی لبادہ پہنانے والوں کو۔

۲۸۔ اِسلام کے شفّاف چہرے کو غیر اِسلامی عقائد ونظریات کے ذریعے داغدار کرنے والوں کو۔

جبریہ وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اِس دنیا کا مکمل نظام اللہ کی تقدیر کے مطابق چل رہا ہے اور اِس دنیا میں جو کچھ نیکی اور بدی ہو رہی ہے سب اللہ ہی کروا رہا ہے یعنی نیکی اور بدی کرنے میں اِنسان خود مختار نہیں بلکہ اللہ بالجبر کرواتا ہے اِس وجہ سے اِن لوگوں کو جبریہ اور جھمیہ کہتے ہیں

اِس عقیدے کے بانی جہم بن صفوان اور بشر مرّیسی ہیں اِن کا کہنا ہے کہ نعوذ بااللہ اللہ ظالم ہے اگر اُس نے ایسے کام کے کرنے پر کسی کو سزا دی جس کو اُس نے خود کروایا ہے

جبریہ اور جھمیہ کا یہ عقیدہ باطل ہے اِسلام کا اِس بارے میں صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے نیکی اور بدی سب کچھ پیدا کی ہے اور اپنے بندوں کو کھلی چھوٹ دی ہے کہ وہ اپنی عقل و دانش کو اِستعمال کرتے ہوئے کتاب وسنّت اور آسمانی تعلیمات سے روشنی لیتے ہوئے نیکی کو اِختیار کرے یا بدی کو اپنائے دنیا میں اللہ کی طرف سے کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے لیکن قیامت کے روز نیکی کرنے پر جزا اور بدی کرنے پر سزا ضرور ملے گی اِس سلسلے میں ذرہ برابر بھی زیادتی نہیں ہوگی۔

تقدیر کا عنوان وہ عنوان ہے جو کلّی طور پر اِنسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا اِس لئے اِس میں چہ مے گوئی اور زیادہ تحقیق کرنے سے اللہ اور اُس کے رسول محمّد ﷺ دونوں نے سختی کیساتھ روکا ہے

غَیۡرٌ ‘‘۔جمع ۔اَغۡیَارٌ۔(علاوہ۔سوائے۔حرفِ اِستثناء(اِلاّ) کا ہم معنیٰ ہے یہ عام طور پر مضاف اِستعمال ہوتا ہے اِس کا مضاف اِلیہ اِسمِ ظاہر بھی ہوتا ہے اور اِسمِ ضمیر بھی

دونوں صورتوں میں لفظِ (غَیۡرُ) پر ماقبل عامل کے مطابق اِعراب پڑھا جاتا ہے اور مضاف اِلیہ بدستور مجرور ہی ہوتا ہے

فرق صرف اِتنا ہے کہ اِسمِ ظاہر مضاف اِلیہ لفظوں میں مجرور ہوتا ہے جبکہ مضاف اِلیہ بننے والی ضمیر صرف ایک صورت میں مجرور ہوتی ہے جب لفظِ (غَیۡر) سے پہلے آنے والا عامل جر دینے والا ہو یا کسی متبوعِ مجرور کا تابع بن کے آئے اب آپ پوری بحث کی تفصیلی مثالیں ملاحظہ کریں جیسے:

(مَاجَآءَغَیۡرُ زَیۡدٍ)زید کے علاوہ کوئی بھی نہیں آیا

اِس مثال میں (غیر) کا اِعراب مرفوع ہے کیونکہ یہ (جَآءَ)فعلِ لازم کا فاعل ہے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے

(مَا زُرۡتُ غَیۡرَ زَیۡدٍ)میں زید کے سوا کسی سے بھی نہیں ملا

اِس مثال میں (غیر) کا اِعراب منصوب ہے کیونکہ یہ (زُرۡتُ)فعلِ متعدّی اور اُس کے فاعل کا مفعول بہٖ ہے اور یہ بات تو مشہور ہے کہ مفعول بہٖ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے

(مَا رُحۡتُ اِلیٰ غَیۡرِ زَیۡدٍ)میں زید کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں گیا

اِس مثال میں (غیر) کا اِعراب مجرور ہے کیونکہ اِس سے پہلے (اِلیٰ) حرفِ جر آیا ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ حرفِ جر اپنے بعد آنے والے بعد آنے

والے ہر اِسمِ ظاہر کو لفظوں میں مجرور کردیتا ہے

(مَا ذَھَبۡتُ اِلیٰ غَیۡرِہٖ)میں اِس کے علاوہ کسی کی طرف نہیں گیا

اِس مثال میں لفظِ (غَیۡرِہٖ) کی ضمیر لفظوں میں مجرور ہے اِس کی وجہ یہ ہے اِس کا مضاف جو کہ لفظِ (غَیۡر) ہے وہ حرفِ جر (اِلیٰ) کی وجہ

سے مجرور ہے اور یہ نحوی قانون ہے کہ اِس طرح کی ترکیبِ اِضافی والی ضمیرِ مجرور متّصل پرلفظوں میں ہی جر پڑھا جاتا ہے جب اِن سے پہلے سترہ حروفِ جارّہ میں سے کوئی بھی حرفِ جر آئے جیسے:

(اِلٰی غَیرِ ہٖ ۔ اِلٰی غَیرِ ہِمَا ۔ اِلٰی غَیرِ ہِم ۔ اِلٰی غَیرِ ہِنَّ ۔)

درج بالا چار ضمائرِ مجرور متّصلہ ہمیشہ لفظوں میں مجرور پڑھی جائیں گی جب اُن سے پہلے کوئی بھی حرفِ جر آئے جیسے سب گزری ہوئی مثالیں ہیں یا مجرور کے تابع ہوکر آئے جیسے:

(زَیدٌ یُعرَفُ بِغَیرِ اسمِہٖ) زید اپنے نام کے بغیر جانا جاتا ہے ۔یعنی وہ اپنے لقب یا کنیت یا تخلّص سے پہچانا جاتا ہے

درج بالا مثال میں (اِسمِہٖ) کی ضمیر مجرور متّصل لفظِ (غَیر) کے تابع ہوکر آنے کی وجہ سے مجرور ہوئی ہے

کَرُہ ‘‘ ۔مصدر ہے ۔(ناپسند کرنا ۔نہ چاہنا ۔اِنکار کرنا ۔مشقّت یا تکلیف ۔اذیت یا تنگی ۔جبر کرنا)

شَیٔ ‘‘ ۔جمع اَشْیاء (موجود چیز جس کے بارے میں کچھ جانا جا سکے اور اس کے متعلق دوسروں کو آگاہ کیا جا سکے ۔کوئی بھی مادّہ ۔ہر مخلوق کو کہا جاتا ہے)

بَعْض ‘‘ ۔جمع ۔اَبعَاضٌ (کسی چیز کا کچھ حصہ ،تھوڑا حصہ ،اگر وہ چیز عددوں میں ہو تو چند عدد ۔ایک عدد ۔چند چیزیں یا چند لوگ ۔مچھر کا کاٹنا ۔کئی حصوں میں بانٹنا)

مَال ‘‘ ۔جمع ۔اَمْوَالٌ (سرمایہ ۔جمع پونجی ۔صلاحیت کو بھی مال کہا جاتا ہے کیونکہ اِس کے ذریعے اِنسان مال کما سکتا ہے)

سَمْع ‘‘ ۔جمع ۔اَسْمَاعٌ ۔اَسْمُعٌ (کانوں سے سننا ۔قوّتِ سماعت ۔کانوں کے سننے کی طاقت ۔کان کو بھی کہا جاتا ہے جس طرح آذَانٌ بھی کہتے ہیں جو کہ (اُذُنٌ) کی جمع ہے)

مَوْج ‘‘ ۔جمع ۔اَمْوَاجٌ (پانی کی لہر ۔تھپیڑے ۔پانی کی طغیانی ۔پانی کی سرکشی ۔دریا یا سمندر کے پانی کا چڑھ آنا یا بڑھ جانا)

نَار ‘‘ ۔جمع نِیرَانٌ ۔اَنْوُرٌ ۔نِیَرَۃٌ (آگ ۔ہر شعلہ والی چیز ۔ہر جلانے والی چیز ۔ہر بھڑک اُٹھنے والی چیز جو لکڑی ،کوئلہ ،تیل ،گیس ،ڈیزل ،پیٹرول وغیرہ سے حاصل کیجاتی ہے)۔

رَسّ ‘‘ (کنواں ۔پرانا کنواں ۔درختوں کا جھنڈ یا جنگل ۔علامت یا نشان ۔کسی چیز کی ابتدا یا پہلا حصہ ۔)

نَوْم ‘‘ ۔مصدر ہے (نیند ۔سو جانا ۔)

قَبْض ‘‘ ۔مصدر ہے ۔(سمیٹ لینا ۔انگلیوں کے کنارے سے چیزوں کو پکڑ لینا ۔ہاتھ روک لینا ۔کسی شخص کو کام کرنے سے روک لینا ۔کنارا ۔روح کو قبض کر لینا ۔فوت کر دینا ۔جان نکال لینا ۔قبضہ کرنا ۔وصول کر لینا ۔پکڑ لینا ۔تھام لینا ۔کسی مجرم یا ملزم کو گرفتار کرنا ۔کسی بھی چیز سے مٹھی بھرنا ۔

جَمْع ‘‘ ۔جمع ۔جُمُوْعٌ ۔جَمَاعَاتٌ (فوج ۔لوگوں کا ایک بڑا گروہ ۔اتفاق و اتحاد ۔ایکا ۔

شرعی اصطلاح میں قیامت کے دن کو یوم الجمع کہا جاتا ہے کیونکہ اُس دن سب لوگوں کو میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔عرفِ عام میں کسی بھی اجتماع والے دن کو یوم الجمع کہا جاتا ہے)

فَوْجٌ ۔جمع ۔اَفْوَاجٌ ۔فُؤُوْجٌ (لوگوں کا ایک گروہ ۔لشکر کا ایک دستہ ۔سپاہی ۔محافظ ۔

عرفِ عام یا اِصطلاح میں فوج نوجوانوں کا وہ حصّہ ہے جس کو ملک وقوم اور مذہب وملّت نیز سرحدوں کی حفاظت کیلئے مختص کیا جاتا ہے جن کو با قاعدہ ماہانہ تنخواہیں دیجاتی ہیں اور کیمپوں اور بیرکوں میں بسایا جاتا ہے تا کہ بوقتِ ضرورت اُن کومہم پر روانہ کیا جا سکے ۔فوج کا با قاعدہ سلسلہ خلیفہٴ ثانی امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ نے قائم کیا تھا جواب تک جاری ہے)

رَھطٌ ''۔جمع ۔اَرْھُطٌ ۔اَرْھَاطٌ ۔رُھُوْطٌ (بڑے بڑے لقمے بنا کر کھانا کھانا ۔قوم ۔قبیلہ ۔لوگوں کا ایک گروہ جس میں تین اشخاص کم از کم شامل ہوں)

صَرْحٌ ''۔جمع ۔صُرُوْحٌ ۔اَصْرَاحٌ ۔اَصْرِحَۃٌ (محل ۔خوبصورت عمارت ۔صراحت کرنا ۔وضاحت کرنا ۔کھول کھول کر بیان کرنا)

حَشْرٌ ''۔مصدر ہے

(اکٹھا کرنا یا جمع کرنا ۔کسی شخص کو اُس کے وطن سے بلوا کر جلاوطن کر دینا ۔

شرعی اِصطلاح کے مطابق قیامت کے دن سب لوگون کو میدانِ محشر میں جمع کرنا تا کہ اُن کے اعمال کا حساب وکتاب کیا جائے اُن کو اُن کی نیکی یا بدی کی بنیاد پر جزا وسزا دیجائے ۔

مَدٌّ ۔ج ۔مُدُوْدٌ ۔اَمْدَادٌ (کھینچنا ۔لمبا کرنا ۔مدد کرنا ۔دستگیری کرنا ۔ہاتھ بڑھانا ۔علمِ تجوید کی اِصطلاح میں حروفِ مدّہ یعنی واوالف اور یا ساکنہ کو تلفّظ کرنے میں اپنی اصل مقدار سے زیادہ لمبا کر کے پڑھنا مد کہلاتا ہے ۔ڈھیل دینا ۔مہلت یا فرصت دینا ۔)

عَزْمٌ ۔ج ۔عَزَائمٌ (اِرادہ کرنا ۔قصد کرنا ۔کسی کام کو کرنے کی نیت کرنا ۔پکّا اِرادہ کرنا ۔حقیقت پر اترنا ۔ثابت قدم رہنا ۔عزومہ یعنی کسی کھانے کی یا خوشی کی تقریب میں شرکت کی دعوت دینا)

وَھْنٌ ۔ج ۔اَوْھَانٌ ۔وُھُوْنٌ ۔مصدر بھی ہے

(جسمانی طور پر بہت زیادہ کمزور ہونا اور کام کاج کرنے کی ہمت نہ رہنا ۔ڈھیلا ہو جانا ۔آسان ہونا ۔معمولی حیثیت کا حامل ہونا ۔بے حیثیت ہونا ۔لالچی ہونا ۔دنیا طلبی کا شکار ہونا)

رَبْطٌ ۔ج ۔رُبُوْطٌ ۔رَوَابِطُ ۔مصدر بھی ہے

(باندھنا ۔جوڑنا ۔تعلّق قائم کرنا ۔ترتیب دینا ۔خود کو کسی کام کے پابند کرنا ۔دل بندھانا ۔حوصلہ دلانا دل بڑھانا)

مَشْیٌ (پیدل چلنا ۔قدموں کی چال ۔روانہ ہونا ۔جانا ۔)

بَیْنٌ (جدائی ۔ناچاکی ۔ناراضگی ۔دشمنی ۔فساد یا بگاڑ ۔دوری ۔درمیان ۔نمایاں ہونا ۔رشتہ داری ۔کنارا ۔دور دراز علاقہ)

قَتْلٌ (کسی کو جان سے مار دینا۔)

وَیْلٌ (ھلاکت۔تباہی۔بربادی۔افسوس۔جہنّم کی ایک وادی یا طبقہ۔عذاب۔ناخوشگواری)

وَجْہٌ۔ج۔وُجُوْہٌ۔اَوْجُہٌ۔اَجْوُہٌ

(چہرہ جس پر آنکھیں، ناک اور منہ کے اعضاء ہیں۔سبب۔علّت۔وجہ۔قِسم۔قصد، ارادہ ونیت۔عزّت۔ذات یا جسم۔آمنے سامنے۔طرف یا جانب۔طریقہ۔اسلوب۔رضا یا خوشنودی۔کسی بھی چیز کے شروع کا حصہ سامنے کا حصّہ۔صَدْرٌ کا مترادف۔قوم کا سربراہ۔صاحبِ عزّت)

سَبْقٌ (سبقت لے جانا۔آگے بڑھ جانا۔پہل کرنا۔وقت گزر جانا۔دوڑ کا مقابلہ۔ریس لگانا)

ذَرْعٌ۔ج۔اَذْرُعٌ (پورا ہاتھ۔کلائی۔ناپنا تولنا)

لَھْوٌ۔مصدر ہے

(کھیل اور تماشہ۔ڈھول باجا۔کوئی بھی چیز جو انسان کو غفلت میں ڈال دے یا غافل بنا دے اور اللہ کی یاد یا عبادت میں رکاوٹ بن جائے جیسے ٹی وی، میلہ، فلم، ویڈیو، سرکس وغیرہ دیکھنا یا میچ دیکھنا یا کھیل اور تماشہ کے کاموں میں خود شرکت کرنا۔توجہ ہٹ جانا۔کھیل تماشہ کا دلدادہ و شوقین ہونا)

بَسْطٌ (پھیلا دینا۔بچھا دینا۔دسترخوان بچھا دینا۔کوئی سا بچھونا بچھا دینا۔وسیع کرنا۔کشادہ کرنا۔تفصیل سے بیان کرنا۔تتّر بتّر کر دینا۔بے ترتیب کر دینا)

ضَعْفٌ۔مصدر ہے

(کمزوری۔ناتوانی۔لاغری)

بَعْثٌ۔ج۔بُعُوْثٌ۔مصدر بھی ہے

(لشکر۔فوج۔بھیجنا۔روانہ کرنا۔اِرسال کرنا۔زندہ کر کے اُٹھانا۔مرنے کے بعد زندہ کر کے اُٹھانا۔دستہ۔ٹولہ۔انبیاء بھیجنا۔شرعی اصطلاح میں قیامت کا ایک نام)

طَبْعٌ۔ج۔طِبَاعٌ۔طَبَائِعُ۔مصدر بھی ہے

(طبیعت۔مزاج۔فطرت۔عادت۔اطوار۔طباعت کرنا یا چھاپنا۔مہر لگا دینا۔)

وَقْرٌ۔ج۔وُقُوْرٌ۔اَوْقَارٌ۔مصدر بھی ہے

(پردہ۔ڈاٹ۔بھاری وزن۔برسات سے لدا ہوا بادل۔سوراخ بند کرنے کی چیزیں۔روک۔بوجھ یا وزن، عزّت اور وقار سے

رہنا۔)

بَثٌّ (پھیلانا۔ بڑھانا۔ زیادہ کرنا۔ عام کرنا۔ تتر بتّر کرنا۔ بے ترتیب کر دینا۔ مشہور کرنا۔ راز فاش کرنا۔ نشر کر دینا۔ پیدا کرنا۔ گرد و غبار کو اُڑا دینا۔ منتشر کر دینا۔ سخت

ترین افسردگی۔ ٹی وی یا ریڈیو پر کسی پروگرام کو نشر کرنا یا ریلے کرنا)

کَوْنٌ جمع۔ اَکْوَانٌ۔ مصدر بھی ہے (پیدا ہونا۔ وجود میں آنا۔ ہو جانا۔ بن جانا۔ دنیا۔ کائنات۔ مخلوقات۔ موجودات۔ عالم وجود۔ ہونا)

صَبْرٌ (برداشت کرنا۔ ظلم زیادتی کو سہہ کر جوابی کاروائی نہ کرنا اور خاموشی اختیار کر لینا۔ تنگی ، مصیبت اور آزمائش میں صبر کرنا۔ ڈٹ جانا۔ ثابت قدم ہونا۔ مصبّر بوٹی کا لیپ کرنا۔ کسی چیز کا ڈھیر بنانا۔ روک کے رکھنا)

صَوْتٌ۔ ج۔ اَصْوَاتٌ (آواز۔ اطّلاع۔ آگہی۔ کلام۔ قول۔ گفتگو۔ دعوت۔ نداء۔ نشریات۔ اچھا تذکرہ۔ اچھی شہرت۔ ریڈیو)

غَضٌّ (چشم پوشی کرنا۔ نگاہوں کو ہٹا لینا۔ نگاہیں جھکا لینا۔ نگاہیں نیچی کرنا۔ آواز کو پست کرنا یا کم کرنا۔ کسی کو اہمیت نہ دیتے ہوئے نگاہ پھیر لینا۔ کسی کی قدر و منزلت کو کم کرنا)

غَصٌّ (گلے میں کھانا یا ہڈّی وغیرہ کا اٹک جانا جس سے سانس بند ہو جائے۔ کسی جگہ کا عام لوگوں یا مہمانوں سے کھچا کھچ بھر جانا۔

نَسْلٌ (اولاد۔ بچے۔ سلسلۂ ولادت۔ سلسلۂ پیدائش۔)

مَلأٌ (بھر دینا۔ سیر کر دینا۔ پیک کرنا)

شَحْنٌ (گاڑی، کشتی، ریل یا کسی گودام میں مال بھرنا۔ کسی قلی یا مزدور پر سامان لاد دینا۔ مال چڑھانا۔ لوڈ کرنا۔ مال لوڈ کر کے روانہ کر دینا۔ کسی کے بارے میں کینہ رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ لوڈنگ کا کام کرنا۔ کارگو چلانا۔ فارورڈنگ ایجنسی چلانا)

نَسْیٌ (بھول جانا۔ بھلا دینا۔ فراموش کرنا۔ یاد نہ کرنا)

عَرْش۔ ج۔ اَعْرَاشٌ۔ عُرُوْشٌ۔ عُرُشٌ۔ عِرَشَۃٌ۔ عَرَائِشُ (بادشاہ کا تخت۔ بلندی۔ حکومت کی کرسی۔ محل۔ گھر کی چھت۔ خیمہ۔ ٹینٹ۔ پرندے کا گھونسلا۔ چھپّر۔ انگوروں کی حفاظت کیلئے بنائے جانے والا چھتّہ یا لکڑیوں اور چھڑیوں کا چھپّر۔)

با۔ اِسمِ ثلاثی مزید فیہ کے اوزان

اِسمِ ثلاثی مزید فیہ کے لامحدود اوزان ہیں اِس کے تحت درج ذیل اسماء ہیں جن کو علماءِ گرامر نے بڑی تحقیق کیساتھ بیان کر دیا ہے اِن اِسموں کو جدا جدا طور پر جاننے سے ہمیں الفاظ کے اندر موجود حروفِ اصلیہ اور زائدہ کا واضح طور پر پتہ چل سکتا ہے

ا۔ وہ تمام مفرد مذکر کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ ایک حرفِ زائد موجود ہے

ب۔ وہ تمام مفرد مؤنث کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ ایک سے زیادہ حروفِ زائدہ موجود ہیں جن حروفِ زائدہ کو مؤنث کی

علامت کے طور پر اِضافہ کیا گیا ہے اس قسم کے الفاظ کی تین ذیلی اقسام ہیں۔(مؤنث لفظی۔مؤنث مقصورہ۔مؤنث ممدودہ)

ج۔وہ تمام مفرد مؤنث کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی نہ کوئی حرفِ زائد موجود ہے جس کو مؤنث کی علامت کے طور پر اِضافہ نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ بعض مؤنثِ معنوی کا حال ہے

د۔وہ تمام تثنیہ کے الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ دو حروفِ زائدہ موجود ہیں

ج۔وہ تمام جمع مذکر سالم کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر (واؤ اور نون) کا اِضافہ کیا گیا ہے

ھ۔وہ تمام جمع مؤنث سالم کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر (الف اور تا کا اِضافہ کیا گیا ہے

و۔وہ تمام جمع مکسّر کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر کم از کم ایک حرف کا اِضافہ کیا گیا ہے

ز۔وہ تمام جمع مکسّر کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر دو حروف کا اِضافہ کیا گیا ہے

ح۔وہ تمام جمع مکسّر کے الفاظ جن میں جمع بنانے کی خاطر تین حروف کا اِضافہ کیا گیا ہے

ط۔ثلاثی مجرد کے اوزانِ مصادر میں سے وہ تمام اوزان جن مین تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ حروفِ زائدہ بھی ہیں جن کو مختلف اِضافی معانی کے حصول کے لئے اِضافہ کیا گیا ہے

ی۔ثلاثی مزید فیہ کے تمام اوزانِ مصادر جن میں ایک سے لیکر چار حروفِ زائدہ کو اس لئے اِضافہ کیا ہے تا کہ ان حروف کے اِضافے سے مختلف نئے معانی حاصل ہوں جن کا تعلّق خاصّیاتِ ابواب سے ہے

ک۔ثلاثی مجرد کے تمام اِسم الفاعل کے الفاظ خواہ اُن کا تعلّق ہفتِ اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے کسی بھی باب سے ہو

ل۔ثلاثی مزید فیہ کے تمام اِسم الفاعل کے الفاظ خواہ اُن کا تعلّق ہفتِ اقسام میں کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں سے کسی بھی باب سے ہو

ن۔ثلاثی مجرد کے تمام اِسم المفعول کے الفاظ خواہ اُن کا تعلّق ہفتِ اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے کسی بھی باب سے ہو

س۔ثلاثی مزید فیہ کے تمام اِسم المفعول کے الفاظ خواہ اُن کا تعلّق ہفت،اقسام میں سے کسی بھی قسم سے ہو یا ثلاثی مزید فیہ ابواب میں سے کسی بھی باب سے ہو

ع۔صفاتِ مشبّہہ کے تمام الفاظ جن میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی نہ کوئی زائد

حرف بھی ہو خواہ اُن صفات کا تعلّق ہفت ِ اقسام میں سے کسی بھی ثلاثی مجرد کے باب سے ہو

ف۔اِسم المبالغہ کے تمام اوزان جن میں مبالغے کا معنیٰ پیدا کرنے کیلئے حروف کا اِضافہ کیا گیا ہے

ص۔ اِسمِ التّفضیل کے تمام الفاظ جن میں معنوی برتری پیدا کرنے کیلئے حروف کا اِضافہ کیا گیا ہے

ض۔ اِسم الآلہ کے تمام اوزان

ظ۔ اِسم الظرف کے تمام اوزان

غ۔ اِسمِ نسبت کے تمام الفاظ

جیم۔ اِسمِ رباعی مجرّد کے اوزان

علماء گرامر کی تحقیق کے مطابق اِسمِ رباعی مجرد کے صرف چھ اوزان منظرِ عام پر آئے ہیں جو کہ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں یہ بات اچھی طرح ذھن نشین کر لیجئے کہ رباعی کے اوزان کے ذریعے صرف چار حروفِ اصلیہ والے الفاظ کی شناخت کی جاتی ہے اِن اوزان کے ہم وزن الفاظ ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے مقابلے میں بہت ہی کم اِستعمال ہیں

فَعْلَل ، فِعْلِل ، فُعْلُل ، فِعَلّ ، فِعْلَل ، فُعْلَل ،

اوزان	موزونات اور اُن کے معانی
فَعْلَل ،	جَعْفَر ’’(مرد کا نام۔ خربوزہ۔ گدھا۔ نہر۔ پانی سے بھری نہر۔
	لَمْلَم ’’()
	حَنْظَل ’’(اندرائن کا پھل)
	قَرْقَف ’’()
	حَدْرَد ’’()
	عَنْبَر ’’(ایک بڑی مچھلی)
فِعْلِل ،	زِبْرِج ’’(باریک بادل۔ سرخ بادل۔ سونا)
	سِمْسِم ’’()
	مِرْعِز ’’()
فُعْلُل ،	بُرْثُن ’’(شیر کے پنجے۔)
	سُنْدُس ’’(ریشم)
	بُرْجُد ’’()
	عُرْفُط ’’()
	دُمْلُج ’’()

فُستُق'' ()

بُوْبُوْ'' ()

سُنبُل'' (اناج کی بھالی)

زُخرُفٌ (بظاہر سج بنائی ہوئی چیز)

فِعَلَل'' هِزَبرَ'' (شیر)

قِمَطر'' ()

فِطحَل'' ()

فِعْلَل'' دِرهَم'' (چاندی کا سکّہ یا کاغذ کا نوٹ۔عرب امارات میں رائج الوقت کرنسی

هِجرَع'' (لمبے قد والا کبڑا مرد)

فُعْلَل'' جُخدَب'' (لمبی ٹانگوں والی سبز رنگ کی ٹڈ یاں)

طُحلَب'' ()

جُرشَع'' ()

دال۔ اِسمِ رباعی مزید فیہ کے اوزان

اِسمِ رباعی مزید فیہ کے پانچ اوزان ہیں اِن اوزان کے الفاظ بھی بہت ہی قلیل الاستعمال ہیں اِسی لئے اِن اوزان کے ہم وزن الفاظ کی بڑی قلّت ہے ذیل میں آپ کی اِفادیت کیلئے اوزان بمعہ ہم وزن الفاظ دئے جاتے ہیں

فَعَنْلَل''۔فَعَنْلُل''۔فِعْلِيْل''۔فَعْلُوْل''۔فِعْلَال''

اوزان	ہم وزن الفاظ اور اُن کے معانی
فَعَنْلَل''	غَضَنفَر'' (شیر)
	عَقَنقَل'' ()
	وَرَنتَل'' ()
	حَبَنطَی ()
فَعَنْلُل''	قَرَنفُل'' (لونگ)
فِعْلِيْل''	حِلتِيت''

عِفْرِیت ‘‘(قوی ھیکل جن ۔ بڑے قد وقامت والا جن ۔ لحیم شحیم جن ۔ بہت بڑا دیو)

قِنْدِیل ‘‘(لالٹین ۔دا ۔ چراغ ۔ قمقمے ۔ فانوس)

فُعْلُوْل ‘‘ سُحْنُوْن ‘‘()

قُدْمُوْس ‘‘()

فِعْلَال ‘‘ ضِرْغَام ‘‘()

ھا ۔ اِسمِ خماسی مجرد کے اوزان

اِسمِ خماسی مجرد کے اوزان بھی علماءِ گرامر کی تحقیق کے مطابق کل چھ ہیں ذیل

قارئین کے اِستفادے کیلئے اوزان کیساتھ اُن کے ہم وزن الفاظ بھی دئے گئے ہیں

فَعَلَّل ‘‘ ۔ فَعْلَلِل ‘‘ ۔ فِعْلَلّ ۔ فُعَلِّل ۔ فُعْلَلّ ۔ فُعْلَلِل

اوزان ہم وزن الفاظ اور اُن کے معانی

فَعَلَّل ‘‘ سَفَرْجَل ‘‘(ایک پھل کا نام ہے جس کو بہی دانہ کہتے ہیں)

یَلَمْلَم ‘‘(یمن کا ایک علاقہ ہے جو حجِّ بیت اللہ کرنے آنیوالوں کیلئے میقات ہے جہاں سے اِحرام باندھ کر اندر داخل ہوا جاتا ہے یہ میقات اُن تمام مسلمانوں کیلئے ہے جو اِس راستے سے مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے داخل ہونا چاہتے ہیں

عَجَنَّس ‘‘()

فَعْلَلِل ‘‘ جَحْمَرِش ‘‘()

فِعْلَلّ ‘‘ قِرْطَعْب ‘‘()

اِسْطَبْل ‘‘()

فُعَلِّل ‘‘ قُذَعْمِل ‘‘()

فُعْلَلّ ‘‘ عُرُنْتُق ‘‘()

فُعْلَلِل ‘‘ ھُنْدَلِع ‘‘()

واو ۔ اِسمِ خماسی مزید فیہ کے اوزان

علماءِ گرامر کی تحقیق کے مطابق اِسمِ خماسی مزید فیہ کے بھی پانچ اوزان ہیں ذیل میں اِن اوزان کے ساتھ اِن کے ہم وزن الفاظ بھی دئے جاتے ہیں

فَعْلَلَیْل ،، فَعْلَلُوْل ،، فُعَلْلِیْل ،،

اوزان	ہم وزن الفاظ اور اُن کے معانی
فَعْلَلَیْلٌ	خَنْدَرِیْس ،،(پرانی شراب)
	مَرْمَرِیْس ،،()
فَعْلَلُوْل ،،	یَسْتَعُوْر ،،()
	مَرْزَجُوْش ،،()
فُعَلْلِیْل ،،	کُنَاُبِیْل ،،()

جیسے:

الفاظِ مفرد مذکر		الفاظ، جمع مذکر	
جِسْم ،،	کوئی ایک بدن	اَجْسَام ،،	بہت سے بدن
رِجْل ،،	کوئی ایک ٹانگ	اَرْجُل ،،	بہت سی ٹانگیں
قِرْد ،،	کوئی ایک بندر	قُرُوْد ،، ۔قِرَدَۃ ،،	بہت سے بندر
جِلْد ،،	کوئی ایک کھال یا چمڑا۔	جُلُوْد ،،	بہت سی کھالیں

درج بالا سب الفاظ اسمائے مفردہ ہیں اور اِن میں جتنے بھی حروف ہیں سب اصلی ہیں۔

جبکہ فعلوں میں حروفِ اصلی کو پہچاننے کیلئے ہر فعلِ ثلاثی مجرد اور ہر فعل رباعی مجرد کے مفرد مذکر غائب کے صیغے کو معیار ٹھہرایا جاتا ہے کیونکہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے جتنے بھی ابواب ہیں وہ سب اِسی مفرد مذکر غائب کے صیغے میں مختلف حروف کے اِضافے کے ذریعے بنائے جاتے ہیں جیسے:

(ذَھَبَ) سے (اَذْھَبَ) (ذَھَّبَ) (تَذَھَّبَ)

(کَرُمَ) سے (اَکْرَمَ) (کَرَّمَ) (تَکَرَّمَ) (کَارَمَ) (تَکَارَمَ)

چنانچہ جو فعل جس وزن پر فٹ بیٹھ جائے اُس کو اُسی باب سے جوڑ دیا جاتا ہے علماء صرف نے اِن ابواب کی پہچان کے لئے ان میں سے ہر باب کے مصدر کو اُس باب کا نام قرار دیا ہے جس کا اِطلاق ثلاثی مجرّد کے علاوہ سب ابواب پر ہوتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرّد کے ابواب کی پہچان ہر باب کے ماضی اور مضارع دونوں کے تلفظ سے ہوتی ہے نہ کہ اِن کے مصادر سے۔

مصادر سے اِن ابواب کی پہچان اِس لئے نہیں ہوسکتی کیونکہ ثلاثی مجرّد کے ابواب کے مصادر پینتیس (۳۵) سے متجاوز ہیں اِس لئے کسی ایک وزن کو بطورِ نام کے مقرّر نہیں کیا جاسکتا

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر مصدر سے کئی کئی ابواب مستعمل ہیں جیسے (فَعْل'') کا وزن ہے اِس وزن پر (ضَرب'')(نَصر'')(فَتح'')(جَہل'')(حَسب'')سب پڑھے جاتے ہیں۔

اِن مصادر میں سے پہلا مصدر (باب فَعَلَ یَفعِلُ) سے ہے بروزنِ (ضَرَبَ یَضرِبُ ضَرباً)

دوسرا (باب فَعَلَ یَفعُلُ) سے ہے بروزنِ (نَصَرَ یَنصُرُ نَصراً)

تیسرا (باب فَعَلَ یَفعَلُ) سے ہے بروزنِ (فَتَحَ یَفتَحُ فَتحاً)

چوتھا (باب فَعِلَ یَفعَلُ) سے ہے بروزنِ (جَہِلَ یَجہَلُ جَہلاً)

پانچواں (باب فَعِلَ یَفعِلُ) سے ہے بروزنِ (حَسِبَ یَحسِبُ حَسباً)

اب آپ درج بالا مصادر کے لغوی معانی ملاحظہ کریں:

ضَرب''۔کسی بھی ذریعے سے مارنا پیٹنا۔ہاتھ پیر سے کُٹائی کرنا۔سفر کرنا یا چلنا پھرنا۔تقسیم کرنا یا بانٹنا۔مثال بیان کرنا۔ضرب دینا جو کہ علمِ ریاضی کا ایک فارمولا ہے۔

نَصر''۔ مدد کرنا۔کسی کے کام آنا۔ساتھ دینا۔

فَتح''۔ کسی بھی بند چیز کو کھول دینا۔شروع یا آغاز کرنا۔جنگ یا لڑائی کے ذریعے کسی ملک یا بستی پر قبضہ کر لینا۔دشمنوں کو شکست دینا۔کشادگی اور آسودہ حالی پیدا کرنا۔سوراخ کرنا

جَہل''۔ انجان یا ناواقف ہونا۔بے خبر ہونا یا لاعلم ہونا۔اوٹ پٹانگ حرکتین کرنا۔احمقانہ رویّے سے پیش آنا۔

حَسب''۔ گمان کرنا۔گننا یا شمار کرنا۔

اِس طرح کی بیشمار مثالیں اور بھی ہیں جن کو ہم مصادر اور اُن کے ابواب کے مخصوص عنوانات کے تحت ضرور بیان کریں گے اِنشاءاللہ العزیز۔

۱۔فَاعِل'' یہ وزن ثلاثی مجرّد کے چھ ابواب کیلئے مشترکہ وزن ہے

۲۔مُفْعِل'' یہ وزن بابِ اِفعال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۳۔مُفَعِّل'' یہ وزن بابِ تفعیل کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۴۔مُفَاعِل'' یہ وزن بابِ مُفاعلہ کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۵۔مُتَفَاعِل'' یہ وزن بابِ تَفاعُل کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۶۔ مُتَفَعِّل،، یہ وزن بابِ تَفَعُّل کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۷۔ مُفْتَعِل،، یہ وزن بابِ اِفْتِعَال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۸۔ مُنْفَعِل،، یہ وزن بابِ اِنْفِعَال اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۹۔ مُسْتَفْعِل،، یہ وزن بابِ اِسْتِفْعَال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۰۔ مُفْعَلِل،، یہ وزن بابِ اِفْعِلَال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۱۔ مُفْعَالِل،، یہ وزن بابِ اِفْعِیْلَال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۲۔ مُفْعَوْعِل،، یہ وزن بابِ اِفْعِیْعَال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۳۔ مُفْعَوِّل،، یہ وزن بابِ اِفْعِوَّال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۴۔ مُفَعْلِل،، یہ وزن بابِ فَعْلَلَة،، وَفِعْلَال،، کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۵۔ مُتَفَعْلِل،، یہ وزن بابِ تَفَعْلُل،، کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۶۔ مُفْعَلِلّ،، یہ وزن بابِ اِفْعِلَّال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

۱۷۔ مُفْعَنْلِل،، یہ وزن بابِ اِفْعِنْلَال کا اِسم الفاعل کہلاتا ہے

درج بالا اوزان میں سے (پہلا وزن) جو کہ (فَاعِل،، ہے) یہ ثلاثی مجرّد کے چھ کے چھ ابواب کیلئے مشترک وزن ہے اور (نمبر دو) سے لیکر (نمبر تیرہ) شامل سب اوزان ثلاثی مزید فیہ کے (بارہ ابواب) میں سے ہر ایک کیلئے الگ الگ اوزان ہیں جن میں سے آخری (دو اوزان) بہت ہی کم اِستعمال ہیں اِسی لئے علمائے صرف نے اِن دو ابواب کو ابوابِ شاذّہ قرار دیا ہے اور (چودھواں نمبر وزن) رباعی مجرّد کے لئے ہے اور (پندرھواں، سولھواں، سترھواں) رباعی مزید فیہ کے ابواب کیلئے ہیں

یاد رہے کہ (۱۷) میں سے ہر ایک کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں (جن کو بنانے کا مفصّل طریقہ جامع عربی گرامر کے پہلے حصّے میں اِسم الفاعل کے عنوان میں آپ پڑھ چکے ہیں) چھ میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے چنانچہ (سترہ) کو چھ پر ضرب دینے سے کل (ایک سو دو) اسم الفاعل کے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔

اسموں کا تعلق اگر کسی شخص یا چیز سے ہو جس پر کسی قسم کا مادّی یا معنوی فعل سرزد کیا گیا ہو تو اس طرح کے اسمون کو اسم المفعول کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ اسم المفعول کو ظاہر کرنے والے بنیادی الفاظ کی تعداد بھی بائیس (۲۲) ہے اور بائیس میں سے ہر ایک کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں چھ میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے چنانچہ بائیس کو چھ پر ضرب دینے سے کل ایک سو بتّیس اسم المفعول کے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔

ان کو بھی نوٹ کریں:

اسموں کا تعلّق اگر کسی مادّی یا معنوی فعل سرزد ہونے یا سرزد کئے جانے والے آلے (ذریعہ) سے ہو تو ایسے اسموں کو اسم الاٰلہ کہتے ہیں اس کے ماتحت بھی بنیادی طور پر صرف چھ الفاظ ہیں جن مین سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا اثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے۔

اسم الاٰلۃ کیلئے ہمیشہ (مِفْعَلٌ) کا وزن استعمال کیا جاتا ہے جیسے (مِسْمَعٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والا کوئی ایک (مذکّر) آلہ (مِسْمَعَانِ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے کوئی سے دو (مذکّر) آلے (مَسَامِعُ) سننے کیلے استعمال ہونے والے دو سے زیادہ (مذکّر) آلات (مِسْمَعَۃٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والا کوئی ایک (مؤنث) آلہ (مِسْمَعَتَانِ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے کوئی سے دو (مؤنث) آلے (مِسْمَعَاتٌ) سننے کیلئے استعمال ہونے والے دو سے زیادہ (مؤنث) آلات۔

اسم الاٰلۃ کے اوزان صرف ثلاثی مجرّد کے مصادر یا افعال سے بنائے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ (ثلاثی مزید فیہ) و (رباعی مجرّد) و (رباعی مزید فیہ) کیلئے اسم الاٰلۃ کے الفاظ عربوں سے منقول نہیں ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے کہ اسم الاٰلۃ کے طور پر استعمال ہونے والی سب کی سب اشیاء غیر عاقل ہوا کرتی ہیں اسلئے اسم الاٰلۃ میں جمع مذکّر سالم کا صیغہ قطعًا استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ صیغہ عقلاء کیلئے خاص ہے عقلاء کی فہرست میں انسان، ملائکہ اور جنّات شامل ہیں۔اسلئے اسم الاٰلۃ میں جمع مذکّر کے سیغے کی جگہ پر جمع مکسّر منتہی الجموع (مَفَاعِلُ) کا صیغہ استعمال
کرنا ہرگز نہ بھولیئے۔

اسموں کا تعلّق اگر کسی مادّی یا معنوی فعل سرزد ہونے یا سرزد کئے جانے والے مقام (جگہ) سے ہو تو ایسے اسموں کو اسمِ ظرفِ مکان کہتے ہیں اس کے بھی بنیادی طور بائیس (۲۲) اوزان ہیں اور ہر وزن کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں جن میں سے تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ہیں اور ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا اثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے۔

یاد رہے کہ اسمِ ظرفِ مکان ہر فعلِ لازم و متعدّی سے یکساں طور پر کلامِ عرب میں مستعمل ہے۔ثلاثی مجرّد کے ابواب سے ظرفِ مکان کے الفاظ مضارع مکسور العین سے (مَفْعِلٌ) مکسور العین استعمال ہوتا ہے جبکہ مضارع مفتوح العین و مضموم العین استعمال ہونے والے الفاظ سے ظرفِ مکان (چند گنے چنے الفاظ کے علاوہ) سب کے سب (مَفْعَلٌ) مفتوح العین ہی استعمال ہوتے ہیں:۔

جیسے (یَصْبِرُ) و (یَرِثُ) سے (مَصْبِرٌ صبر کرنے کیکوئی ایک جگہ) و (مَوْرِثٌ وارث بننے یا وارث بنائے جانے کی کوئی ایک جگہ) (یَنْصُرُ) و (یَعْلَمُ) سے (مَنْصَرٌ مدد ہونے یا مدد کیجانے والی کوئی ایک جگہ) و (مَعْلَمٌ معلومات حاصل کرنے یا علم حاصل کرنے کی کوئی ایک جگہ)۔

لیکن (ثلاثی مزید فیہ) و (رباعی مجرد) و (رباعی مزید فیہ) کے ابواب سے اسمِ ظرف مکان کے طور اِنہی ابواب کے اسم

المفعول کے الفاظ کو بعینہٖ کلامِ عرب میں استعمال کیا جاتا ہے البتہ جمع مذکّر کے وزن کیلئے جمع مذکّر سالم کا صیغہ استعمال کرنے کے بجائے جمع مکسّر (منتہیٰ الجموع) کا وزن (مَفَاعِلُ) استعمال کیا جاتا ہے یاد رکھئے کہ اِن ابواب کے لئے ظرفِ مکان کے طور پر الگ سے الفاظ عربون سے منقول نہیں ہیں۔لہٰذا اسم المفعول اور ظرفِ مکان دونوں میں معنوی فرق کرنا نہ بھولئے اور یہ بات تو مشہور سی بات ہے کہ ان ابواب کے اسم المفعول وظرفِ مکان فعلِ مضارع مجہول کی طرح حرفِ آخر سے پہلے والے حرف کو مفتوح (زبر کیساتھ) پڑھا جاتا ہے اور حرفِ آخر کو تنوین کیساتھ پڑھا جاتا ہے جب اس کے شروع میں (اَلْ) تعریفیہ نہ پڑھا جائے اگر (اَلْ) پڑھا جائے تو اسم المفعول وظرفِ مکان دونوں کے آخری حرف پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی بلکہ صرف ایک ہی حرکت پڑھی جائے گی اور ہر صورت میں فعلِ مضارعِ مجہول سے علامتِ مضارع کو ہٹا کر اس کی جگہ پر (میم مضمومہ) پڑھنا نہ بھولئے جیسے (یُکْرَمُ) فعل، مضارع مجہول سے اسم المفعول وظرفِ مکان کے طور پر

یاد رکھئے کہ ظرفِ مکان میں جمع مذکّر سالم کا صیغہ قطعاً استعمال نہیں ہوا کرتا کیونکہ ظروف جتنی بھی ہیں سب کی سب غیر عاقل اشیأ ہوتی ہیں جنکے لئے جمع

مذکّر سالم کا صیغہ قطعاً استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ صیغہ عاقل مخلوق کیلئے خاص ہے یاد رہے کہ عقلاء کی فہرست میں صرف اور صرف انسان ، ملائکۃ اور جنّات شامل ہیں۔جیسے (مَکَارِمُ) دو سے زیادہ عزت افزائی کرنے والی جگہیں۔

اسموں کا تعلّق اگر کسی ایسے لفظ سے ہو جو کسی شخص یا چیز کی فطری یا اخلاقی خوبی وخامی کو بیان کرے تو اس طرح کے اسموں کو صفاتِ مشبّہہ کہتے ہیں۔صفاتِ مشبّہہ کے کم وبیش بائیس بنیادی (۲۲) اوزان ہیں اور ہر وزن کے ماتحت چھ چھ الفاظ ہیں تین مذکّر کیلئے ہیں اور تین مؤنث کیلئے ہیں نیز ہر تین میں سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے جیسے:

جَمِیْلٌ ۔حَسَنٌ ۔حَسِیْنٌ — فطری واخلاقی طور پر خوبصورت کوئی ایک شخص

جَمِیْلَانِ ۔حَسَنَانِ ۔حَسِیْنَانِ — فطری طور پر دو خوبصورت یا نیک کردار اشخاص

جَمِیْلُوْنَ ۔اَجَامِلُ ۔حَسَنُوْنَ — فطری طور پر دو سے زیادہ خوبصورت یا نیک کردار — حَسِیْنُوْنَ ۔اَحَاسِنُ اشخاص

جَمِیْلَۃٌ ۔حَسَنَۃٌ ۔حَسِیْنَۃٌ — فطری طور پر ایک خوبصورت یا نیک کردار خاتون

جَمِیْلَتَانِ ۔حَسَنَتَانِ ۔حَسِیْنَتَانِ — فطری طور پر دو خوبصورت یا نیک کردار خواتین

جَمِیْلَاتٌ ۔حَسَنَاتٌ ۔حَسِیْنَاتٌ — فطری طور پر دو سے زیادہ خوبصورت یا نیک کردار خواتین

اَعْوَرُ ۔اَحْوَلُ — فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والا۔

اَعْوَرَانِ ۔اَحْوَلَانِ	فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والے دواشخاص
اَعْوَرُوْن ۔اَحْوَلُوْنَ ۔اَعَاوِرُ اَحَاوِلُ	فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والے دو سے زیادہ اشخاص
عَوْرَاء ۔حَوْلَاء	فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والی ایک خاتون
عَوْرَاوَانِ ۔حَوْلَاوَانِ	فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والی دوخواتین
عَوْرَاوَاتٌ ۔حَوْلَاوَاتٌ	فطری طور پر بھینگی آنکھ سے دیکھنے والی دو سے زیادہ خواتین
شُجَاعٌ	ایک فطری یا جذباتی بہادر شخص
شُجَاعَانِ	دوفطری یا جذباتی بہادر اشخاص
شُجَاعُوْنَ ۔شُجْعَانٌ ۔اَشَاجِعُ	دو سے زیادہ فطری یا جذباتی بہادر اشخاص
جَبَانٌ	ایک فطری یا تخیّلاتی بزدل شخص
جَبَانَانِ	دوفطری یا تخیّلاتی بزدل اشخاص
جَبَانُوْن ۔اَجَابِنُ	دو سے زیادہ فطری یا تخیّلاتی بزدل اشخاص

اسموں کا تعلّق اگر ایسے الفاظ سے ہو جو کسی شخص یا چیز کو (فطری، اخلاقی،، مادّی اور معنوی خامی وخوبی) میں دوسرے اشخاس یا دوسری اشیاء کے مقابلے میں زیادہ آراستہ ظاہر کرتے ہوں تو ایسے اسموں کو اسم التفضیل کہتے ہیں۔اسم التفضیل کے تحت بھی بنیادی طور پر چھ اوزان ہیں تین مذکّر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے اور ہر تین مین سے ایک مفرد (ایک کی عدد) کیلئے دوسرا تثنیہ (دو کی عدد) کیلئے اور تیسرا جمع (دو سے زیادہ کی عدد) کیلئے ہے۔

یادرکھئے کہ اسم التفضیل کے الفاظ صرف ثلاثی مجرّد کے تمام (لازم ومتعدّی) ابواب سے اصولی طور پر استعمال ہوتے ہیں (ثلاثی مزید فیہ) رباعی مجرّد) اور رباعی مزید فیہ) سے اسم التفضیل کے الفاظ قطعًاا استعمال نہیں کئے جاتے۔اچھی طرح ذہن نشین کرلیجئے کہ اسمِ تفضیل کے اصولی الفاظ جملوں میں تین مرکزی وبنیادی طریقوں سے بولے جاتے ہیں۔یادرہے کہ تینوں بنیادی طریقوں میں سے صرف پہلے طریقے میں اسمِ تفضیل کے الفاظ کو ظاہری طور پر (ممیَّز مضاف) اور اسمِ تفضیل کے مدِّ مقابل الفاظ کو ظاہری طور پر (تمییز مضاف الیہ) کہتے ہیں چنانچہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مضاف الیہ پر (جر یا کسرہ) کی حرکت پڑھی جاتی ہے جیسا کہ آئیندہ کے صفحات میں مثالوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے نیز یادرکھئے کہ ممیَّز مبہم پہلو کو کہا جاتا ہے جبکہ تمییز مبہم کو واضح کرنے والے پہلو کو کہتے ہیں اِس لئے کہ اِسمِ تفضیل کے الفاظ کے فوراًبعد جب تک اسمِ تفضیل کے مدِّ مقابل الفاظ کو بیان نہ کیا جائے تب تک اسمِ تفضیل کے الفاظ اپنا ترکیبی ومرادی معنیٰ ہرگز ادا نہیں کرسکتے۔

نوٹ کرلیجئے کہ اِسمِ تفضیل کی اِس اضافت کے عنوان کو اِضافتِ لفظی کہتے ہیں کیونکہ اِس اِضافت کا معنیٰ میں کوئی دخل نہیں ہوتا بس

صرف اختصارِ عبارت اور تلفُّظ کی آسانی کی خاطر اضافت کے زاویے میں پڑھا اور لکھا جاتا ہے

اِضافتِ لفظی کا اِستعمال اِسمِ تفضیل کے علاوہ تمام صفات کے صیغوں میں بھی ہوتا ہے جن میں اِسم الفاعل ، اِسم المفعول ، صفتِ مشبّہہ ، اِسم المبالغہ اور اِسمِ نسبت بھی شامل ہیں۔

اِن کے علاوہ سب اسموں میں اضافتِ معنوی کا استعمال کیا جاتا ہے جس کا عبارت کے معنیٰ ومفہوم میں با قاعدہ دخل ہوتا ہے کیونکہ اضافتِ معنوی کی عبارت میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کہیں تو (لامِ جارّہ ملکیتی یا تخصیصی) مقدّر رہتا ہے (جس کو لفظوں میں لایا نہیں گیا ہے) اور کہیں تو (مِنْ حرفِ جارّہ تبعیضیہ) مقدّر رہتا ہے (جس کو لفظوں میں لایا نہیں گیا ہے) اور کہیں تو (فِی حرفِ جارّہ ظرفیہ) مقدّر رہتا ہے (جس کو لفظوں میں لایا نہیں گیا ہے) معنوی اضافت میں جب تک اِن مقدّرہ حروف کو ملحوظ نہ رکھا جائے تب تک اضافت کا مقصودی ومرادی معنیٰ ومفہوم سامنے نہیں آسکتا۔ یہ حقیقت پتھر پہ لکیر کی طرح نمایاں ہے کہ اِضافتِ معنویہ میں اُردو زباں میں ترجمہ کے دوراں (زید کا ، چاندی کی ، اللہ کے ، میرا ، میری ، میرے ، ہمارا ، ہماری ، ہمارے ، تیرا ، تیری ، تیرے ، تمھارے) کی جو نسبت پائی جاتی ہے دراصل یہ نسبت اُنہی مقدّرہ حروف کے نتیجے میں ہے لیکن اِسم تفضیل کی اِضافت والی عبارتوں میں اِن نسبتوں میں سے کوئی بھی نسبت پائی نہیں جاتی کیونکہ اِن میں معنوی نسبت کے بجائے نسبتِ تقابل موجود ہے۔

یاد رکھئے کہ اضافتِ معنوی کے بلاغی فلسفے میں [ا] مضاف کو مضاف الیہ کیساتھ خاص کرنا جیسے:

(کِتَابُ اللہِ) اللہ کی کتاب (اِسْمُ اللہِ) اللہ کا نام۔ اللہ کی صفت (صِفَاتُ اللہِ) (حُکْمُ اللہِ) اللہ کا حکم (رَسُوْلُ اللہِ) اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر (نَبِیُّ اللہِ) اللہ کے پیغامات پہنچانے والا نبی (بَیْتُ اللہِ) اللہ کا گھر (دِیْنُ اللہِ) اللہ کا دین۔ اللہ کا آئین۔ اللہ کا نظم ونسق۔ اللہ کا فیصلہ۔ اللہ کی اِطاعت۔ اللہ کی روِش۔ اللہ کا سلوک۔ اللہ کا مخلوق کو اپنے قانون کے ماتحت کرنا۔ اللہ کا قانون۔ اللہ کا دستور۔ اللہ کا پروگرام۔ اللہ کا منصوبہ۔ اللہ کا راستہ۔ اللہ کا نظامِ کائنات۔ اللہ کا نظامِ فطرت۔

اللہ کا نظامِ سلطنت۔ اللہ کا نظامِ عدل۔ اللہ کا نظامِ جزاء وسزا (اَمْرُ اللہِ) اللہ کا دستور۔ اللہ کا حکم۔ اللہ کا آرڈر۔ اللہ کی مرضی۔ اللہ کا فیصلہ (اِذْنُ اللہِ) اللہ کا حکم. اللہ کی اِجازت (حَقُّ اللہِ) اللہ کا حق۔ اللہ کا حصّہ (طَاعَۃُ اللہِ) اللہ کے احکامات کو مان کر عمل کرنا (مَعْصِیَۃُ اللہِ) اللہ کے احکامات کو نہ ماننا اور ان پر عمل نہ کرنا (سَخَطُ اللہِ) اللہ کی ناراضگی (نِعْمَۃُ اللہِ) اللہ کی نعمت۔ اللہ کا احسان (فَضْلُ اللہِ) اللہ کا فضل۔ اللہ کی مہربانی۔ اللہ کا کرم (حَمْدُ اللہِ) اللہ کی تعریف اللہ کی ثناء (شُکْرُ اللہِ) اللہ کا احسان ماننا (عَذَابُ اللہِ) اللہ کا عذاب۔ اللہ کی سزاء (غَضَبُ اللہِ) اللہ کا غضب۔ اللہ کی ناراضگی۔ اللہ کی پھٹکار (مُلْکُ اللہِ) اللہ کا اختیار۔ اللہ کا کنٹرول۔ اللہ کا تصرّف (قَدْرُ اللہِ) اللہ کا علم۔ اللہ کا منصوبہ۔ اللہ کی اسکیمیں (خَلْقُ اللہِ) اللہ کا مخلوق کو پیدا کرنا۔ اللہ کی مخلوق (ذِکْرُ اللہِ) اللہ کا ذکر. اللہ کا ذکر کرنا. اللہ کو یاد کرنا (اللہ کا چرچا کرنا. اللہ کا ہر وقت نام لینا (تَقْدِیْسُ اللہِ) اللہ کی پاکی کو بیان کرنا (عَبْدُ اللہِ) اللہ کا بندہ. اللہ کی مخلوق (اَمَۃُ اللہِ) اللہ کی لونڈی. اللہ کی بندی (عَفْوُ اللہِ) اللہ کی معافی. اللہ کا در گذر کرنا (رَحْمَۃُ اللہِ) اللہ کی

رحمت.اللہ کا فضل و کرم.اللہ کی مہربانی(سَلَامُ اللہِ) اللہ کی سلامتی.اللہ کی حفاظت.اللہ کی پناہ(دَفعُ اللہِ)اللہ کی حفاظت. اللہ کا بچاؤ.اللہ کا

دفاع.اللہ کی طاقت.اللہ کا زور(عَھدُ اللہِ) اللہ کا وعدہ.اللہ کی ذمّہ داری(اَمَانُ اللہِ) اللہ کی حفاظت.اللہ کی پناہ .(اَرضُ اللہِ)اللہ کی زمین(بَرَکَۃُ اللہِ)اللہ کی برکت.اللہ کی رحمت(عَدُوُّ اللہِ) اللہ کا دشمن.اللہ کا مخالف(حَبِیبُ اللہ) اللہ کا حبیب(اللہ کا پیارا.اللہ کا محبوب.اللہ کا پسندہ(خَلِیلُ اللہِ)اللہ کا کاپیارا .اللہ کا محبوب.اللہ کا پسندہ(نَارُ اللہِ)اللہ کی آگ(نُورُ اللہ)اللہ کا نور.اللہ کانور (قَولُ اللہِ)اللہ کا فرمان.اللہ کا ارشاد.اللہ کی گفتگو.اللہ کی بات چیت.اللہ کی بولی.اللہ کی کہاوت.اللہ کا کہنا(وَجہُ اللہِ)اللہ کا چھرہ.اللہ کی ذاتِ پاک.اللہ کی سِمت.اللہ کارخ.اللہ کی رضامندی.اللہ کی خوشنودی.اللہ کی رِضا(نَاقَۃُ اللہِ)اللہ کی اونٹنی جو حضرتِ صالح کو بطورِ معجزہ ایک چٹان سے پیدا کر کے دی گئی تھی(کَلَامُ اللہِ)اللہ کا فرمان.اللہ کا اِرشاد.اللہ کی گفتگو.اللہ کی بات چیت.اللہ کا بولنا.اللہ کی بولی(نَصرُ اللہِ)اللہ کی مدد.اللہ کی تائید.اللہ کی نصرت(رُؤیَۃُ اللہِ)اللہ کا دیدار.بوں کااللہ کو دیکھنا.اللہ کا بندوں کو دیکھنا.(خَشیَۃُ اللہِ) اللہ کا ڈر.بندوں کااللہ سے ڈرنا.بندوں کااللہ کی نافرمانی کا خوف اپنے

دلوں میں اِحساس کرنا(اَیَّامُ اللہِ) اللہ کے تاریخی ایّام جن میں اُس نے سرکش قوموں پر مختلف عذابات نازل فرمائے تھے .اللہ کے مشہور دن(عِبَادَۃُ اللہِ) اللہ کی عبادت .اللہ کی عبادت کرنا .اللہ کی بندگی کرنا.بندے کا اللہ کا غلام بننا.بندے کا اللہ کے حضور عاجزی کرنا.اللہ ھی کی عبادت کرنا(فِطرَۃُ اللہِ)اللہ کا قانون.اللہ کی روِش.اللہ کا دستور.اللہ کاقانونِ فطرت .اللہ کا کائنات کو بنانے کا آغاز کرنا(اٰیَاتُ اللہِ)اللہ کے فرامین.اللہ کی بھیجی ھوی قرآنی آیتیں.اللہ کے دکھائے ہوئے معجزات.اللہ کی نشانیاں.اللہ کی تعلیمات.اللہ کے احکام و قوانین.اللہ کے دلائلِ قدرت

(سَبِیلُ اللہِ)(صِرَاطُ اللہِ)طَرِیقُ اللہِ) طَرِیقُ الْجَنَّۃِ)صِرَاطُ الْجَنَّۃِ)صِرَاطُ الْجَحِیمِ)سَبِیلُ الْغَیِّ)سَبِیلُ الْھِدَایَۃِ)مَغفِرَۃُ اللہِ)(غُفرَانُ اللہ)(ظِلُّ اللہِ)عَرْشُ الْمَلِکِ)عَرْشُ الْمَلِکَۃِ)عَرْشُ الْاِمبَرَاطَوْرِ)عَرْشُ الْاِمبَرَاطَورَۃِ)کُرسِیُّ الْحَاکِمِ)کُرسِیُّ الْعَمِیدِ)کُرسِیُّ الْمُدِیرِ)کُرسِیُّ الرَّئِیسِ)کُرسِیُّ الْمُعَلِّمِ) کُرسِیُّ ال الْحَارِسِ)کُرسِیُّ الْبَوَّابِ)کُرسِیُّ الطَّالِبِ)کُرسِیُّ الشَّیخِ)کُرسِیُّ القَاضِیْ)کُرسِیُّ الطَّبِیبِ)کُرسِیُّ السَّوَّاقِ)کُرسِیُّ الْجُندِیِّ)کُرسِیُّ

الْاَمِیرِ)کُرسِیُّ الْخَلِیفَۃِ)کُرسِیُّ الْمُشرِفِ)کُرسِیسِیُّ الْمُفَتِّشِ)کُرسِیُّ الْمُوَظَّفِ) کُرسِیُّ الْحَکُومَۃِ)کُرسِیُّ الْحَاکِمِ))(رِزْقُ اللہِ)(سِرُّ اللہِ)(شَھَادَۃُ اللہِ)(صَلَاۃُ اللہِ)(یَمِینُ اللہِ)(قَسَمُ اللہِ)(مُلکُ اللہِ)(مِلکُ اللہِ)حِسَابُ اللہ

)(عَـرْشُ اللهِ)(كُـرْسِـيُّ اللهِ)(سَمَاءُ اللهِ) (اَرْضُ اللهِ)(قَضاءُ اللهِ)(سَاقُ اللهِ)(يَدُ اللهِ)(لِسَانُ اللهِ)(حُدُوْدُ اللهِ) هِدَايَةُ اللهِ

)((هُـدَى اللهِ)(وَعْـدُ اللهِ)(عِـلْـمُ اللهِ)(جُـنْـدُ اللهِ)(حِزْبُ اللهِ) حِزْبُ الشَّيْطَانِ)((كَلِمَاتُ اللهِ)(ضِيَاءُ اللهِ)(مَلائِكَةُ اللهِ

)(تَـقْـوَى اللهِ) (مَـالُ اللهِ (اِذْنُ اللهِ)يَـدُ اللهِ)(تَوْحِيْدُ اللهِ)اَحِبَّاءُ اللهِ)(اَوْلِياءُ اللهِ) اَوْلِيَاءُ الشَّيْطَانِ)((فِتْنَةُ ا للهِ)(لِقَاءُ اللهِ

)(اَنْـصَـارُ اللهِ)(فَتْـحُ اللهِ)(رُوْحُ اللهِ)(حُـبُّ اللهِ)(حِبُّ اللهِ)(مَحَبَّةُ اللهِ)(مَوَدَّةُ اللهِ)(مَرْضَاتُ اللهِ)رِضَى اللهِ)((بَأسُ اللهِ

)(نَهْـيُ اللهِ)(حُرُمَاتُ اللهِ)(شَعَائِرُ اللهِ)(شِقَاقُ اللهِ) (لَعْنَةُ اللهِ)(بَيِّنَاتُ اللهِ)(رَأْفَةُ اللهِ)(زِيْنَةُ اللهِ)(تَصْدِيْقُ اللهِ)(تَكْذِيْبُ

اللهِ)(مَثَلُ اللهِ)(اَمْثَـالُ اللهِ)(نَـعِيـمُ اللهِ)(اَصْـحَـابُ الْيَـمِيْـنِ)اَصْـحَـابُ الشِّمَـالِ(اَصْحَابُ المَيْمَنَـه)(اَصْحَـابُ

الْـمَشْـئَـمَةِ)(اَصْـحَـابُ الْـجَـنَّـةِ) (اَصْـحَـابُ الـنَّـارِ)الائُـاللهِ (رَبُّـهُ. رَبُّهُـمَـا. رَبُّهُـمْ. رَبُّهَـا. رَبُّهُـمَـا

رَبُّهُنّ. رَبّكَ. رَبّكُماْ. رَبُّكُم. رَبُّكِ. رَبُّكُمارَبُّكُنَّ. رَبِّيْ رَبُّنَا)بَرائَةُ اللهِ

)(نَـكِيْرُ اللهِ)(سُنَّةُ اللهِ)(بَشَارَةُ اللهِ)(قِسْمَةُ اللهِ) (نُصْحُ اللهِ) (تَذْكرَةُ اللهِ)(تَذْكِيْرُ اللهِ)(تَبْشِيْرُ اللهِ)(اِنْذَارُ اللهِ)(تَوْفِيْقُ

اللهِ)(تَيْسِيْـرُ اللهِ)(تَـعْسِيْـرُ اللهِ)(تَـكْبِيْـرُ اللهِ)(تَـحْمِيْـدُ اللهِ)(تَمْجِيْدُ اللهِ) (تَعْظِيْمُ اللهِ)(دَعْوَةُ اللهِ)(بَلاغُ اللهِ)(دُعَاءُ

الْـخَيْـرِ)(دُعَـاءُ الشَّـرِّ)نُـزُوْلُ اللهِ) (عُـلُـوُّ اللهِ)كِبْـرِيَـاءُ اللهِ)(سُبْـحَانَ اللهِ)(حِكْمَةُ اللهِ)(يَوْمُ الدِّيْنِ)(يَوْمُ القجمْعِ)يَوْمُ

الْاِمْتِـحَانِ)يَـوْمُ السَّـاعَةِ)(يَـوْمُ الْقِيَـامَةِ)(يَـوْمُ الـنَّـجَـاةِ)(يَـوْمُ الـلِـقَـاءِ)(يَـوْمُ التَّلاقِ)(يَوْمُ التَّغَابُنِ)(يَوْمُ السَّفَرِ)(يَوْمُ

الـذَّهَـابِ)(يَـوْمُ الـرُّجُـوْعِ)(يَـوْمُ الاِيَـابِ)(يَـوْمُ الـعُـطْـلَةِ)(يَـوْمُ الْفَرَاغِ)(يَوْمُ الْفَرَحِ)(يَوْمُ السُّرُوْرِ)(يَوْمُ النَّتِيْجَةِ)(يَوْمِ

الْاَحَـدِ)(يَـوْمُ الْاِثْـنَـيْـنِ)(يَـوْمُ الثُّـلَـثَـاءِ)(يَـوْمُ الْاَرْبِـعَـاءِ)(يَـوْمُ الْـخَمِيْسِ)(يَوْمُ الجُمُعَةِ)(يَوْمُ الْعِيْدِ)(يَوْمُ عِيْدِالفِطْرِ)(يَوْمُ

عِيْـدِالْـضُّـحَىٰ)(يَـوْمُ الـنِّـكَـاحِ)(يَـوْمُـالـزَّوَاجِ)(يَوْمُ الزُّفَافِ)(يَوْمُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ)(يَوْمُ الْاِضْرَابِ)(يَوْمُ الْحِسَابِ)(يَوْمُ

الْعَقِيْقَةِ)(يَوْمُ الْوَلِيمَةِ)(يَوْمُ الشُّكْرِ)(يَوْمُ اُسْبُوعِ الْمُرُوْرِ)(يَوْمُ الْمَهْرَجَانِ)(يَوْمُ اُسْبُوعِ النَّظَافَةِ)

النَّظَافَةِ)(يَوْمُاالْاِسْتِقْلَالِ)(يَوْمُالتَّحَرُّرِ)(يَوالْمُبَارَاةِ)(يَوالْوَعِيْدِ)((رَبُّه. رَبُّهُمَا. رَبُّهُمْ. رَبُّهَا. رَبُّهُمَا. رَبُّهُنَّ. رَبُّكَ. رَبُّكُمَا. رَبُّكُمْ. رَبُّ

الرَّسِّ)اَصْحَابُ مَدْيَنَ)اَصْحَابُ الْاَيكَةِ)قَوْمُ نُوحٍ)قَوْمُ فِرْعَوْنَ)قَوْمُ

يُـوْنُـسَ)قَـوْمُ مُـوْسَـىٰ)سَـكْـرَةُ الْـمَـوْتِ)اِخْـوَانُ لُـوْطٍ)حَبْـلُ الْـوَرِيْـد)غَيْـبُ السَّـمَـاوَات)غَيْـبُ الْاَرْضِ)صَوْتُ

الـنَّـبِـي)شَـطْـاه)كَـلِـمَةُ التَّـقْـوَىٰ)اَيْدِيْ النَّاسِ)مَحِلّه)يَدُ اللهِ)اَخُوْ عَادٍ) عَذَابُ الْهُوْنِ)وَعْدُ الصِّدْقِ)كِتَابُ مُوْسَىٰ)اِبْنُ

طَـارِقٍ)اِبْـنَةُ مَـحْـمُـوْدٍ)بَـنُـوْ اِسْـرَائِيْـلَ)بَـنِـيْ اِسْـرَائِيْلَ) رَبُّ السَّمَاءِ) رَبُّ السَّمٰوٰتِ)رَبُّ الْاَرْضِ)رَبُّ الْعَالَمِيْنِ)وَلِيُّ

الْـمُـؤْمِـنِيْـنَ)وَلِـيُّ الْـمُـتَّـقِيْـنَ)وَلِيُّ الْكَافِرِيْنَ)وَلِيُّ الشَّيَاطِيْنَ)وَلِيُّ الْحَمْدِ) وَلِيُّ الْمَغْفِرَةِ)وَلِيُّ الْكُفْرِ)وَلِيُّ الْحَقِّ)وَلِيُّ

الـصِدْقِ)اِخْتِلَافُ اللَّيْلِ)اِخْتِلَافُ النَّهَارِ) بَعْدَاللهِ)عَذَابُ الْحَمِيْمِ)عَذَابُ السَّمُوْمِ)عَذَابُ الْهُوْنِ)عَذَابُ الْخُلْدِ)عَذَابُ

جَهَـنَّـمَ)عَـذَابُ الـنَّـارِ(عِـلْـمُ السَّاعَةِ)عِلْمُ الْغَيْبِ)عِلْمُ الشَّهَادَةِ)صِحَافُ ذَهَبٍ)صِحَافُ فِضَّةٍ)صَحْفَةُ ذَهَبٍ) صَحْفَةُ

فِضَّةٍ)اَكْوَابُ ذَهَبٍ) اَكْوَابُ فِضَّةٍ)كُوْبُ ذَهَبٍ)كُوْبُ فِضَّةٍ)كَأْسُ مَاءٍ)كَأْسُ ذَهَبٍ)كَأْسُ فِضَّةٍ)كَأْسُ حَلِيْبٍ) اِبْرِيْقُ شَاْیٍ)كَاْسُ مَعِيْنٍ)اِبْرِيْقُ مَاءٍ)مَلَأُ فِرْعَوْنَ) مَلَأُ القَوْمِ)مُلْكُ مِصْرَ)قَوْمُ فِرْعَوْنَ)بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ)بُعْدُ الْمَغْرِبَيْنِ)بُعْدُ الْمِيْلِ)بُعْدُ الْاَمْيَالِ)بُعْدُ فَرْسَخٍ)بُعْدُ فَرَاسِخ)مَسَافَةُ مِيْلٍ)مَسَافَةُ اَمْيَالٍ)مَسَاحَةُمِيْلٍ)مَسَاحَةُ اَمْيَالٍ)مَسَاحَةُ مِيْلَيْنِ)مَسافَةُ مِيْلَيْنِ) مَسَاحَةُ

فَرْسَخَيْنِ)مَسَافَةُفَرْسَخَيْنِ)ذِكْرُ الرَّحْمَانِ)سَقْفُ فِضَّةٍ)سُقُفُ فِضَّةٍ)سَقْفُ ذَهَبٍ)سُقُفُ ذَهَبٍ)دُوْنَ اللّٰهِ) دُوْنَ الرَّحْمَانِ)دُوْنَه.دُوْنَهُمَا.دُوْنَهُمْ.رَحْمَةُ الرَّبِّ)بَطْشُ اللّٰهِ)بَطْشَةُ اللّٰهِ)اَخْذُ اللّٰهِ)اَخْذَةُ اللّٰهِ) بَطْشُ الرَّبِّ)بَطْشُ رَبِّک)اَخْذُ رَبِّک)وَحْیُ اللّٰهِ)جَزَاءُ سَيِّئَةٍ) جَزَاءُ حَسَنَةٍ) اِقَامَةُ الصَّلاةِ)اِيْتَاءُ الزَّكَاةِ) صَوْمُ رَمَضَانَ)حَجُّ الْبَيْتِ)زِيَارَةُ الْكَعْبَةِ)زِيَارَةُ الْبَيْتِ)زِيَارَةُ الضَيْفِ)زِيَارَةُ الضُّيُوْفِ)زِيَارَةُ الْاَصْدِقَاءِ) زِيَارَةُ الْاَقْرِبَاءِ)زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ)زِيَارَةُ الْمُقَدَّسَاتِ) تَأْشِيْرَةُ الزِّيَارَةِ)تَأْشِيْرَةُ اِسْتِقْدَامِ الْعَائِلَةِ)تَأْشِيْرَةُ الزِّيَارَةِ)تَأْشِيْرَةُ الْعَمَلِ)تَأْشِيْرَةُ الْحَجِّ، وَالْعُمْرَةِ)تَأْشِيْرَةُ الْعَوْدَةِ)تَأْشِيْرَةُ الْخُرُوْجِ النِّهَائِیِّ)مَتَاعُ الدُّنْيَا)مَتَاعُ الْغُرُوْرِ)حَرْثُ الدُّنْيَا)حَرْثُ لْاٰخِرَةِ) اُمُّ الْقُرٰی)اُمُّ الْعُلُوْمِ)اَبُولْعُلُوْمِ)مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ)مَقَالِيْدُ الْاَرْضِ)تَحْتَ الْقَدَمِ)تَحْتَ الْاَقْدَامِ)تَحْتَ الرَّأْسِ)تحت الْاَرْضِ)تَحْتَ السَّمَاءِ)تَحْتَ السَّقْفِ)تَحْتَ الْقُدْرَةِ)تَحْتَ الْاِخْتِيَارِ)تَحْتَ الْحَكُومَةِ)تَحْت الدِّرَاسَةِ)تَحْت الْبَحْثِ)تَحْت التَّمْرِيْنِ)تَحْتَ التَّدْرِيْبِ)تَحْت النِّظَامِ)تَحْتَ الْوَعْدِ)تَحْتَ الْعِلاجِ)تَحْتَ الْمَشْوْرَةِ)دَارُ الْخُلْدِ)دَارُ الْاٰخِرَةِ) دُخَانُ النَّارِ)دُخَانُ

السِّجَارِ)دُخَانُ الْبَاخِرَةِ)دُخَانُ السَّيَّارَاتِ)دُخَانُ الْمُوْقَدِ)لَعْنَةُ اللّٰهِ)لَعْنَة النَّاسِ)لَعْنَةُ الْمَلائِكَةِ)كَيْدُ الْكَافِرِيْنَ)مَكْرُ الْكَافِرِيْنَ) مَكْرُ اللّٰهِ) كَيْدُ اللّٰهِ) كَيْدُالظَّالِمِيْنَ) سَبِيْلُ الرَّشَادِ)سَبِيْلُ الرُّشْدِ)سَبِيْلُ الْهِدَايَةِ)سَبِيلُ الْهُدٰی)سَبِيْل الْغِوَايَةِ) سَبِيْلُ الضَّلالَةِ)سَبِيْلُ الضَّلالِ) سَبِيْلُ الْمُؤْمِنِيْنَ)سَبِيْلُ الْفَلاحِ)سَبِيْلُ الْعَافِيَةِ)سَبِيْلُ الْفِتْنَةِ)سَبِيْلُ الْفِتَنِ)سَبِيل الْحَقِّ)سَبِيْلُ الشَّرِّ)سَبِيْلُ الْجَهْلِ)خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ) خَيَانَةُ الْعَهْدِ)خِيَانَةُ الْمَالِ)كَشْفُ الضُّرِّ)كَشْفُ الْغَمِّ)كَشْفُ الدَّرَجَاتِ) جُلُوْدُ الْمَيْتَاتِ)جُلُوْدُ الْحَيَوَانَاتِ) جُلُوْدُ الْاَحْيَاءِ) جُلُوْدُ الْاَمْوَاتِ) جُلُوْدُ السِّبَاعِ)جِلْدُ الْاِنْسَانِ)اٰنَاءُ اللَّيْلِ) اٰنَاءُ النَّهَارِ)سَاعَاتُ اللَّيْلِ) سَاعَاتُ النَّهَارِ) صَدْرُ اللَّيْلِ)صَدْرُ النَّهَارِ)وَجْهُ اللَّيْلِ) وَجْهُ النَّهَارِ)حُبُّ الْخَيْرِ) حُبُّ الشَّرِّ)حُبُّ الشَّهَوَاتِ)حُبُّ النِّسَاءِ)حُبُّ الدُّنْيَا)حُبُّ الْاٰخِرَةِ) حُبّ الْعِلْمِ) حُبُّ الْعَمَلِ)(

حُبُّ الدِّيْنِ) حُبُّ الْمَالِ)حُبُّ التَّكَاثُرِ)حُبُّ الصَّالِحِيْنَ)حُبُّ الْمَسَاكِيْنِ)حُبُّ الْاَوْلَادِ)حُبُّ الْاَهْلِ)حُبُّ الْمُسْلِمِيْنِ)حُبُّ الْاَقَارِبِ)حُبُّ الْاَجَانِبِ)حُبُّ الدِّيْنِ)حُبُّ الْوَطَنِ)حُبُّ الْعَائِلَةِ)حُبُّ الْعَشِيْرَةِ)حُبُّ التَّنَزُّهِ)حُبُّ

الْوَالِدَيْنِ) حُبُّ الْاِخْوَانِ) حُبُّ

الْاُخُوَةِ)حُبُّ الْاَخَوَاتِ)حُبُّ الْعَمِّ)حُبُّ الْاَعْمَامِ)حُبُّ الْعَمَّةِ)حُبُّ الْعَمَّاتِ)حُبُّ الْخَالَةِ)حُبُّ الْخَالَاتِ)حُبُّ الْخَالِ)حُبُّ الْاَخْوَالِ)حُب الزَّوْجِ)حُبُّ الزَّوْجَةِ)حُبُّ الْاَبْنَاءِ)حُبُّ الْاِبْنِ)حُبُّ الْبَنَاتِ)حُبُّ الْبِنْتِ)حُبُّ الْمُجْتَمَعِ)حُبُّ الْجَارِ)حُبُّ الْجِيْرَانِ)حُبُّ الضَّيْفِ)حُبُّ الضُّيُوْفِ)حبُّ الْمُقَدَّسَاتِ)حُبُّ الصَّحَابَةِ)حُبُّ الْاَنْصَارِ)حُبُّ الْمُهَاجِرِيْنَ)حُبُّ الْعَقِيْدَةِ)حُبُّ الْاِسْلَامِ)حُبُّ الْاَصْدِقَاءِ)اَصْلُ الْجَحِيْمِ)قَعْرُ الْجَحِيْمِ)قَعْرُ الْحَوْضِ)اَصْلُ الشَّجَرَةِ)اَصْلُ الْجِدَارِ)قَعْرُ الْغَدِيْرِ)قَعْرُ الْحُفْرَةِ)قَعْرُ الْهُوَّةِ)قَعْرُ الْعَيْنِ)قَعْرُ الذِلَّةِ)قَعْرُ الْهَوَانِ)قَعْرُ الْبِئْرِ)قَعْرُ الْبَحْرِ)قَعْرُ الْمَاءِ)قَعْرُ الْخَيَالِ)قَعْرُ الشَّكِّ)قَعْرُ الضَّلَالِ)قَعْرُ الْجَهْلِ)قَعْرُ النَّارِ)قَعْرُ الشُّبْهَةِ)قَعْرُ الْعَقْلِ)عُمْقُ الْمَاءِ)عُمْقُ الْبَحْرِ)عمق الْبِئْرِ)عُمْقُ الْحُفْرَةِ)عُمْقُ الْعَقْلِ)رَأْسُ الشَّيْطَانِ)رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)رَأْسُ الْاِصْبَعِ)رُءُوْسُ الْاَصَابِعِ)رُءُوْسُ الْخَلَائِقِ)رُءُوْسُ الْاَسِنَّةِ)رَأْسُ الْقَلَمِ)رُءُوْسُ الْاَقْلَامِ)رُءُوْسُ الْجِبَالِ)رَأْسُ الْجَبَلِ)قِمَّةُ الْجَبَلِ)نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ)نَصْرُ الْمُحْسِنِيْنَ)نَصْرُ الْمُتَّقِيْنَ)رَأْسُ الْاِنْسَانِ)رَأْسُ الْحَيَوَانِ)رَأْسُ الْقَوْمِ)رَأْسُ الْحَبْلِ)رَأْسُ)

[۲]مضاف بننے والی شیٔ مضاف الیہ کی ملکیت ہونا ظاہر کرنا[۳]مضاف کے عموم کوختم کر کے نکرہ سے معرفہ بنانا[۴] عبارت کومختصر کر کے جامع بنانا[۵]تلفّظ کوآسان کرنا شامل ہے۔

(پہلاطریقہ)اضافت کیساتھ۔(دوسراطریقہ)مِنْ حرف جرکیساتھ۔(تیسراطریقہ)اَلْ تعریفیہ کیساتھ۔ذیل میں تینوں کی تفصیلات ملاحظہ کریں:۔

اسمِ تفضیل کواضافت کیساتھ استعمال کرنے کی کئی شکلیں ہیں سب شکلوں میں عام طور پر اِسمِ تفضیل کے الفاظ (مذکّر ومؤنث مفرد تثنیہ جمع سب کیلئے (مذکّر مفرد)ہی اِستعمال کئے جاتے ہیں اور مؤنث کیلئے مؤنث بھی اِستعمال کرنا لغت عربیہ کے محاوروں اور فصاحت و بلاغت کے منافی نہیں ہے کیونکہ اِس طرح کے اِستعمالات فصیح اللسان عرب ادباء وشعراء کے منظوم ومنثورکلاموں میں منقول ہیں نیز اِسمِ تفضیل کے الفاظ کو مذکّر ومؤنث دونوں کی جمع کیلئے جمع مکسّر کے صیغے کیساتھ بھی پڑھا اور لکھا جاسکتا ہے جیسے (اَحَاسِنُکُمْ) (اَحَاسِنُهُمْ) (اَحَاسِنُنَا)اِس لغت کا اِستعمال خاتم النبیین سیّدنا محمّدﷺ کے فرمانِ پاک میں بھی موجود ہے جس کو اِمامِ بخای رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں (اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا)لوگو!تمھارے معاشرے کے لوگوں میں سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جوتم میں سیرت کے لحاظ سے زیادہ اچھے ہوں۔اِس حدیث میں اِسمِ تفضیل کے الفاظ کوجمع کی تعداد کیلئے جمع کے صیغے میں ہی استعمال کیا گیا ہے۔

پہلی شکل تو یہ ہے کہ اِسمِ تفضیل کے لفظ کواِس کے مدِّ مقابل کیساتھ اِس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (مفرد نکرہ مجرور)ہو یعنی وہ لفظ ایک کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تعریفیہ)کے بغیر(دوزیر)کی تنوین کیساتھ استعمال ہو جیسے (اَعَزُّ مَکَانٍ)سب جگہوں میں سے زیادہ عزّت والی جگہ (خَیْرُ جَلِیْسٍ)سب ساتھیوں میں سے زیادہ بہتر ساتھی (اَصْدَقُ قَائِلٍ)بات کرنے والوں میں سے سب زیادہ سچ گو(اَعْظَمُ دَرَجَةٍ)درجوں میں سے سب سے بڑا درجہ(اَکْرَمُ ضَیْفٍ)مہمانوں میں سے سب سے زیادہ معزّز

مہمان (اَفضَلُ عَمَلٍ) عملوں میں سے زیادہ بہتر عمل۔ (اَنفَسُ مَالٍ) سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ۔

اسمِ تفضیل کو اضافت کیساتھ استعمال کرنے کی دوسری شکل یہ ہے کہ اسمِ تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدِّ مقابل کیساتھ اِس طرح جوڑ کر جملے میں استعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (جمع نکرہ مجرور) ہو۔ یعنی وہ لفظ دو سے زیادہ کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تعریفیہ) کے بغیر دو زیر کی تنوین کیساتھ استعمال ہو جیسے (اَحسَنُ رِجَالٍ) مردوں میں سے زیادہ نیک صورت وخوب سیرت شخص (اَجمَلُ نِسَاءٍ) عورتوں میں سے زیادہ نیک صورت وخوب سیرت خاتون (اَشهَرُ بِلَادٍ) ملکوں یا شہروں میں سے زیادہ مشہور ملک یا شہر (اَربَحُ تجَارَاتٍ) کاروباروں میں سے زیادہ نفع بخش کاروبار (اَسوَأُ اَعمَالٍ) عملوں میں سے زیادہ بُرا عمل (اَظلَمُ حُکَّامٍ) حکمرانوں میں سے زیادہ ظالم حکمران (اَنکَرُ اَصوَاتٍ) آوازوں میں سے زیادہ نفرت آمیز آواز (اَسرَعُ سَیَّارَاتٍ) گاڑیوں میں سے زیادہ تیز رفتار گاڑی (اَعظَمُ سُکَّانٍ) رھائش پذیر لوگوں میں سے زیادہ تر (اَقَلُّ اُجُورٍ) اجرتوں میں سے کم سے کم اجرت (اَخسَرُ اَعمَالٍ) عملوں میں سے زیادہ نقصان دہ عمل (شَرُّ اَمکِنَةٍ) جگہوں میں سے بدترین جگہ۔

اِسمِ تفضیل کو اِضافت کیساتھ اِستعمال کرنے کی تیسری شکل یہ ہے کہ اِسمِ تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدِّ مقابل کیساتھ اِس طرح جوڑ کر جملے میں اِستعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (مفرد معرّف باللام مجرور) ہو یعنی وہ لفظ ایک کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تعریفیہ) کیساتھ مجرور بھی اِستعمال ہو نہ کی تنوین کیساتھ مستعمل ہو جیسے (خَیرُ الهُدیٰ) (اَحسَنُ الحَدِیثِ) (اَقَلُّ القِیمَةِ) (اَشَدُّ البَلَاءِ)

اِسمِ تفضیل کو اِضافت کیساتھ اِستعمال کرنے کی چوتھی شکل یہ ہے کہ اِسمِ تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدِّ مقابل کیساتھ اِس طرح جوڑ کر جملے میں اِستعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (تثنیہ معرّف باللّام مجرور) ہو یعنی وہ لفظ دو کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کیساتھ (اَلْ تعریفیہ) کیساتھ (اِعرابِ حرفی) کیساتھ مجرور بھی اِستعمال ہو نہ کہ تنوین کیساتھ مستعمل ہو جیسے (اَعجَبُ الاَمرَینِ) (اَحَبُّ الاَمرَینِ) (اَطوَلُ الاَجَلَینِ) (اَصدَقُ القَولَینِ) (اَرخَصُ الثَّمَنَینِ) (اَغلَی الثَّمَنَینِ) اَرفَعُ المَکَانَینِ) (اَکمَلُ الکِتَابَینِ) اَتَمُّ الاَمرَینِ) اَطوَلُ المَسَافَتَینِ) (اَصدَقُ القَولَینِ) (اَلَذُّ الطَّعَامَینِ) (اَنفَعُ الدَّوَائَینِ) (اَنفَسُ المَالَینِ) (اَقرَبُ الجَانِبَینِ) (اَسعَدُ الدَّارَینِ) (اَهوَنُ البَلَائَینِ) (اَحوَطُ الجَانِبَینِ) (اَرجَحُ الکِفَّتَینِ) (اَسعَدُ الرَّجُلَینِ) (اَقوَی البَطَلَینِ) (اَعدَی العَدُوَّینِ) (اَوفَی الصَّدِیقَینِ) (

اِسمِ تفضیل کو اِضافت کیساتھ اِستعمال کرنے کی پانچویں شکل یہ ہے کہ اِسم تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدِّ مقابل کیساتھ اِس طرح جوڑ کر جملے میں اِستعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (ضمیر مجرور متّصل) ہو۔ اِس صورت میں اِسمِ تفضیل کا لفظ بہر حال مفرد ہوگا جبکہ اُس کے ساتھ آنے والے اِسمِ ضمیر کی چھ صورتیں اِستعمال کیجا سکتی ہیں [۱] مفرد مذکّر غائب [۲] تثنیہ مذکّر غائب [۳] جمع مذکّر غائب [۴] مفرد مؤنّث غائب [۵] تثنیہ مؤنّث غائب [۶] جمع مؤنث غائب [۷] مفرد مذکّر مخاطب [۸] تثنیہ مذکّر مخاطب [۹] جمع مذکّر مخاطب [۱۰] مفرد مؤنث مخاطب [۱۱] تثنیہ مؤنث مخاطب [۱۲] جمع مؤنث مخاطب [۱۳] مفرد متکلّم [۱۴] جمع متکلّم اِن صورتوں کی بالترتیب مثالیں ملاحظہ فرمائیں

(اَحسَنُہٗ ۔اَجملُہٗ ،خَیرُ ہٗ) (اَحسَنُہُمَا۔اَجمَلُہُمَا۔خَیرُ ہُمَا)

(اَحسَنُہُم) اَحسَنُہَا) (اَحسَنُہُمَا) (اَحسَنُہُم) (اَحسَنُکَ) (اَحسَنُکُمَا) (اَحسَنُکُم) (اَحسَنُکِ) (اَحسَنُکُمَا) (اَحسَنُکُنَّ) (اَحسَنِی) (اَحسَنُنَا) یادرہے کہ اِسمِ تفضیل کے الفاظ جب ضمیروں کیساتھ مستعمل ہوں تو اُن کے مدِّ مقابل (مضاف الیہ تمیز) پرلفظوں میں (جر یا کسرہ نہیں پڑھا جاتا کیونکہ ضمیریں مبنی

ہوتی ہیں اِن پر ہر حالت میں اپنا بنیادی اعرا ب پڑھا جاتا ہے نہ کہ بعد میں داخل ہونے والے عوامل کا اِعراب۔چنانچہ اِن الفاظ میں مضاف الیہ کا اِعرابِ جر یا کسرہ لفظوں مین تلفّظ کرنے کے بجائے ذہن میں تصوّر کرلیا جاتا ہے۔اِس قسم کے اِعراب کو اِعرابِ تقدیری ،اِعرابِ حکمی اور اِعرابِ تصوّراتی کہتے ہیں یہ اِعراب ضمیروں کے علاوہ اُن تمام اِسموں پر پڑھا جاتا ہے جنکو عربی گرامر کی زباں میں مبنیّات کہتے ہیں اور بعض اسماءِ معربہ پر بھی اِعرابِ تقدیری پڑھا جاتا ہے[۱] ہر اِسمِ مقصور پر رفع ،نصب وجر کی تینوں حالتِ اِعراب میں جیسے (ہٰذہٖ عَصًا) حالتِ رفع میں (اَخَذتُ عَصًا) حالتِ نصب میں (ضَرَبتُ بِعَصًا) حالتِ جر میں۔اِن تینوں مثالوں میں لفظِ (عَصًا) کے الف پر عواملِ اِعراب کے تبدیل ہونے کے باوجود ایک ہی قسم کا اِعراب پڑھا گیا ہے[۲] ہر اِسمِ منقوص پر رفع وجر کی دو حالتوں میں جیسے (اَالرَّسُوْلُ ہَادٍ) حالتِ رفع میں (اَطَعتُ ہَادِیًا) حالتِ نصب میں (اَصغَیتُ اِلیٰ ہَادٍ) حالتِ جر میں۔اِن تینوں مثالوں میں سے پہلی مثال میں لفظِ (ہَادٍ) کا اِعراب مرفوع ہونے کے باوجود لفظوں میں رفع کا تلفّظ نہیں کیا گیا ہیاور تیسری مثال میں لفظِ (ہَادٍ) کا اِعراب مجرور ہونے کے باوجود جر کا اِعراب اُس کے اصل محلِّ اِعراب (ہَادِیٌ) کی (یا) پر نہیں پڑھا گیا ہے اور (دال) پر جو (جر) نظر آرہا ہے وہ اُس کا اصل اِعراب نہیں ہے کیونکہ یہ (جر) تو (یا) کو حذف کرنے کے بدلے میں

پڑھا گیا ہے جس کو (تنوینِ عوض) کہا جاتا ہے[۳] ہر جمع مذکّر سالم کے اُس لفظ پر جس کو واحد متکلّم کی (یا) کی ضمیر کیساتھ جوڑ کر (اِضافت ،نسبت یا ندائیہ خطاب کے طور پر اِستعمال کیا گیا ہو جس پر حالتِ رفع میں اِعرابِ تقدیری پڑھا جاتا ہے۔جیسے (ہٰؤُلَاءِ مُستَمِعِیَّ) اضافت اور نسبت کیلیئے (مُستَمِعِیَّ الکِرَامَ!) اِضافت ،نسبت اور ندائیہ خطاب سب کیلیئے۔پہلی مثال میں (مُستَمِعِیَّ) پر رفعی حالت میں اُس کا اپنا اصلی اِعراب دینے کے بجائے اِعرابِ تقدیری پڑھا گیا ہے اِسی وجہ سے (وَاو) کو لفظوں میں تلفّظ نہیں کیا گیا ہے۔

اِسمِ تفضیل کو اضافت کے ساتھ استعمال کرنے کی پانچویں شکل یہ ہے کہ اِسمِ تفضیل کے لفظ کو اُس کے مدِّ مقابل کیساتھ اِس طرح جوڑ کر جملے میں اِستعمال کریں کہ اُس کا مدِّ مقابل (جمع معرّف باللّام مجرور) ہو۔یعنی وہ لفظ دو سے زیادہ کی عدد کو ظاہر کرنے والا ہونے کے ساتھ (اَل تعریفیہ) کے ساتھ استعمال ہو نہ کہ تنوین کیساتھ مستعمل ہو جیسے (اَحَبُّ الاَعمَالِ) عملوں میں سے زیادہ پسندیدہ (اَفضَلُ البِلَادِ) ملکوں یا شہروں میں سے زیادہ بہتر ملک یا شہر (اَشرَفُ الاَحسَابِ وَالعَائِلَاتِ وَالاُسَرِ) خاندانوں ،گھرانوں اور کنبوں میں سے زیادہ معزّز (اَشجَعُ النَّاسِ) لوگوں میں سے بہادر ترین شخص (اَجبَنُ النَّاسِ) لوگوں میں سے بزدل ترین شخص (اَجمَلُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ) مردوں اور عورتوں میں سے خوبصورت

ترین (اَثْقَلُ الْاَطْعِمَۃِ) کھانوں میں سے ہضم ہونے میں ثقیل ترین کھانا (اَسْوَغُ الْمَطَاعِمِ) کھانوں میں سے نگلنے میں آسان ترین (اَطْوَلُ الْجِبَالِ۔اَشْمَخُ الْجِبَالِ) پہاڑوں میں سے زیادہ اونچا۔

اِسمِ تفضیل کو اِضافت کیساتھ اِستعمال کرنے کی چھٹی شکل یہ ہے کہ اِسمِ تفضیل کے لفظ کر

اگر کبھی ثلاثی مجرّد کے علاوہ دیگر ابواب کے معانی میں تقابلی برتری کو ظاہر کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو انہی ابواب میں سے ہر باب کے مصدر سے قبل (اَکْثَرُ یا اَشَدُّ) بڑھا کر معنوی یا صفاتی اضافی پہلو کو ظاہر کرلیا جاتا ہے۔جبکہ (اَقَلُّ) بڑھا کر معنوی یا صفاتی کمی کے پہلو کو ظاہر کرلیا جاتا ہے۔

جیسے (مَحْمُوْدٌ اَکْثَرُ اِکْرَامًا لِوَالِدَیْہِ) (عُثْمَانُ اَشَدُّ مُحَافَظَۃً لِلْقُرْآنِ الْکَرِیْمِ) (اَلْقُرْآنُ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ فِیْ عُقُلِھَا) (اَلْمُسَافِرُ اَشَدُّ اشْتِیَاقًا اِلٰی اَھْلِہٖ) (اَلْغُرَابُ اَشَدُّ اسْوِدَادًا مِنَ اللَّیْلِ) اَلذِّئْبُ اَشَدُّ تَیَقُّظًا مِنَ الْحَارِسِ) اَلتِّجَارَۃُ اَکْثَرُ تَمْوِیْلًا مِنَ الرِّبَوِیَّاتِ) اَلْمُتَعَبِّدُ اَکْثَرُ اسْتِغْفَارًا مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا وَالْعِصْیَانِ) اَلطَّالِبُ الْکَسْلَانُ اَقَلُّ اجْتِھَادًا فِی الدِّرَاسَۃِ)

(بابِ فَعَلَ یَفْعِلُ)

(مَلَکَ فعل ماضی معروف یَمْلِکُ فعل مضارع معروف)(مُلِکَ فعلِ ماضی مجہول یُمْلَکُ فعلِ مضارع مجہول (مِلْکًا مصدر، مُلْکًا، مصدر مَلَکَۃً مصدرٌ) فَھُوَ مَالِکٌ مَالِکَانِ مَالِکُوْنَ مَالِکَۃٌ مَالِکَتَانِ مَالِکَاتٌ یہ چھ اوزان اسم الفاعل کی ہیں) وَمَلِکٌ مَلِکَانِ مَلِکُوْنَ مَلِکَۃٌ مَلِکَتَانِ مَلِکَاتٌ یہ چھ اوزان صفات مشبہہ کے ہیں) وَمَلِیْکٌ مَلِیْکُوْنَ مَلِیْکَۃٌ مَلِیْکَتَانِ مَلِیْکَاتٌ یہ چھ اوزان بھی صفات مشبہہ کے ہیں) وَمِلِّیْکٌ مِلِّیْکَانِ مِلِّیْکُوْنَ مِلِّیْکَۃٌ مِلِّیْکَتَانِ مِلِّیْکَاتٌ یہ چھ اوزان اسم المبالغہ کے ہیں)) وَمَلَّاکٌ مَلَّاکَانِ مَلَّاکُوْنَ مَلَّاکَۃٌ مَلَّاکَتَانِ مَلَّاکَاتٌ یہ چھ اوزان بھی اسم المبالغہ کے ہیں (مَمْلُوْکٌ مَمْلُوْکَانِ مَمْلُوْکُوْنَ مَمْلُوْکَۃٌ مَمْلُوْکَتَانِ مَمْلُوْکَاتٌ یہ چھ اوزان اسم المفعول کے ھیں) مَمْلَکٌ مَمْلَکَانِ مَمْلَکَۃٌ مَمْلَکَتَانِ مَمَالِکُ مَمْلَکَاتٌ یہ چھ اوزان اسم ظرفِ مکان کے ہیں) مِمْلَکٌ مِمْلَکَانِ مِمْلَکَۃٌ مِمْلَکَتَانِ مِمْلَکَاتٌ یہ چھ اوزان اسم الآلہ کے ہیں اَمْلَکُ اَمْلَکَانِ اَمْلَکُوْنَ اَمَالِکُ مُلْکٰی مُلْکَیَانِ مُلْکَیَاتٌ یہ چھ اوزان اسم التفضیل کے ہیں اِمْلِكْ لِتُمْلَكْ لِیَمْلِكْ لِیُمْلَكْ لِاَمْلِكْ لِاُمْلَكْ لَا تَمْلِكْ لَا تُمْلَكْ لَا اَمْلِكْ لَا اُمْلَكْ

(عَزَّ یَعِزُّ) (عُزَّ یُعَزُّ) (عِزًّا، عِزَّۃً) فَھُوَ عَازٌّ وَعَزِیْزٌ وَعَزَّازٌ) (مَعْزُوْزٌ) مَعَزٌّ مَعَزَّانِ مَعَزَّۃٌ مَعَزَّتَانِ مَعَازِزُ مَعَزَّاتٌ) مِعَزٌّ مِعَزَّانِ مِعَزَّۃٌ مِعَزَّتَانِ مِعَزَّاتٌ) اَعَزُّ اَعَزَّانِ اَعَزُّوْنَ اَعَازِزُ عُزّٰی عُزَّیَانِ عُزَّیَاتٌ

جَلَّ یَجِلُّ (جَلًا، جِلًّا، جُلًّا، جَلَالًا) فَھُوَ جَالٌّ وَجَلِیْلٌ وَجِلِّیْلٌ وَ مِجْلَالٌ

حَقَّ یَحِقُّ (حَقًّا) فَھُوَ حَاقٌّ وَحَقِیْقٌ وَحِقِّیْقٌ وَ مِحْقَاقٌ وَحَقَّاقٌ

اَخَرَ یَأْخِرُ (اَخْرًا) فَھُوَ اٰخِرٌ وَ اَخِیْرٌ وَ اَخَّارٌ وَ مِئْخَارٌ وَ اِخِّیْرٌ

غَفَرَ يَغْفِرُ(غُفْرًا،مَغْفِرَةً،غُفْرَانًا)فَهُوَ غَافِرٌوَ غَفِيرٌوَغَفُورٌوَغَفَّارٌوَغِفِّيرٌوَ مِغْفَارٌ

قَبَضَ يَقْبِضُ(قَبْضًا،قَبْضَةً)فَهُوَ قَابِضٌ وَقَبِيضٌ وَقَبَّاضٌ وَقِبِّيضٌ وَ مِقْبَاضٌ

خَفَضَ يَخْفِضُ(خَفْضًا)فَهُوَ خَافِضٌ وَ خَفِيضٌ وَ خِفِّيضٌ وَمِخْفَاضٌ وَ خَفَّاضٌ

عَدَلَ يَعْدِلُ(عَدْلًا،عَدُولًا،عُدُولًا،عَدَالَةً)فَهُوَ عَادِلٌ وَعَدِيلٌ وَعِدلٌ وَعَدلٌ وَعَدَّالٌ وَعِدِّيلٌ وَمِعْدَالٌ

وَكَلَ يَكِلُ(وَكْلًا،وَكَالَةً،وِكَالًا،كِلَةً)فَهُوَوَاكِلٌ وَوَكِيلٌ وَوِكِّيلٌ وَوَكَّالٌ وَمِكْوَالٌ

قَدَرَ يَقْدِرُ(قَدْرًا،قِدْرًا،قَدَرًا،مَقْدَرَةً،مَقْدِرَةً،قُدْرَةً)فَهُوَقَادِرٌوَقَدِيرٌوَقِدِّيرٌوَقَدَّارٌ

قَسَطَ يَقْسِطُ(قَسْطًا،قِسْطًا،قِسْطَاسًا)فَهُوَ قَاسِطٌ وَقَسِيطٌ وَقِسِّيطٌ

هَدَىٰ يَهْدِيْ(هَدْيًا،هِدَايَةً)فَهُوَهَادٍ

وَجَدَ يَجِدُ(وَجْدًا،وِجْدًا،جِدَةً،وُجْدَانًا،وُجُودًا)فَهُوَ وَاجِدٌوَوَجِيدٌ

قَدَسَ يَقْدِسُ(قَدْسًا،قِدْسًا،قَدُسًا،قُدُسًا،مَقْدِسًا)فَهُوَقَادِسٌ وَقَدِيسٌ وَقُدُّوسٌ

صَبَرَ يَصْبِرُ(صَبْرًا،صَبْرَةً،صُبُورًا)فَهُوَصَابِرٌوَصَبِيرٌوَصَبُورٌوَصَبْرَانٌ وَصَبَّارٌوَصِبِّيرٌ

ذَلَّ يَذِلُّ(ذَلًّا،ذِلًّا،ذُلًّا ذَلَالًا،ذِلَّةً،مَذَلَّةً)فَهُوَذَالٌّ وَذَلِيلٌ وَذَلَّانٌ وَذَلُولٌ وَذَلَّالٌ وَذِلِّيلٌ

نَقَمَ يَنْقِمُ(نَقْمًا،نِقْمًا،نِقْمَةً)فَهُوَنَاقِمٌ وَنَقِيمٌ وَنَقْمَانٌ وَنَقَّامٌ

باب فَعَلَ يَفْعُلُ

بَصَرَ يَبْصُرُ(بَصْرًا،بَصَارَةً،بَصِيرَةً)فَهُوَبَاصِرٌوَبَصِيرٌوَبَصْرَانٌ وَبَصَّار

تَابَ يَتُوبُ(تَوْبًا،تَوْبَةً،مَتَابًا)فَهُوَتَائِبٌ وَتَيِّبٌ وَتَوبَانٌ وَتَوَّابٌ

مَتَنَ يَمْتُنُ(مَتْنًا،مَتَانَةً)فَهُوَمَاتِنٌ وَمَتِينٌ

صَمَدَ يَصْمُدُ(صَمْدًاصُمُودًا،صِمَادٌ)فَهُوَصَامِدٌوَصَمِيدٌوَصَمَدٌوَصَمْدَانٌ وَصَمُودٌ

بَطَنَ يَبْطُنُ(بَطْنًا،بِطَانَةً)فَهُوَ بَاطِنٌ وَبَطِينٌ وَبَطْنَانٌ وَبَطَّانٌ

رَشَدَ يَرْشُدُ(رُشْدًا،رَشَدًا،رَشَادًا،رَشَادَةً،رُشُودًا)فَهُوَرَاشِدٌوَرَشِيدٌوَرَشْدَانٌ وَرَشَّادٌ

نَارَ يَنُوْرُ(نُورًا،نَوَرًا،نَارًا)فَهُوَنَائِرٌوَنُورٌ

قَامَ يَقُوْمُ(قِيَامًا،قَوْمَةً،قِوَامًا)فَهُوَقَائِمٌ وَقَوِيمٌ وَقَيِّمٌ وَقَيُّومٌ وَقَيَّامٌ وَقَوَّامٌ

حَكَمَ يَحْكُمُ(حُكْمًا،حَكُومَةً،حُكُومَةً،حِكْمَةً)فَهُوَحَاكِمٌ وَحَكِيمٌ وَحَكَمٌ

خلَقَ يَخلُقُ(خَلقًا،خُلُقًا،خلقَةً)فَهُوَ خالِقٌ وَ خلِيقٌ وَ خلِقٌ وَ خلُوقٌ وَ خلْقانٌ وَ خلّاقٌ

رزَقَ يرزُقُ(رِزقًا)فَهُوَ رازِقٌ وَ رزِيقٌ وَ رزُوقٌ وَ رزقانٌ وَ رزّاقٌ

بَسَطَ يَبسُطُ(بَسطًا،بَسطَةً،بِساطًا)فَهُوَ باسِطٌ وَ بَسِيطٌ وَ بَسطانٌ وَ بَسّاطٌ

مَجدَ يَمجُدُ(مَجدًا)فَهُوَ ماجِدٌ وَ مَجيدٌ وَ مَجدانٌ وَ مَجّادٌ

شَكرَ يَشكُرُ(شُكرًا،شُكرانًا،شُكُورًا)فَهُو شاكِرٌ وَ شَكِيرٌ وَ شَكُورٌ وَ شَكرانٌ وَ شَكّارٌ

قَاتَ يَقُوتُ(قُوتًا)فَهُوَ قَائِتٌ وَ قَوِيتٌ وَ قَوتانٌ وَ قَوّاتٌ

رَقَبَ يَرقُبُ (رَقبًا،رُقُوبًا)فَهُو راقِبٌ وَ رَقِيبٌ وَ رَقبانٌ وَ رَقُوبٌ وَ رَقّابٌ

جَابَ يَجُوبُ(جَوبًا،جَوابًا،تَجوابًا،جَوبانًا)فَهُوَ جائِبٌ وَ جَئِيبٌ وَ جَوبانٌ وَ جَوّابٌ وَ مِجوابٌ

عَادَ يَعُودُ(عَودًا،عَودَةً،عِيادَةً)فَهُوَ عائِدٌ وَ عِيدٌ وَ عَوِيدٌ وَ عَودانٌ وَ عَوّادٌ

قَدَمَ يَقدُمُ(قَدمًا،قَدَمًا،قِدمًا،قِدَمًا،قُدُومًا،قَدامَةً،مَقدَمًا)فَهُوَ قادِمٌ وَ قَدِيمٌ وَ قَدمانٌ وَ قَدّامٌ وَ مِقدامٌ

عَفَا يَعفُو(عَفوًا)فَهُوَ عافٍ وَ عَفُوٌّ

ضَرَّ يَضُرُّ(ضُرًّا،ضِرارًا،ضَرَّةً)فَهُوَ ضارٌّ وَ ضَرِيرٌ وَ ضَرّانٌ وَ مِضرِيرٌ وَ ضَرّارٌ وَ مِضرارٌ

مَاتَ يَمُوتُ(مَوتًا،مَواتًا،مَوتَةً)فَهُوَ مائِتٌ وَ مَيتٌ]وَ مَيِّتٌ وَ مَوتانٌ وَ مَوّاتٌ

عَلَا يَعلُو(عُلُوًّا،عُلًى) فَهُوَ عالٍ وَ عَلَاءٌ

جَبَرَ يَجبُرُ(جَبرًا)فَهُوَ جابِرٌ وَ جَبِيرٌ وَ جَبرانٌ وَ جَبّارٌ

(باب فَعِلَ يَفعَلُ)

بَرِئَ يَبرَئُ(بُرءًا،بَراءٌ،بَراءَةٌ)فَهُوَ بارِئٌ وَ بَرِئٌ وَ بَرّاءٌ

سَلِمَ يَسلَمُ(سِلمًا،سَلَمًا،سَلامًا،سَلامَةً)فَهُوَ سالِمٌ وَ سَلِيمٌ وَ سَلمانٌ وَ سَلّامٌ

كَبِرَ يَكبَرُ(كِبَرًا،كُبرًا)فَهُوَ كابِرٌ وَ كَبِيرٌ وَ كَبّارٌ

شَهِدَ يَشهَدُ(شَهدًا،شَهادَةً)فَهُوَ شَاهِدٌ وَ شَهِيدٌ

وَسِعَ يَسَعُ(وُسعًا،وِسعًا،وُسعَةً،سِعَةً)فَهُوَ وَاسِعٌ وَ وَسِيعٌ وَ وَسعانٌ وَ وَسّاعٌ

خَبِرَ يَخبَرُ(خَبرًا،خُبرًا،خَبرًا،خِبرَةً)فـهُوَ خابِرٌ وَ خَبِيرٌ وَ خَبرانٌ وَ خَبّارٌ وَ خِبِّيرٌ وَ مِخبارٌ

غَنِيَ يَغنَىٰ(غِنًى،غِناءً اغُنيَةً)فَهُوَ غانٍ وَ غَنِيٌّ وَ غَنّانٌ وَ غَنّاءٌ

بَقِيَ يَبقَىٰ(بَقيًا،بَقاءً)فَهُوَ باقٍ وَ بَقِيٌّ وَ بَقّاءٌ

قَوِیَ یَقْوَیٰ(قُوًی،قُوَّۃً)قَاوٍ وَقَوِیٌّ

حَیِیَ یَحْیٰ(حَیًّا،حَیَاۃً،حَیَاءً)حَایٍ وَحَیٌّ وَحَیِیٌّ وَحَیَّاءٌ

رَحِمَ یَرْحَمُ(رَحْمًا،رُحْمًا،رَحِمًا،رَحْمَۃً،مَرْحَمَۃً)فَھُوَرَاحِمٌ وَرَحِیْمٌ وَرَحْمَانٌ

اَمِنَ یَأْمَنُ(اَمْنًا،اَمَانَۃً)فَھُوَاٰمِنٌ وَاَمِیْنٌ وَاَمَّانٌ

عَلِمَ یَعْلَمُ(عِلْمًا،عَلَمًا،عَلَامَۃً)فَھُوعَالِمٌ وَعَلِیْمٌ وَعَلْمَانٌ وَعَلَّامٌ وَمِعْلِیْمٌ وَمِعْلَامٌ

سَمِعَ یَسْمَعُ(سَمْعًا،سِمْعًا،سُمْعًا،سِمَاعًا،سُمْعَۃً)فَھُوَسَامِعٌ وَسَمِیْعٌ وَسَمْعَانٌ وَسَمَّاعٌ وَسِمِّیْعٌ وَمِسْمَاعٌ

حَفِظَ یَحْفَظُ(حِفْظًا،حِفَاظًا،حِفْظَانًا)فَھُوَ حَافِظٌ وَحَفِیْظٌ وَحَفْظَانٌ وَحِفِّیْظٌ وَمِحْفَاظٌ وَحَفَّاظٌ

وَدَّ یَوَدُّ(وُدًّا،وِدَادًا،مَوَدَّۃً)فَھُوَوَادٌّ وَوَدِیْدٌ وَوَدُوْدٌ وَوَدَّادٌ وَوِدِّیْدٌ وَوَدَّانٌ

حَمِدَ یَحْمَدُ(حَمْدًا،مَحْمَدَۃً)فَھُوَحَامِدٌ وَحَمِیْدٌ وَحَمْدَانٌ وَحَمَّادٌ وَحِمِّیْدٌ

(باب فَعَلَ یَفْعَلُ)

وَحَدَ یَوْحَدُ(وَحْدًا،وَحْدَۃً)فَھُوَوَاحِدٌ وَوَحِیْدٌ وَوَحْدَانٌ وَوَحَّادٌ وَاَحَّادٌ

ظَھَرَ یَظْھَرُ(ظَھْرًا،ظِھْرًا،ظُھْرًا،ظِھَارًا،ظُھُوْرًا)فَھُوَظَاھِرٌ وَظَھِیْرٌ وَظَھْرَانٌ وَمِظْھَارٌ وَظَھَّارٌ وَظِھِّیْرٌ

اَلَہَ یَأْلَہُ(اَلْھًا،اُلُوْھًا،اُلُوْھَۃً،اِلٰھًا)اِلٰہٌ،اَلِیْہٌ،اَلْھَانٌ،اَللّٰہُ

قَھَرَ یَقْھَرُ(قَھْرًا،قَھْرَۃً،قِھَارًا،مَقْھَرَۃً)فَھُوقَاھِرٌ وَقَھِیْرٌ وَقَھْرَانٌ وَقَھَّارٌ وَقِھِّیْرٌ وَمِقْھَارٌ وَقَھُوْرٌ

وَھَبَ یَھَبُ(وَھْبًا،وَھَبَۃً،وِھْبًا)فَھُوَوَاھِبٌ وَوَھِیْبٌ وَوَھْبَانٌ وَوَھَّابٌ وَوَھُوْبٌ

فَتَحَ یَفْتَحُ(فَتْحًا،فَتْحَۃً،فُتُوْحًا)فَھُوَفَاتِحٌ وَفَتِیْحٌ وَفَتْحَانٌ وَفَتَّاحٌ وَمِفْتِیْحٌ

رَفَعَ یَرْفَعُ(رَفْعًا،رِفْعًا،رِفْعَۃً)فَھُوَرَافِعٌ وَرَفِیْعٌ وَرَفْعَانٌ وَرَفَّاعٌ وَرِفِّیْعٌ

بَعَثَ یَبْعَثُ(بَعْثًا،بِعْثًا،بِعْثَۃً،مَبْعَثًا)فَھُوَبَاعِثٌ وَبَعِیْثٌ وَبَعْثَانٌ وَبَعَّاثٌ وَبِعِّیْثٌ وَمِبْعَاثٌ وَبَعُوْثٌ

بَدَأَ یَبْدَأُ(بَدْءًا،بِدَایَۃً،مَبْدَءًا)فَھُوَ بَادِیٌٔ وَبَدِیْئٌ وَبَدَّاءٌ

بَرَّ یَبَرُّ(بِرًّا،بَرًّا،بُرًّا)فَھُوَبَارٌّ وَبَرِیْرٌ وَبَرَّانٌ وَبَرَّارٌ وَمِبْرِیْرٌ

جَمَعَ یَجْمَعُ(جَمْعًا،جِمَاعًا،جَمَاعَۃً)فَھُوَجَامِعٌ وَجَمِیْعٌ وَجَمْعَانٌ وَجَمَّاعٌ وَجِمِّیْعٌ وَمِجْمَاعٌ

مَنَعَ یَمْنَعُ(مَنْعًا،مَنْعَۃً،مَنَاعَۃً،مِنَاعًا)فَھُوَ مَانِعٌ وَمَنِیْعٌ وَمَنُوْعٌ وَمَنَّاعٌ وَمِنِّیْعٌ وَمِمْنَاعٌ

نَفَعَ یَنْفَعُ(نَفْعًا،مَنْفَعَۃً)فَھُوَ نَافِعٌ وَنَفِیْعٌ وَنَفْعَانٌ وَنَفَّاعٌ وَنِفِّیْعٌ وَمِنْفِیْعٌ

بَدَعَ يَبْدَعُ (بِدْعًا، بِدَاعًا، بِدْعَةً، بَدَاعَةً) فَهُوَ بَادِعٌ وَ بَدِيعٌ وَ بَدْعَانٌ وَ بَدَّاعٌ وَ بِدِّيعٌ وَ مِبْدَاعٌ

(باب فَعِلَ يَفْعِلُ)

حَسِبَ يَحْسِبُ (حَسْبًا، حِسَابًا، حِسْبَةً، حِسْبَانًا، حُسْبَانًا) فَهُوَ حَاسِبٌ وَ حَسِيبٌ وَ حَسْبَانٌ وَ حَسَّابٌ وَ حِسِّيبٌ وَ مِحْسِيبٌ وَلِيَ يَلِيْ (وَلَايَةً، وِلَاءٌ) فَهُوَ وَالٍ وَ وَلِيٌّ وَ وَلْيَانٌ وَ وَلَّاءٌ

وَرِثَ يَرِثُ (وِرْثًا، وِرَاثَةً، إِرْثًا، مِيْرَاثًا، تُرَاثًا) فَهُوَ وَارِثٌ وَ وَرِيْثٌ وَ وَرْثَانٌ وَ وَرَّاثٌ وَ وِرِّيْثٌ

باب فَعُلَ يَفْعُلُ

حَلُمَ يَحْلُمُ (حُلْمًا، حِلْمًا، حُلُمًا، حُلْمَةً مَحْلَمَةً) فَهُوَ حَالِمٌ وَ حَلِيْمٌ وَ حَلُوْمٌ وَ حَلْمَانٌ وَ حَلَّامٌ وَ حِلِّيْمٌ وَ مِحْلِيْمٌ وَ مِحْلَامٌ

عَظُمَ يَعْظُمُ (عِظَمًا، عَظَامَةً) فَهُوَ عَاظِمٌ وَ عَظِيْمٌ وَ عَظْمَانٌ، وَ عَظَّامٌ وَ مِعْظَامٌ

كَرُمَ يَكْرُمُ (كَرَمًا، كَرْمًا، كَرَامَةً، مَكْرُمَةً) فَهُوَ كَارِمٌ وَ كَرِيْمٌ وَ كَرْمَانٌ وَ كَرَّامٌ وَ كِرِّيْمٌ

لَطُفَ يَلْطُفُ (لُطْفًا، لَطَافَةً) فَهُوَ لَاطِفٌ، لَطِيْفٌ لَطْفَانٌ لَطَّافٌ، لِطِّيْفٌ، مِلْطِيْفٌ مِلْطَافٌ

رَؤُفَ يَرْؤُفُ (رَأْفَةً، رَأْفًا) فَهُوَ رَائِفٌ، رَؤُفٌ، رَأْفَانٌ، رَئِيْفٌ، رَئَّافٌ، رِئِّيْفٌ، مِرْئَافٌ

(اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے مطابق ثلاثی مزید فیہ کے اسم الفاعل کے اوزان میں سے ہیں)

(باب اِفْعَال)

اَلْمُؤْمِنُ۔(اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيمَانًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ فَذَاكَ مُؤْمَنٌ) اَلْمُعْطِيْ۔(اَعْطٰى يُعْطِيْ اِعْطَاءً ا فَهُوَ مُعْطٍ فَذَاكَ مُعْطًى) اَلْمُبْدِئُ (اَبْدَأَ يُبْدِئُ اِبْدَاءً افَهُوَ مُبْدِئٌ فَذَاكَ مُبْدَئٌ) ۔اَلْمُحْيِيْ۔(اَحْيٰ يُحْيِيْ اِحْيَاءً ا فَهُوَ مُحْيٍ فَذَاكَ مُحْيً) اَلْمُحْصِيْ۔(اَحْصٰى يُحْصِيْ اِحْصَاءً افَهُوَ مُحْصٍ فَذَاكَ مُحْصًى)۔ اَلْمُعِيْدُ۔(اَعَادَ يُعِيْدُ اِعَادَةً فَهُوَ مُعِيْدٌ فَذَاكَ مُعَادٌ)۔اَلْمُمِيْتُ۔(اَمَاتَ۔ يُمِيْتُ اِمَاتَةً فَهُوَ مُمِيْتٌ فَذَاكَ مُمَاتٌ) ۔اَلْمُعِزُّ۔(اَعَزَّ يُعِزُّ اِعْزَازًا فَهُوَ مُعِزٌّ فَذَاكَ مُعَزٌّ اَلْمُذِلُّ۔(اَذَلَّ يُذِلُّ اِذْلَالًا فَهُوَ مُذِلٌّ فَذَاكَ مُذَلٌّ) اَلْمُقِيْتُ۔(اَقَاتَ يُقِيْتُ اِقَاتَةً فَهُوَ مُقِيْتٌ فَذَاكَ مُقَاتٌ)اَلْمُجِيْبُ۔(اَجَابَ يُجِيْبُ اِجَابَةً فَهُوَ مُجِيْبٌ فَذَاكَ مُجَابٌ) اَلْمُقْسِطُ۔(اَقْسَطَ يُقْسِطُ اِقْسَاطًا فَهُوَ مُقْسِطٌ فَذَاكَ مُقْسَطٌ)اَلْمُغْنِيْ۔(اَغْنٰى يُغْنِيْ اِغْنَاءً فَهُوَ مُغْنٍ فَذَاكَ مُغْنًى)

(باب تَفْعِيْل)

اَلْمُؤَخِّرُ۔(اَخَّرَ يُؤَخِّرُ تَأْخِيْرًا فَهُوَ مُؤَخِّرٌ فَذَاكَ مُؤَخَّرٌ) اَلْمُقَدِّمُ۔(قَدَّمَ يُقَدِّمُ تَقْدِيْمًا فَهُوَ مُقَدِّمٌ فَذَاكَ مُقَدَّمٌ)

(باب تَفَعُّل)

اَلْمُتَكَبِّرُ ۔(تَكَبَّرَ يَتَكَبَّرُ تَكَبُّرًا فَهُوَ مُتَكَبِّرٌ فَذَاكَ مُتَكَبَّرٌ)

(باب اِفتِعَال)

اَلْمُقْتَدِرُ-(اِقْتَدَرَ يَقْتَدِرُ اِقْتِدَارًا فَهُوَ مُقْتَدِرٌ فَذَاكَ مُقْتَدَرٌ) اَلْمُنْتَقِمُ(اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا فَهُوَ مُنْتَقِمٌ فَذَاكَ مُنْتَقَمٌ)

(باب تَفَاعُل)

اَلْمُتَعَالِیْ -(تَعَالَیٰ يَتَعَالَی تَعَالِيًا فَهُوَ مُتَعَالٍ فَذَاكَ مُتَعَالًی)

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے وہ صفت جو رباعی مجرّد کے وزن پر ہے

(باب فَعْلَلَۃٌ وَفِعْلَالٌ)

اَلْمُهَيْمِنُ (هَيْمَنَ يُهَيْمِنُ هَيْمَنَةً فَهُوَ مُهَيْمِنٌ فَذَاکَ مُهَيْمَنٌ)

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے لحاظ سے (لازم) اور (متعدّی) دونوں ہیں۔

مُتَعَالِی-مَلِكٌ-مَالِكٌ-مُتَكَبِّرٌ-شَهِيدٌ-وَاسِعٌ-كَرِيمٌ-عَلِيٌّ-مُقْتَدِرٌ-سَلَامٌ-قَيُّومٌ-

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے لحاظ سے صرف (لازم) ہیں

قُدُّوسٌ-عَزِيزٌ-خَبِيرٌ-حَلِيمٌ-عَظِيمٌ-كَبِيرٌ-جَلِيلٌ-كَرِيمٌ-حَكِيمٌ-مَجِيدٌ-حَقٌّ-مَتِينٌ-حَمِيدٌ-وَاحِدٌ-اَحَدٌ-صَمَدٌ-آخِرٌ- اَوَّلٌ-ظَاهِرٌ-

بَاطِنٌ-غَنِيٌّ-ذُوالْجَلَالِ-بَاقِی-رَشِيدٌ-صَبُورٌ-قَوِيٌّ-تَوَّابٌ-حَيٌّ-مَاجِدٌ-

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو صرفی قانون کے لحاظ سے صرف (متعدّی) ہیں

ا

اللّٰہ-خَالِقٌ-بَارِئٌ-جَبَّارٌ-مُهَيْمِنٌ-مُؤْمِنٌ-رَحِيمٌ-رَحْمَانٌ-

مُصَوِّرٌ-غَفَّارٌ-قَهَّارٌ-وَهَّابٌ-رَزَّاقٌ-فَتَّاحٌ-عَلِيمٌ-قَابِضٌ-بَاسِطٌ-خَافِضٌ-رَافِعٌ-مَانِعٌ مُعْطِی شَكُورٌ-مُعِزٌّ- مُذِلٌّ-سَمِيعٌ-بَصِيرٌ-حَكَمٌ-

عَدْلٌ-لَطِيفٌ-غَفُورٌ-حَفِيظٌ

-

مُقِيتٌ-حَسِيبٌ-رَقِيبٌ-مُجِيبٌ-وَدُودٌ-بَاعِثٌ-وَكِيلٌ-مُبْدِئٌ-مُعِيدٌ-قَادِرٌ]-مُقَدِّمٌ-مُؤَخِّرٌ-وَالِی-بَرٌّ-وَلِيٌّ-

مُنْتَقِمٌ-عَفُوٌّ-رَؤُفٌ-مَالِكُ الْمُلْكِ-مُقْسِطٌ-جَامِعٌ-مُغْنِی-ضَارٌّ-نَافِعٌ-حَادِی-بَدِيعٌ-مُحْيِی-مُمِيتٌ-وَاجِدٌ-وَارِثٌ-

مشقی سوالات اور تمرینات

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کون کونسی صفات صرفی قانون کے تحت مبالغے کیلئے

ہیں؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کون کونسی صفات صرفی قانون کے تحت صفات مشبّہۃ ہیں؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کون کونسی صفات اسم الفاعل ثلاثی مجرّد ہیں اور کون کونسی اسم الفاعل ثلاثی مزید فیہ ہیں نیز کونسی صفت اسم الفاعل رباعی مجرّد ہے؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کون کونسی صفات اسمِ تفضیل کے اوزان ہیں؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کونسی صفات ثلاثی مزید فیہ کے کن کن ابواب میں سے ہیں؟ اور کونسی صفت رباعی کے کس باب سے ہے؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے متضاد صفات کون کونسی ہیں؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات میں کون کونسی صفات صرفی قانون کے تحت (لازم) اور (متعدّی) ہیں؟

[س] اللہ تعالیٰ کی صفات کو ان کے متعلقہ فعلِ ماضی ومضارع کیساتھ جوڑ کر صحیح تلفّظ میں پڑھیں۔

ذیل میں درج بالا صفات کا صرفی خاکہ (ماضی معروف وماضی مجهول مثبت ومنفی)(مضارع معروف ومضارع مجهول مثبت ومنفی)(مصدر معروف ومجهول)(اسم الفاعل)(اسم المفعول)(اسم الظرف و اسم الآلہ) ااسم التفضیل)امر و نهی معروف و مجهول) کے علاوہ افعال مجز ومہ وافعال منصوبہ معروف ومجہول تفصیلی وصیغہ وار انداز میں دے رہے ہیں خواہ

کتاب کا حجم کتنا ہی بڑا ہو جائے یا پڑھنے والے اکتا کیوں نہ جائیں تا کہ آپ قارئین استاد کے بغیر ان کے اصل لغوی معانی سے بھی آگاہ ہو جائیں ہم کوشش کرینگے کہ ہر مثال جملوں کی صورت میں دیں تا کہ آپ بہت جلد عربی لغت سے شناسا ہونے کیساتھ ساتھ دین فہمی بھی بہت جلد کر سکیں خاص طور پر قدم قدم پر ہم آپ کی توجہ الفاظ کے لغوی استعمالات اور شرعی واصطلاحی استعمالات میں نمایاں فرق کی جانب بھی مبذول کرائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان میں اسی انداز کو ہم نے اختیار کیا ہے کیونکہ یہ الفاظ عربی زبان میں عام طور پر روزمرّہ کی گفتگو میں بھی موقع کی مطابقت سے عام انسانوں پر بھی بولے جاتے ہیں لیکن انسانوں پر بولے جانے کی صورت میں جو الفاظ اللہ تعالیٰ کے حق میں ہر وقت مبالغے کیلئے استعمال ہوتے ہیں وہ انسانوں پر ہر وقت مبالغے کیلئے استعمال نہیں ہوں گے تاوقتیکہ وہ مبالغے کے ہی اوزان نہ ہوں اسی لئے پچھلے صفحات میں ان اوزان کی صرفی تفصیلات بھی بیان کر دی گئی ہیں تا کہ اوزان میں لغوی لحاظ سے معنوی فرق بھی واضح ہو جائے

ماضی مطلق معروف مثبت	جملوں کے معانی	ماضی مطلق معروف مثبت	جملوں کے معانی
حَامِدٌ اَلَهَ (عَبَدَ) اللّٰهَ	حامد نے اللہ کی بندگی کی	اَلَهَ حَامِدٌ رَبَّه' (حَامِدٌ اَلَهَ رَبَّه')	حامد نے اپنے رب کی بندگی کی
حَامِدَانِ اَلَهَا (عَبَدَا) اللّٰهَ	دو حامدوں نے اللہ کی بندگی کی	اَلَهَ حَامِدَانِ رَبَّهُمَا (حَامِدَانِ اَلَهَا رَبَّهُمَا)	دو حامدوں نے اپنے رب کی بندگی
حَامِدُوْنَ اَلَهُوْا (عَبَدُوْا) اللّٰهَ	سب حامدوں نے اللہ کی بندگی کی	اَلَهَ حَامِدُوْنَ رَبَّهُمْ (حَامِدُوْنَ اَلَهُوْا رَبَّهُمْ)	سب حامدوں نے

اپنے رب کی بندگی کی

حَامِدَةٌ اَلَهَتِ(عَبَدَتِ) اللّٰهَ حامدہ نے اللہ کی بندگی کی اَلَهَتْ حَامِدَةٌ رَبَّهَا(حَامِدَةٌ اَلَهَتْ رَبَّهَا) حامدہ نے اپنے رب کی بندگی کی

حَامِدَتَانِ اَلَهَتَا(عَبَدَتَا)اللّٰهَ حامدہ نام کی دوخواتین نے اللہ کی بندگی کی اَلَهَتْ حَامِدَتَانِ رَبَّهُمَا(حَامِدَتَانِ اَلَهَتَا رَبَّهُمَا)

حامدہ نام کی دوخواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

حَامِدَاتٌ اَلَهْنَ (عَبَدْنَ)اللّٰهَ حامدہ نام کی سب خواتین نے اللہ کی بندگی کی اَلَهَتْ(عَبَدَتْ) حَامِدَاتٌ رَبَّهُنَّ(حَامِدَاتٌ اَلَهْنَ(عَبَدْنَ) رَبَّهُنَّ) حامدہ نام کی سب خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنْتَ اَلَهْتَ(عَبَدْتَ) اللّٰهَ آپ ایک مرد نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتَ(عَبَدْتَ) رَبَّكَ آپ ایک مرد نے اللہ کی بندگی کی اَنْتُمَا اَلَهْتُمَا(عَبَدْتُمَا) اللّٰهَ آپ دومردوں نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتُمَا(عَبَدْتُمَا) رَبَّكُمَا آپ دو مردوں نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنْتُمْ اَلَهْتُمْ(عَبَدْتُمْ) اللّٰهَ آپ سب مردوں نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتُمْ(عَبَدْتُمْ) رَبَّكُمْ آپ سب مردوں نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنْتِ اَلَهْتِ عَبَدْتِ) اللّٰهَ آپ ایک خاتون نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتِ(عَبَدْتِ) رَبَّكِ آپ ایک خاتون نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنْتُمَا اَلَهْتُمَا(عَبَدْتُمَا)اللّٰهَ آپ دوخواتین نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتُمَا(عَبَدْتُمَا) رَبَّكُمَا آپ دوخواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنْتُنَّ اَلَهْتُنَّ(عَبَدْتُنَّ) اللّٰهَ آپ سب خواتین نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتُنَّ (عَبَدْتُنَّ) رَبَّكُنَّ آپ سب خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

اَنَا اَلَهْتُ(عَبَدْتُ) اللّٰهَ میں ایک مرد/خاتون/نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْتُ(عَبَدْتُ) رَبِّیْ میں ایک مرد/خاتون/نے اپنے رب کی بندگی

نَحْنُ اَلَهْنَا(عَبَدْنَا)اللّٰهَ ہم دومردوں/سب مردوں/دوخواتین/سب خواتین نے اللہ کی بندگی کی اَلَهْنَا(عَبَدْنَا)رَبَّنَا ہم دو مردوں/سب مردوں/دو

خواتین/سب خواتین نے اپنے رب کی بندگی کی

ماضی مطلق معروف منفی (مَا) کیساتھ جملوں کے معانی

ماضی مطلق معروف منفی (مَا) کیساتھ جملوں کے معانی

مَا حَامِدٌ اَلَهَ(عَبَدَ) اللّٰهَ حامد نے اللہ کی عبادت نہیں کی مَااَلَهَ(عَبَدَ) حَامِدٌ رَبَّهٗ(مَا حَامِدٌ اَلَهَ(عَبَدَ) رَبَّهٗ) حامد نے اپنے رب کی عبادت نہیں کی

مَا حَامِدَانِ اَلَهَا(عَبَدَا)اللّٰہَ دو حامدوں نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـا اَلَـہَ(عَبَـدَ) حَامِدَانِ رَبَّهُمَا(مَا حَامِدَانِ اَلَهَا(عَبَدَا) رَبَّهُمَا)دو حامدوں نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا حَامِدُوْنَ اَلَهُوْا(عَبَدُوْا) اللّٰہَ سب حامدوں نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـا اَلَـہَ(عَبَدَ) حَامِدُوْنَ رَبَّهُمْ(مَا حَامِدُوْنَ اَلَهُوْا(عَبَدُوْا) رَبَّهُمْ) سب حامدوں نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا حَامِدَةٌ اَلَهَتِ(عَبَدَتِ) اللّٰہَ حامده نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـا اَلَهَـتُ(عَبَـدَتُ) حَـامِـدَةٌ رَبَّهَـا(مَـا حَـامِدَةٌ اَلَهَتُ(عَبَدَتُ) رَّبهَا)حامده نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَاحَامِدَتَانِ اَلَهَتا(عَبَدَتَا) اللّٰہَ حامده نام کی دو خواتین نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـــا اَلَهَــتُ(عَبَــدَتُ) حَامِدَتَانِ رَبَّهُمَا(مَا حَامِدَتَانِ اَلَهَتَا(عَبَدَتَا) رَبَّهُمَا)حامده نام کی دو خواتین نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا

حَامِدَاتٌ اَلَهُنَ(عَبَدُنَ) اللّٰہَ حامده نام کی سب خواتین نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـــــــا اَلَهَــــــتُ (عَبَدَتُ)حَامِدَاتٌ رَبَّهُنَّ(مَا حَامِدَاتٌ اَلَهُنَ(عَبَدُنَ) رَبَّهُنَّ) حامده نام کی سب خواتین نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا اَنْتَ اَلَهتُ(عَبَدُتَ) اللّٰہَ آپ ایک مرد نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـا اَلَهُـتَ(عَبَدُتَ) رَبَّكَ آپ ایک مرد نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا اَنْتُمَا اَلَهُتُمَا(عَبَدُتُمَا) اللّٰہَ آپ دومردوں نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَا اَلَهُتُمَا(عَبَدُتُمَا) رَبَّكُمَا آپ دو مــردوں نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا اَنْتُمْ اَلَهُتُمْ(عَبَدُتُمْ) اللّٰہَ آپ سب مردوں نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی

مَا اَلَهُتُمْ (عَبَدُتُمْ)رَبَّكُمْ آپ سب مردوں نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا اَنْتِ اَلَهتِ(عَبَدُتِ) اللّٰہَ آپ ایک خاتون نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـا اَلَهُـتِ(عَبَـدُتِ) رَبَّكِ آپ ایک خاتون نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا اَنْتُمَا اَلَهُتُمَا(عَبَدُتُمَا) اللّٰہَ آپ دو خواتین نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـا اَلَهُتُمَا(عَبَدُتُمَا) رَبَّكُمَاآپ دو خواتین نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

َا اَنْتُنَّ اـلَهُتنَّ(عَبَدُتُنَّ) اللّٰہَ آپ سب خواتین نے اللّٰہ كه عبادت نهیں کی مَا اَلَهُتُنَّ(عَبَدُتُنَّ) رَبَّكُنَّ آپ سب خواتین نے اپنے رب کی عبادت نهیں کی

مَا اَنَا اَلَهُتُ(عَبَدُتُ) اللّٰہَ میں ایک مرد/خاتون/نے اللّٰہ کی عبادت نهیں کی مَـــا اَلَهُـــتُ (عَبَــدُتُ)رَبِّــیُ میں ایک

مرد/خاتون/نے اپنے رب کی عبادت نہیں کی

مَا نَحنُ اَلَھنَا(عَبَدنَا) اللّٰہَ ھم دو مردوں/ سب مردوں/دو خواتین /سب خواتین/نے اللّٰہ کی عبادت نہین کی

مَا اَلَھنَا(عَبَدنَا) رَبَّنَاھم

دو مردوں/سب مردوں/دو خواتین/سب خواتین/نے اپنے رب کی عبادت نہین کی

ماضی مطلق مجہول مثبت معروف　جملون کے معانی　ماضی مطلق مجہول مثبت معروف　جملون کے معانی

اَلِالٰہُ اُلِہَ(عُبِدَ)　(اُلِہَ عُبِدَ)الِالٰہُ)ایک معبود کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِـہَ (عُبِـدَ)الـرَّبُّ(اَلـرَّبُّ اُلِـہَ(عُبِـدَ)) ایک پـالنے والے(آقا) کی بندگی بجا لائی گئی

اَلِالٰھَانِ اُلِھَا(عُبِدَا)(اُلِہَ (عُبِدَ)الِالٰھَانِ)دو معبودوں کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِــہَ (عُبِــدَ)الُــرَّبَّــانِ (اَلـرَّبَّـانِ اُلِھَا(عُبِدَا))دو پالنے والوں(آقاؤں) کی بندگی بجا لائی گئی

اَلْاٰلِھَۃُ اُلِھُوا(عُبِدُوا)(اُلِہَ (عُبِدَ)الْاٰلِھَۃُ)دو سے زیادہ معبودوں کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِـــــــــــــہَ (عُبِدَ)الْاَربَابُ(اَلْاَربَابُ اُلِھُوا(عُبِدُوا) دو سے زیادہ پالنے والوں(آقاؤں) کی بندگی بجا لائی

اَلِالٰھَۃُ اُلِھَتُ(عُبِدَتُ) ایک معبودنی کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِھَـتِ (عُبِـدَتِ)الـرَّبَّۃُایک پـالنے والی(آقاین) کی بندگی بجا لائی گئی

اَلِالٰھَتَانِ اُلِھَتَا(عُبِدَتَا)(اُلِھَتِ(عُبِدَتِ) الِالٰھَتَانِ)دو معبودنیوں کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِھَـتِ(عُبِـدَتِ) الـرَّبَّتَانِ (اَلرَّبَّتَانِ اُلِھَتَا(عُبِدَتَا))دو پالنے والیوں(آقائینوں) کی بندگی بجا لائی گئی

اَلِالٰھاتُ اُلِھنَ(عُبِدنَ)(اُلِھت(عُبِدَتِ) الِالٰھَاتُ) دو سے زیادہ معبودنیوں کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِھَـتِ(عُبِدَتِ) الرَّبَّاتُ (اَلرَّبَّاتُ اُلِھنَ(عُبِدنَ))دو پالنے والیوں(آقائینوں) کی بندگی بجا لائی گئی

اُلِھتَ (عُبِدتَ)یَا اَاللّٰہُ اے اللّٰہ!(سب قسم کی عبادتوں کے زیبا)آپکی بندگی بجا لائی گئی　اُلِھت (عُبِدتَ)یا رَبَّ اے رب!(آقا) آپ کی بندگی بجا لائی

اُلِھتُمَا(عُبِدتُمَا)یَا اِلَھَانِ اے دو معبودو!آپ دونوں کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِھتُـمَـا(عُبِـدتُـمَـا)یَا رَبَّانِ اے دو پالنے والو!(آقاؤ!)آپ دونوں کی بندگی بجا لائی گئی

اُلِھتُم(عُبِدتُم) یَا اِلِھَۃُ اے دو سے زیادہ معبودو! آپ سب کی بندگی بجا لائی　اُلِھتُـم(عُبِـدتُم) یَـا اَربَـابُ اے دو سے زیادہ پالنے والو!(آقاؤ)آپ سب کی ندگی بجا لائی گئی

اُلِھتِ(عُبِدتِ) یَا اِلِھَۃُاے معبودنی! آپ کی بندگی بجا لائی گئی　اُلِھت(عُبِدتِ) یَا رَبَّۃُ اے پالنے

والی!(آقائین)آپ کی بندگی بجا لائی گئی

اُلِهتُـمَا(عُبِدُتُمَا) یَا اِلٰهَتَانِ اے دومعبودنیو! آپ دونوں کی بندگی بجالائی گئی اُلِهتُـمَـا(عُبِدُتُمَا) یَا رَبَّتَانِ اے دو پالنے والیو!(آقائینو!)آپ دونوں کی بندگی بجا لائی گئی اُلِهتُـنَّ(عُبِدُتُنَّ) یَا اِلٰهَاتُ اے دو سے زیادہ معبودنیو! آپ سب کی بندگی بجا لائی گئی

اُلِهتُنَّ(عُبِدُتُنَّ)یَارَبَّاتُ اے دو سے زیادہ پالنے والیو!(آقائینو!) آپ سب کی بندگی بجالائی گئی اُلِهتُ(عُبِدُتُ) نَفسِیُ(وَحدِیُ) مجھاکیلے/اکیلی/ کی بندگی بجالائی گئی

اُلِهتُ(عُبِدُتُ) ذَاتِیُ(وَحدِیُ،نِفسِیُ) میری ہی بندگی بجالائی گئی

اُلِهنَا(عُبِدُنَا) اَنفُسُنَا(وَحدَنَا) ہم سبکی (ہماری ہی) بندگی بجالائی گئی

اُلِهنَا(عُبِدُنَا) ذَوَاتُنَا(وَحدَنا،اَنفُسُنا) ہم سبکی (ہماری ہی) بندگی بجالائی گئی

ماضی مطلق مجہول منفی (مَا) کیساتھ مَـا اُلِـهَ(عُبِدَ) الِالٰهُ(اَلِالٰهُ مَا اُلِهَ (عُبِدَ) ایک معبود کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا االرَّبُّ اُلِهَ(عُبِدَ)(اَلرَّبُّ مَا اُلِـهَ(عُبِدَ) ایک رب (آقا) کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِـهَ(عُبِـدَ) الِالٰهَـانِ (اَلِالٰهَـانِ مَا اُلِهَا(عُبِدَا) دومعبودوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا االرَّبّانِ اُلِهَا(عُبِدَا)(اَلرَّبّانِ مَا اُلِهَا(عُبِدَا) دو پالنےوالوں (آقاؤں) کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهَ(عُبِدَ) الْاٰلِهَةُ(مَا الْاٰلِهَةُ اُلِهُـوُا(عُبِدُوُا) دو سے زیادہ معبودوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا الَاربَـابُ اُلِهُـوُا(عُبِـدُوُا)(اَلَاربَـابُ مَـا اُلِهُوُا(عُبِدُوُا) دو سے زیادہ پالنے والوں (آقاؤں) کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِهَـتِ(عُبِـدَتِ) الِالٰهَةُ(اَلِالٰهَةُ مَا اُلِهَتُ(عُبِدَتُ) ایک معبودنی کی بندگی بجانہ لائی مَـا الرَّبَّةُ اُلِهَتُ(عُبِدَتُ) (مَا اُلِهَتِ (عُبِدَتِ)الرَّبَّةُ) ایک پالنے والی (آقائین) کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهَتِ(عُبِدَتِ)

الِالٰهَتَـانِ(اَلِالٰهَتَـانِ مَا اُلِهَتَا(عُبِدَتَا) دومعبودنیوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا االـرَّبَّتَـانِ اُلِهَتَـا(عُبِـدَتَا)(اَلرَّبَّتَانِ مَا اُلِهَتَا(عُبِدَتَا) دو پالنے والیوں (آقائینوں) کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِهَـتِ(عُبِدَتِ) الِالٰهَاتُ(اَلِالٰهَاتُ مَا اُلِهنَ(عُبِدنَ) دو سے زیادہ معبودنیوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا الـرَّبَّـاتُ اُلِهـنَ(عُبِـدنَ)(اَلـرَّبَّـاتُ مِـااُلِهن(عُبِدنَ) دو سے زیادہ پالنے والیوں (آقائینوں) کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِهتَ(عُبِدتَ) یَا

اَللّٰهُ اے اللہ! (سب قسم کی عبادتوں کے زیبا) آپ کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِهتَ(عُبِدتَ) یَا رَب اے پالنے والے! (آقا) آپ کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهتُمَا(عُبِدتُمَا) یَا اِلٰهَانِ اے دومعبودو! آپ دونوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهتُمَا(عُبِدتُمَا) یَا رَبَّانِ اے دو پالنے والے! (آقاؤ!) آپ دونوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِهتُـمُ(عُبِدتُمُ) یَا اٰلِهَةُ اے دو سے زیادہ معبودو! آپ سب کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهتُـمُ(عُبِـدتُـمُ) یَـا اَربَـابُ اے دو سے زیادہ پالنے والو! (آقاؤ!) آپ سب کی بندگی بجانہ لائی گئی مَـا اُلِهـتِ(عُبِدتِ) یَـا اِلٰهَةُ اے معبودنی! آپ کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهتِ(عُبِدتِ) یَارَبَّةُ اے پالنے والی! (آقائین!) آپ کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِهتُمَا(عُبِدتُمَا)

یَا اِلٰھَتَانِ اے دو معبودنیو! آپ دونوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا

اُلِھْتُمَا(عُبِدْتُمَا) یَا رَبَّتَانِ اے دو پالنے

والیو!(آقائنو!) آپ دونوں کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِھْتُنَّ(عُبِدْتُنَّ) یَا اِلٰھَاتُ اے دو سے زیادہ معبودنیو! آپ سب کی بندگی بجانہ لائی گئی

مَا اُلِھْتُنَّ(عُبِدْتُنَّ) یَارَبَّاتُ اے دو سے زیادہ پالنے والیو!(آقائنو!) آپ سب کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِھْتُ(عُبِدْتُ) وَحْدِیْ مجھ

اکیلے/مجھ اکیلی/ کی بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِھْتُ(عُبِدْتُ)(ذَاتِیْ(وَحْدِیْ) مجھ اکیلے/مجھ اکیلی/ کی بندگی بجانہ لائی گئی

مَا اُلِھْنَا (عُبِدْنَا) اَنْفُسُنَا(وَحْدَنَا) ہم سب کی (ہماری ہی) بندگی بجانہ لائی گئی مَا اُلِھْنَا(عُبِدْنَا) اَنْفُسُنَا ہم سب کی (ہماری ہی) بندگی بجانہ

لائی گئی ہیکیجبجھ

اس سفھیکا ترجمہ کرنا ججھھلگف

ماضی قریب معروف مثبت جملوں کے معانی ماضی قریب معروف مثبت جملوں کے معانی

حَامِدٌ قَدْ اَلَہَ(عَبَدَ)اللّٰہَ حامد نے اللّٰہ کی بندگی کی قَدْ اَلَہَ(عَبَدَ) حَامِدٌ اللّٰہَ (اِلٰھَہ،)

حَامِدَانِ قَدْ اَلَھَا(عَبَدَا) اللّٰہَ دو حامدوں نے اللّٰہ کی بندگی کی قَدْ اَلَہَ(عَبَدَ)حَامِدَانِ اللّٰہَ (اِلٰھَھُمَا)

حَامِدُوْنَ قَدْ اَلَھُوا(عَبَدُوْا)اللّٰہَ سب حامدوں نے اللّٰہ کی بندگی کی

قَدْ اَلَہَ(عَبَدَ) حَامِدُوْنَ اللّٰہَ (اِلٰھَھُمْ)

حَامِدَۃٌ قَدْ اَلَھَتِ(عَبَدَتِ) اللّٰہَ حامدہ نام کی ایک خاتون نے اللّٰہ کی بندگی کی قَدْ اَلَھَتْ(عَبَدَتْ) حَامِدَۃٌ اللّٰہَ (اِلٰھَھَا)

حَامِدَتَانِ قَدْ اَلَھَتَا(عَبَدَتَا)اللّٰہَ قَدْ اَلَھَتْ(عَبَدَتْ) حَامِدَتَانِ اللّٰہَ

حَامِدَاتٌ قَدْ اَلَھْنَ(عَبَدْنَ) اللّٰہَ قَدْ اَلَھَتْ(عَبَدَتْ) حَامِدَاتٌ اللّٰہَ (اِلٰھَھُنَّ)

یَاحَامِدُ قَدْ اَلَھْتَ(عَبَدْتَ) اللّٰہَ قَدْ اَلَھْتَ(عَبَدْتَ) رَبَّکَ۔(اِلٰھَکَ) یَا حَامِدُ

یَا حَامِدَانِ قَدْ اَلَھْتُمَا(عَبَدْتُمَا) اللّٰہَ (اِلٰھَکُمَا) قَدْ اَلَھْتُمَا(عَبَدْتُمَا)(اِلٰھَکُمَا) یَا حَامِدَانِ

یَا حَامِدُوْنَ قَدْ اَلَھْتُمْ(عَبَدْتُمْ) اللّٰہَ (اِلٰھَکُمْ) قَدْ اَلَھْتُمْ(عَبَدْتُمْ)(اِلٰھَکُمْ) یَا حَامِدُوْنَ

یَا حَامِدَۃُ قَدْ اَلَھْتِ(عَبَدْتِ) اللّٰہَ (رَبَّکِ) (اِلٰھَکِ) قَدْ اَلَھْت(عَبَدْتِ)(اللّٰہَ) رَبَّکِ (اِلٰھَکِ)یَا حَامِدَۃُ

یَا حَامِدَتَانِ قَدْ اَلَھْتُمَا(عَبَدْتُمَا) اللّٰہ(اِلٰھَکُمَا)(رَبَّکُمَا) قَدْ اَلَھْتُمَا(عَبَدْتُمَا) اللّٰہَ (رَبَّکُمَا)(اِلٰھَکُمَا) یَا حَامِدَ

یَا حَامِدَاتُ قَدْ اَلَھْتُنَّ عَبَدْتُنَّ اللّٰہَ (اِلٰھَکُنَّ) رَبَّکُنَّ) قَدْ اَلَھْتُنَّ(عَبَدْتُنَّ) اللّٰہَ (اِلٰھَکُنَّ (رَبَّکُنَّ) یَا حَامِدَاتُ

یَا عَزِیْزِی قَدْ اَلَھْتُ(عَبَدْتُ) اللّٰہَ (اِلٰھِیْ)رَبِّیْ قَدْ اَلَھْتُ(عَبَدْتُ)اللّٰہَ (رَبِّیْ)اِلٰھِیْ) یَا صَدِیْقِیْ

يَا اَعِزَّتَنَا قَدْ اَلَهْنَا(عَبَدْنَا)اللّٰهَ (رَبَّنَا)اِلٰهَنَا) قَدْ اَلَهْنَا(عَبَدْنَا)اللّٰهَ (رَبَّنَا)اِلٰهَنَا) يَا اَصْدِقَائَنَا

ماضی قریب معروف منفی (مَا) کیساتھ جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں صورتوں میں

مَا حَامِدٌقَدْ اَلَهَ اللّٰهَ مَاحَامِدٌ قَدْ عَبَدَ اللّٰهَ مَا حَامِدٌقَدْ اَلَهَ رَبَّه' مَا حَامِدٌ

قَدْعَبَدَ اِلٰهَه'

قَدْ مَا اَلَهَ اللّٰهَ حَامِدٌ قَدْ مَا عَبَدَ اللّٰهَ حَامِدٌقَدْ مَا اَلَهَ حَامِدٌرَبَّهُ قَدْمَا عَبَدَ اللّٰهَ حَامِدٌ اِلٰهَه'

مَا حَامِدانِ قَدْ اَلَهَا اللّٰهَ مَاحَامِدَانِ قَدْ عَبَدَا اللّٰهَ مَا حَامِدَانِ قَدْ اَلَهَا رَبَّهُمَا مَا حَامِدَانِ قَدْ عَبَدَا اِلٰهَهُمَا

قَدْ مَا اَلَه اللّٰهَ حَامِدَانِ قَدْ مَا عَبد اللّٰهَ حَامِدَانِ قَدْ مَا اَلَهَ حَامِدَانِ رَبَّهُمَاقَدْ مَا عَبَدَ حَامِدَانِ اِلٰهَهُمَا

مَا حَامِدُوْنَ قَدْ اَلَهُوْا اللّٰهَ مَا حَامِدُوْنَ قَدْ عَبَدُوْا اللّٰهَ مَا حَامِدُوْنَ قَدْ اَلَهُوْا

رَبَّهُمْ مَا حَامِدُوْنَ قَدْ عَبَدُوْا اِلٰهَهُمْ

قَدْ مَا اَلَهَ اللّٰهَ حَامِدُوْنَ قَدْ مَاعَبَدَاللّٰهَ حَامِدُوْنَ قَدْ مَااَلَهَ حَامِدُوْنَ رَبَّهُمْ قَدْ مَا عَبَدَ حَامِدُوْنَ اِلٰهَهُمْ

مَاحَامِدَةٌ قَدْاَلَهَتِ اللّٰهَ مَاحَامِدَةٌ قَدْ عَبَدَتِ اللّٰهَ مَا حَامِدَةٌقَدْ اَلَهَتُ رَبَّهَا مَاحَامِدَةٌ قَدْ عَبَدَتُ اِلٰهَهَا

قَدْ مَا اَلَهَتِ اللّٰهَ حَامِدَةٌ قَدْ مَا عَبَدَتِ اللّٰهَ حَامِدَةٌ قَدْ مَا اَلَهَتُ حَامِدَةٌ رَبَّهَاقَدْ مَاعَبَدَتُ حَامِدَةٌ اِلٰهَهَا

مَاحَامِدَتَانِ قَدْ اَلَهَتَا اللّٰهَ مَاحَامِدَتَانِ قَدْ عَبَدَتَا اللّٰهَ مَاحَامِدَتَانِ قَدْ اَلَهَتَا رَبَّهُمَا مَاحَامِدَتَانِ قَدْ عَبَدَتَا اِلٰهَهُمَا

قَدْ مَا اَلَهَتِ اللّٰهَ حَامِدَتَانِ قَدْ عَبَدَتِ اللّٰهَ حَامِدَتَانِ قَدْ مَا اَلَهَتُ حَامِدَتَانِ رَبَّهُمَا قَدْ مَا عَبَدَتُ حَامِدَتَانِ اِلٰهَهُمَا

مَاحَامِدَاتٌ قَدْ اَلَهْنَ اللّٰهَ مَاحَامِدَاتٌقَدْ عَبَدْنَ اللّٰهَ مَاحَامِدَاتٌ قَدْ اَلَهْنَ رَبَّهُنَّ مَاحَامِدَاتٌ قَدْ عَبَدْنَ اِلٰهَهُنَّ

قَدْ مَا اَلَهَتِ اللّٰهَ حَامِدَاتٌ قَدْ مَا عَبَدَتِ اللّٰهَ حَامِدَاتٌ قَدْ مَااَلَهَتُ حَامِدَاتٌ رَبَّهُنَّ قَدْ مَا عَبَدَتُ حَامِدَاتٌ اِلٰهَهُنَّ

مَا اَنْتَ قَدْ اَلَهْتَ اللّٰهَ مَا اَنْتَ قَدْ عَبَدْتَ اللّٰهَ مَا اَنْتَ قَدْ اَلَهْتَ رَبَّكَ مَا اَنْتَ قَدْعَبَدْتَ اِلٰهَكَ

قَدْ مَااَلَهْتَ اللّٰهَ قَدْمَا عَبَدْتَ اللّٰهَ قَدْمَااَلَهْتَ ربَّكَ قَدْمَا عَبَدْتَ اِلٰهَكَ

مَا اَنْتُمَا قَدْ اَلَهْتُمَا اللّٰه مَا اَنْتُمَا قَدْ عَبَدْتُمَا اللّٰهَ مَا اَنْتُمَا قَدْ اَلَهْتُمَا رَبَّكُمَا مَا اَنْتُمَا قَدْعَبَدْتُمَا اِلٰهَكُمَا

قَدْ مَااَلَهْتُمَا اللّٰه قَدْ مَاعَبَدْتُمَا اللّٰهَ قَدْ مَااَلَهْتُمَا رَبَّكُمَا قَدْ مَا عَبَدْتُمَا اِلٰهَكُمَا

مَا اَنْتُمْ قَدْ اَلَهْتُمْ اللّٰهَ مَا اَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمْ اللّٰهَ مَا اَنْتُمْ قَدْ اَلَهْتُمْ رَبَّكُمْ مَا اَنْتُمْ قَدْ عَبَدْتُمْ اِلٰهَكُمْ

قَدْ مَا اَلَهْتُمْ اللّٰهَ قَدْ مَا عَبَدْتُمْ اللّٰهَ قَدْ مَا اَلَهْتُمْ رَبَّكُمْ قَدْ مَا عَبَدْتُمْ اِلٰهَكُمْ

مَا اَنْتِ قَدْ اَلَهْتِ اللّٰهَ مَا اَنْتِ قَدْ عَبَدْتِ اللّٰهَ مَا اَنْتِ قَدْ اَلَهْتِ رَبَّكِ مَا اَنْتِ قَدْ عَبَدْتِ اِلٰهَكِ

قَدْ مَا اَلَهْتِ اللّٰهَ قَدْ مَاعَبَدْتِ اللّٰهَ قَدْ مَا اَلَهْتِ رَبَّكِ قَدْ مَا عَبَدْتِاِلٰهَكِ

مَا اَنْتُمَا قَدْ اَلَهْتُمَا اللّٰهَ مَا اَنْتُمَا قَدْ عَبَدْتُمَا اللّٰهَ مَا اَنْتُمَا قَدْ اَلَهْتُمَا رَبَّكُمَا مَا اَنْتُمَا قَدْعَبَدْتُمَا اِلٰهَكُمَا

قَدْ مَا اَلَهْتُمَا اللّٰهَ قَدْ مَا اَلَهْتُمَا اللّٰهَ قَد مَااَلَهْتُمَا رَبَّكُمَا قَدْ مَا عَبَدْتُمَا اِلٰهَكُمَا

مَا اَنْتُنَّ قَدْ اَلَهْتُنَّ اللّٰهَ مَا اَنْتُنَّ قَدْ عَبَدْتُنَّ اللّٰه مَا اَنْتُنَّ قَدْ اَلَهْتُنَّ رَبَّكُنَّ مَا اَنْتُنَّ قَدْ عَبَدْتُنَّ اِلٰهَكُنَّ

قَدْ مَا اَلَهْتُنَّ اللّٰهَ قَدْ مَا عَبَدْتُنَّ اللّٰه قَدْ مَا اَلَهْتُنَّ رَبَّكُنَّ قَدْ مَا عَبَدْتُنَّ اِلٰهَكُنَّ

مَا اَنَا قَدْ اَلَهْتُ اللّٰهَ مَا اَنَا قَدْ عَبَدْتُ اللّٰهَ مَا اَنَا قَدْ اَلَهْتُ رَبِّیْ مَا اَنَا قَدْ عَبَدْتُ اِلٰهِیْ

قَدْ مَا اَلَهْتُ اللّٰهَ قَدْ مَا عَبَدْتُ اللّٰهَ قَدْ مَااَلَهْتُ رَبِّیْ قَدْ مَا عَبَدْتُ اِلٰهِیْ

مَانَحْنُ قَدْ اَلَهْنَا اللّٰهَ مَا نَحْنُ قَدْ عَبَدْنَا اللّٰهَ مَا نَحْنُ قَدْ اَلَهْنَا رَبَّنَا مَا نَحْنُ قَدْعَبَدْنَا اِلٰهَنَا

قَدْ مَا اَلَهْنَا اللّٰهَ قَدْ مَا عَبَدْنَا اللّٰهَ قَدْ مَا اَلَهْنَا رَبَّنَا قَدْ مَا عَبَدْن